سوانح حیات

حضرت شیخ طاہر بندگیؒ

لاہوری

پروفیسر خورشید حسین بخاری

Marfat.com

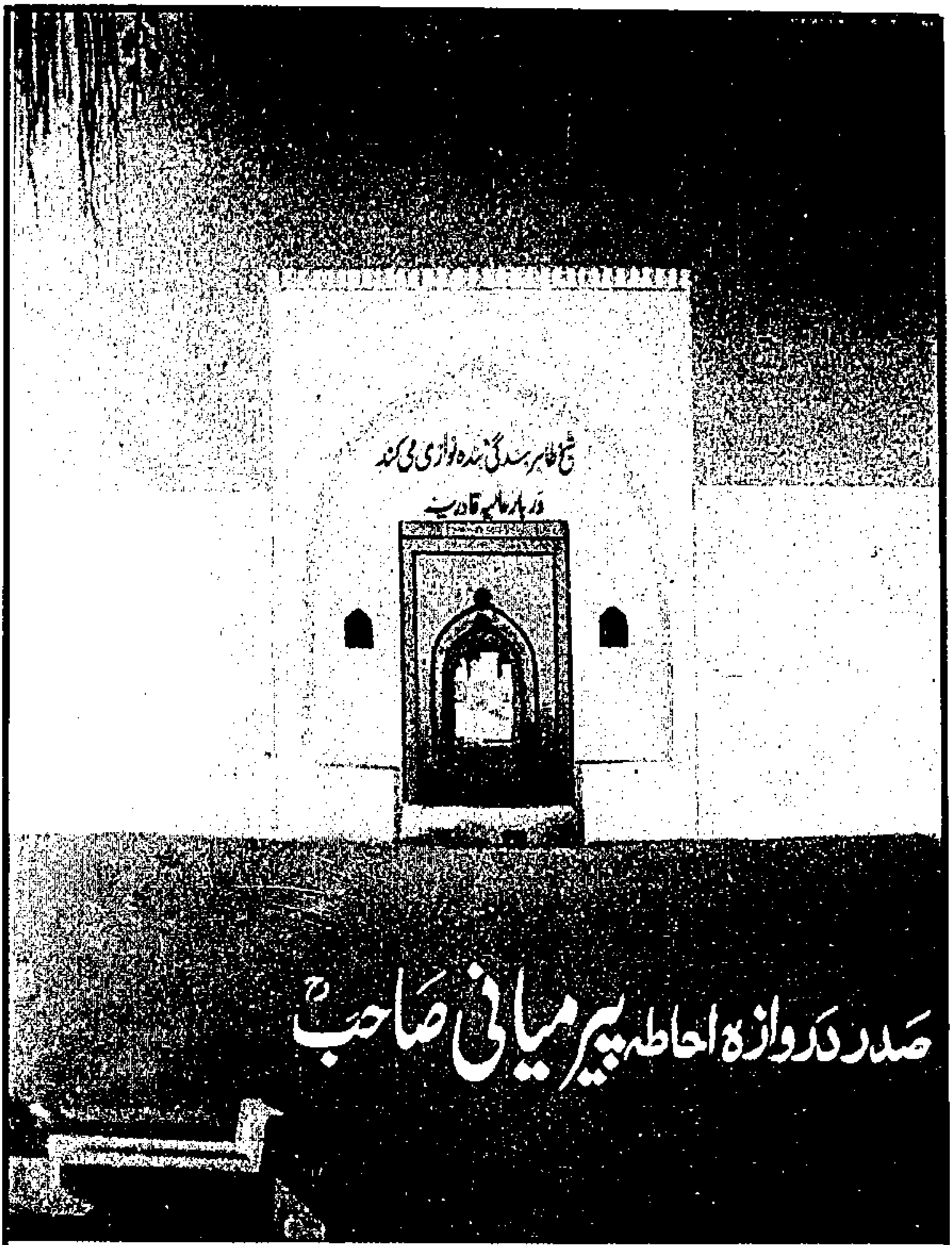

حضرت طاہر بندگیؒ کے مزار کا صدر دروازہ

1930ء سے پہلے

Marfat.com

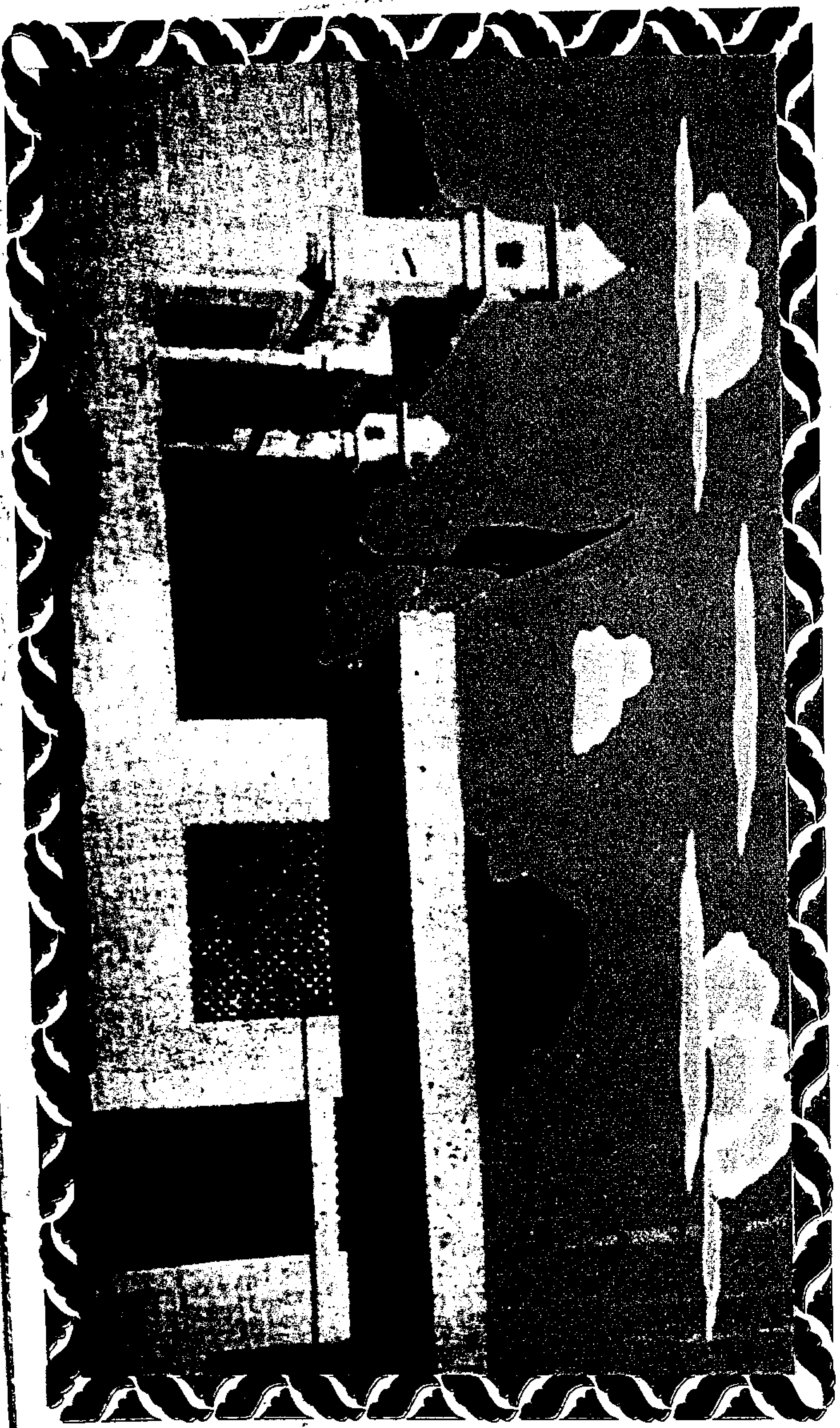

Marfat.com

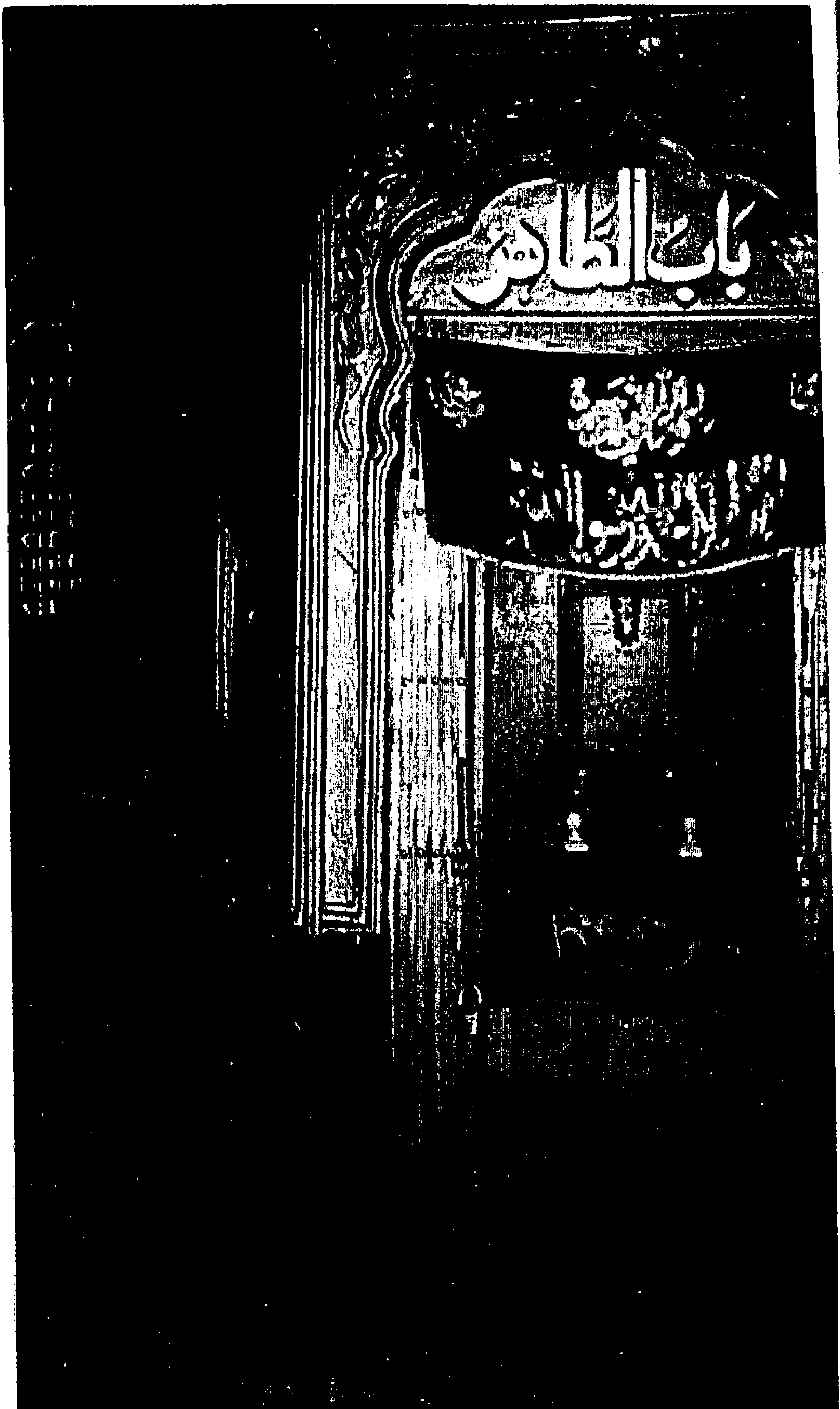

Marfat.com

Marfat.com

سوانح حیات

حضرت
شیخ طاہر بندگیؒ
لاہوری

مصنف

سید خورشید حسین بخاری

Marfat.com

نخ 85
141140

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب ________ حضرت شیخ طاہر بندگی لاہوری

مصنف ________ سید خورشید حسین بخاری

نام کتاب ________ شرح قصیدہ غوثیہ

مصنف ________ ابوالفرح شاہ محمد فاضل الدین قادری بٹالوی

صفحات ________ 134

سن طباعت ________ 2003ء

کمپوزنگ ________ فیصل جاوید + محمد خرم اخلاق

ملنے کا پتہ

مکتبہ کارواں ۔ ملتان کینٹ

فخر برادران تاجران کتب ۔ طارق روڈ
شیخوپورہ

Marfat.com

فہرست

عنوانات	صفحہ
انتساب۔	5
عرض ناشر۔	6
غوث الاعظم عبدالقادر جیلانیؒ	8
سید تاج الدین عبدالرزاقؒ ۔	14
شاہ شرف الدین قتالؒ۔	15
شاہ عبدالوہاب قدس سرہ۔	16
شاہ بہاؤالدین قدس سرہ۔	17
حضرت محمد عقیل قدس سرہ۔	18
حضرت شاہ شمس الدین صحرائی	19
حضرت شاہ گدارحمٰن قدس سرہٗ	20
حضرت شاہ شمس الدین عارفؒ	21
حضرت شاہ گدارحمٰن ثانیؒ ۔	22
حضرت مخدوم شاہ فضیل قادریؒ	23
شیخ الآفاق شاہ کمال کیتھلیؒ ۔	25
شاہ سکندر روس الاولیاءؒ۔	29
حضرت محمد طاہر بندگیؒ لاہوری	34
وطن مالوف وغیرہ۔	36
مقامات شیخ طاہر بندگیؒ ۔	39
فقر و استغناء۔	40
بلیہ عظیم کی حقیقت۔	43
زہد وتقویٰ۔	44
کشف وکرامات۔	47
وصال۔	49
ازواج اولاد۔	51
شیخ طاہر بندگیؒ اور سلسلہ قادریہ۔	51
خلفائے کرام اور شاگردان عزیز	57
حضرت ابومحمد قادری۔	57
حضرت شیخ محمد افضل کلانوریؒ۔	58
ابوالفرح شاہ محمد فاضل الدین۔	60
حضرت شیخ لکھن مستؒ۔	66
حضرت سید آدم بنوری۔	66
حضرت شاہ نعمت اللہ سیالکوٹی۔	69
حضرت حافظ یعقوب۔	70
سید فقیر اللہ، میاں منجک قادریؒ۔	70
شجرہ شریف طاہریہ فاضلیہ۔	71
شجرہ شریف طاہریہ آدمیہ۔	72
شجرہ شریف طاہریہ قادریہ آدمیہ۔	73
شجرہ شریف طاہریہ قادریہ۔	73
کتابیات۔	75
شیخ طاہر بندگی۔	78

Marfat.com

......با اسمہ سبحانہ......

شیخ طاہر بندگی پیر میانی کے مرقدِ پُر انوار کو
خطۂ میانی میں شمع بزمِ عرفاں دیکھئے

Marfat.com

انتساب

مکرم و محترم

حکیم محمد موسیٰ امرتسری

کے نام !

جنہوں نے اپنی زندگی کا قیمتی اثاثہ پنجاب یونیورسٹی لائبریری کو دے دیا۔

Marfat.com

......عرض ناشر......

ایک روز ہمارے دوست اخلاق احمد صاحب اپنے مرشد سید مقبول محی الدین گیلانی سجادہ نشین ڈیرہ غازی خان کے ایما پر ہمارے پاس آئے اور لاہور کے معروف بزرگ حضرت شیخ طاہر بندگیؒ المعروف پیر میانی صاحب کا ذکر کیا اور کہا کہ ان کا مزار مبارک مرجع خلائق تو ہے مگر لوگ ان کے حالات سے مکمل باخبر نہیں۔ آپ کا قبرستان لاہور کا سب سے بڑا قبرستان ہے لاہور کا کوئی بزرگ ایسا نہیں جس کا الگ سے کوئی تذکرہ شائع نہ ہوا ہو کیا ہی اچھا ہو کہ حضرت شیخ طاہر بندگی لاہوری کے حالات زندگی کے بارے میں ان کے نام سے کوئی کتاب لکھی جائے تا کہ حضرت شیخ نے تبلیغ اسلام کے سلسلہ میں لاہور میں رہتے ہوئے جو خدمات انجام دی ہیں ان سے عوام کو روشناس کرایا جائے زیر نظر کتاب شیخ طاہر بندگی لاہوریؒ کی ترتیب وتدوین کتاب "تذکرہ شاہ سکندر کیتھلیؒ" سے مکمل کی گئی ہے۔ تذکرہ کے مصنف پروفیسر سید خورشید حسین بخاری صاحب کے ہم ممنون ہیں کہ انہوں نے ہمیں اس کی اجازت دی۔ گویا حضرت شیخ طاہر بندگیؒ پر یہ پہلی مکمل اور جامع کتاب ہے جس میں آپ کے خلفا کا بھی تذکرہ ہے۔ طوالت کے پیش نظر حوالہ جات شامل نہیں کیے گئے۔

☆☆☆☆

Marfat.com

مختصر حالات

حضرات عالیہ

مشائخ قادریہ

Marfat.com

غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ

غوث صمدانی سیدنا حضرت عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ سلسلہ عالیہ قادریہ کے بانی ہیں آپ کی ولادت نیف میں ۱۱ ربیع الاول ۴۷۰ھ (۱۲ اکتوبر ۱۰۷۷ء بروز پیر) کو ہوئی یہ قصبہ بحیرہ خزر کے جنوب میں گیلان کے قریب واقع ہے جب آپ پیدا ہوئے تو آپ کے شانہ مبارک پر نبی اکرم کے قدم مبارک کا نقش موجود تھا آپ کے والد کا نام ابو صالح جنگی دوست اور والدہ کا نام فاطمہ اور کنیت ام الخیر ہے آپ والد کی طرف سے حسنی الاصل سید والدہ کی طرف سے حسینی الاصل سید تھے شجرۂ نسب حضرت علیؓ تک اس طرح ہے۔ شہباز لامکانی حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی بن سیّد ابو صالح موسیٰ جنگی دوست بن حضرت ابو عبداللہ بن سید یحییٰ زاہد بن سید محمد مورث بن سید داؤد بن سید موسیٰ ثانی بن سید حسن مثنےٰ بن سیّدنا امام حسینؑ بن سیدنا حضرت علی بن ابی طالب (رضوان اللہ علیہم اجمعین) آپ کا نام عبدالقادر ہے جیلان کی نسبت سے جیلانی کہلائے۔ پیران پیر، پیر دستگیر، قطب ربانی، غوث صمدانی، محبوب سجانی، غوث اعظم، غوث الثقلین، غوث العلمین، غوث الارض والسما اور محی الدین وغیرہ کے القاب سے مشہور ہیں۔ کنیت ابو محمدؒ ہے۔ آپ کی ولادت سے تھوڑا عرصہ پیشتر آپ کے والد کا وصال ہو گیا تھا۔ اس لئے آپ کے نانا سید عبداللہ صومعی نے آپ کی پرورش کی۔ ابتدائی تعلیم انہی کے زیر اثر حاصل کی۔ اور اٹھارہ برس تک جیلان میں ہی تعلیم حاصل کرتے رہے۔

Marfat.com

دورانِ تعلیم آپ کو یک عجیب مشاہدہ ہوا جب آپ مکتب میں جاتے تو اپنے پیچھے نورانی صورتوں کو چلتا دیکھتے اور جب آپ مدرسہ پہنچتے تو ان کو یہ کہتے سنتے کہ اللہ کے ولی کو جگہ دو۔ اللہ کے ولی کو جگہ دو۔ گیلان میں تعلیم مکمل کر لینے کے بعد آپ نے بغداد شریف کا رخ کیا۔ یہاں آپ نے ابوالوفا علی بن عقیل حنبلی ابو غالب محمد بن حسن باقلانی، ابوسعید بن عبدالکریم، ابوانعنائم محمد بن علی بن احمد، ابوالحسن محمد بن قاضی ابویعلیٰ، شیخ ابوالخطاب محفوظ الکلوذاتی حنبلی، ابوالبرکات طلحہ العاقولی، ابوذکریا یحیی بن علی تبریزی، ابوسعید بن مبارک مخزومی اور ابوالخیر حماد بن مسلم الدیاس ایسے نامور علما اور محدثین سے تفسیر حدیث قرات، لغت، فقہ، طریقت اور شریعت کے تمام علوم حاصل کیئے۔ اور وہ کمال حاصل کیا کہ روئے زمین پر آپ کا ثانی نہ ملتا تھا۔ علوم ظاہری کی تکمیل کے بعد آپ نے مجاہدات و ریاضات کی طرف توجہ دی۔ چنانچہ ۴۹۵ھ سے ۵۲۱ھ (۱۱۰۲ء سے ۱۱۲۷ء) تک پچیس ۲۵ سال کی طویل مدت میں بہت سے جانکاہ مجاہدے کیئے اور زیادہ وقت جنگلوں بیابانوں اور صحراؤں میں مجاہدے کرتے ہوئے گزارا اس کے بعد آپ شیخ ابوسعید مخزومی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے بیعت فرمائی......اور انہی سے خرقہ خلافت بھی پایا۔ سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا زمانہ بہت ہی پر آشوب تھا افق سیاست پر بے شمار تبدیلیاں نمودار ہو چکی تھیں خلافت اسلامیہ کا شیرازہ بکھر چکا تھا۔ اس ساتھ ہی اسلام کی حالت بھی بہت نازک ہو گئی تھی عالم اسلام تین حصوں میں تقسیم اور نا اہل ثابت ہوئے ان میں زمانے کے خلفشار اور بے چینی کو دور کرنے اور اسلام میں ایک نئی روح پھونکنے کی سکت بالکل نہ رہی تھی۔ اگر چہ ۳۹۹ھ سے ۴۹۹ھ (۱۰۰۹ء تا ۱۱۰۶ء) تک کے زمانے میں

Marfat.com

بغداد میں علامہ خطیب بغدادی، علامہ ابن جوزی اور امام غزالی ایسے جید علماء اور نامور محدثین ومفسرین نے اپنے طور پر ان پرآشوب حالات کو درست کرنے کی کوشش کی تھی۔ لیکن اُن کی یہ کوششیں بارآور نہ ہوئیں۔ اس زمانے میں حسن بن صباح اور اسکے ساتھیوں کا بہت زور تھا انکی تحریک جسے باطنی تحریک کے نام سے بھی یاد کیا جارہا ہے کا مقصد یہ تھا کہ علماء، فضلائے وقت کے علاوہ نامور سیاسی شخصیتوں کو بھی قتل کر دیا جائے اور اھل سنت والجماعت ادر عباسی حکومت کو ختم کر دیا جائے مستزاد یہ کہ خلق قرآن کا مسئلہ اور معتزلہ کے عقائد بھی مسلمانوں کے لئے خطرہ بنے ہوئے تھے علمائے سوء نے اسلامی عقائد کی تاویل بالکل مختلف انداز مین کرنا شروع کردی تھی اس زمانے میں آل بویہ کو بہت عروج حاصل ہو چکا تھا عباسی خلفا کی گرفت اتنی مضبوط نہ تھی کہ وہ برسرعام شیع مسلک کی تبلیغ کو روکتے۔ عباسی خلفا خاموش تماشائی بنے سب کچھ دیکھتے لیکن انکے خلاف کوئی کاروائی نہ کر سکتے عضد اللہ ابوشجاع خسرو بویہ نے حکم دیا تھا کہ بغداد کے کسی محلے میں بھی کوئی واعظ صحابہ کرام یا خلفا راشدین کے فضائل و مناقب علی الاعلان بیان نہ کرے ورنہ اُسے سزا دی جائے گی۔ حکمرانوں کی کمزوری، باطنیوں کی چیرہ دستیوں اور علمائے سوء کی زبان درازیوں کے پیش نظر بہت سے علمائے وقت بغداد چھوڑ کر مختلف علاقوں میں چلے گئے تھے۔

ایسے حالات میں ضروری تھا کہ کوئی مرد خدا پیدا ہوتا جوان حالات کو سدھارتا اور اسلام کو صیح معنوں میں عوام اور ریاست میں رائج کرتا سیدنا غوث اعظمؒ نے اپنی توجہ اسی امر پر مرکوز کی اور اپنے خطبات اور تصانیف کے ذریعے اسلامی تعلیمات کو عام کیا آپ کی یہ کوششیں بارآور ہوئیں اور نہ صرف یہ کہ اسلام صیح معنوں

Marfat.com

میں رائج ہوا بلکہ لاکھوں یہود و نصاری نے آپ کے دست حق پرست پر اسلام قبول کیا آپکی انہی خدمات کی بناء پر آپ کو محی الدین کہا جاتا ہے۔آپ کے مشن کا آغاز ۱۶ شوال ۵۲۱ھ (۲۵ اکتوبر ۱۱۲۷ء بروز منگل) سے ہوا۔جب آپ کو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب میں آپ کو لوگوں کو فسق و فجور اور گمراہی سے بچانے کے لئے وعظ و نصیحت کی تلقین کی اور آپ کے منہ میں اپنا لعاب دہن سات مرتبہ ڈالا چنانچہ آپ نے بیدار ہو کر وعظ کا سلسلہ شروع کر دیا سب سے پہلے آپ نے درس و تدریس کا سلسلہ اپنے پیر و مرشد حضرت ابوسعید مبارک مخزومی کی خانقاہ میں شروع کیا آپ کے کلام معجز بیان کی شہرت جلدی ہی چاروں طرف پھیل گئی اور لوگ جوق در جوق آپ کی مجلس میں شرکت کرنے لگے آپ کا وعظ حکمت و دانش سے معمور اور وجد آفریں ہوتا تھا مجلس میں اکابر مشائخ عراق اور علمائے کرام کے علاوہ ملائکہ جنات اور رجال غیب بھی شرکت کرتے۔آپ کے ایک شاگرد شیخ عبداللہ جیائی بیان کرتے ہیں کہ آپ کے مواعظ حسنہ سے متاثر ہو کر ایک لاکھ سے زائد لوگ جو فسق و فجور میں مبتلا تھے، نے آپ کے دست حق پرست پر توبہ کی اور ہزار ہا یہودی و نصرانی اسلام سے سرفراز ہوئے ایک مجلس میں سیدنا غوث اعظمؒ نے فرمایا کہ میرا قدم ہر ولی کی گردن پر ہے یہ سن کر شیخ علی بن ابی النصر الہیتی اٹھے اور منبر پر چڑھ آپ کا قدم اپنی گردن پر رکھ لیا تمام حاضرین نے بھی ایسا ہی کیا۔تذکروں میں ہے کہ روئے زمین کے تین سو تیرہ اولیائے کبار نے مختلف مقامات میں آپ کے ارشاد کے مطابق اپنی اپنی گردنین جھکا دیں۔

ایک دن حضرت سید عبدالرزاقؒ نے آپ سے دریافت کیا کہ ابا جان آپ

Marfat.com

کو کب معلوم ہوا کہ آپ ولی اللہ ہیں آپ نے فرمایا کہ جب میری عمر دس سال تھی تو میں اپنے شہر کے ایک مدرسہ میں پڑھنے جایا کرتا تھا اور فرشتے میرے ارد گرد ہوتے تھے جب میں مدرسہ پہنچ جاتا تو فرشتے آواز دیتے افسحو الی اللہ۔

ماہ جمادی الاخر ۵۶۰ھ کے آخری جمعہ کے دن ایک خوبصورت جوان آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلام کر کے کہا کہ میں ماہ رجب ہوں اور اس لئے آیا ہوں کہ جو کچھ خیر و برکت میرے اندر ہے اس سے آپ کو آگاہ کروں پس اس مہینے میں خیر و برکت کا ظہور ہوتا رہا۔ جب ماہ رجب کا آخری دن ہفتہ کا دن آیا تو ایک کریہہ المنظر یعنی بدصورت آدمی آیا اور کہنے لگا کہ میں ماہ شعبان ہوں۔ میں اس لیئے آیا ہوں کہ جو کچھ میرے اندر مقدر ہے اس سے آپ کو آگاہ کروں یعنی بغداد میں وبا پھیلے گی اور حجاز میں سخت بیماری اور خراسان میں سخت مصیبت کا سامان ہوگا اس ماہ میں ایسا ہی ہوا۔ اسی ماہ رمضان میں آپ کچھ علیل تھے اور اس ماہ ۲۹ تاریخ ہفتہ کے دن شیخ علیؒ اور شیخ ابو نجیب سہروردیؒ اور دیگر مشائخ آپ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک حسین و جمیل اور باوقار آدمی آیا کو سلام کر کے کہنے لگا کہ میں ماہ رمضان ہوں میں اس لئے آیا ہوں کہ آپ سے معافی مانگوں اس وجہ سے کہ جو میرے اندر آپ کے لئے مقدر تھا اور اب میں آپ کو الوداع کہتا ہوں کیونکہ یہ میری آپ سے آخری ملاقات ہے۔ یہ کہہ کر وہ چلا گیا۔ حضرت سید عبدالوہابؒ سے روایت ہے کہ کوئی مہینہ نہ آتا تھا جو پہلے انسان کی صورت میں آ کر میرے والد محترم کے سامنے حاضر ہو کر اپنے حالات کے متعلق نہ بتاتا اگر اس مہینے میں خیر و برکت ہوتی تو خوبصورت شکل میں نظر آتا۔ اگر شر و فساد ہوتا تو بدصورت آدمی کی شکل میں ظاہر ہوتا۔

Marfat.com

سبحان اللہ! حق تعالیٰ نے آپ کو کس قدر تصرفات کا مالک بنایا تھا۔ ابتدائے حال میں آپ کو عراق کی ولایت ملی لیکن بعدازاں مشرق تا مغرب تمام روئے زمین آپ کی ولایت میں آ گئی۔ شیخ جمال العارفین ابوالوفاؒ فرماتے ہیں۔ میں نے ایک مرتبہ حضرت خضرؑ سے حضرت غوث ثقلینؒ کے بارے میں پوچھا انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کو تمام اولیاء اللہ سے اعلیٰ وارفع مرتبہ دیا ہے۔ بقول امام یافعیؒ آپکی بارگاہ سے نقشبندیہ، چشتیہ، سہروردیہ اور کردیہ سلسلوں کے مشائخ کو کافی حصہ ملا ہے۔ شہ نقشبند اور شہ اجمیر و سہرورد مخمور ہیں زبادۂ فیضان دستگیرؒ۔

سیدنا غوث صمدانیؒ کے مناقب اس قدر زیادہ ہیں کہ اگر انہیں لکھا جائے تو کئی مجلدات درکار ہوں۔ یہاں اتنا ہی کہنا کافی ہے کہ آپ تمام اولیا اللہ میں ایک بلند مقام کے حامل ہیں اور تمام اولیا اللہ آپ سے فیوض برکات حاصل کرتے ہیں۔ اور ولی کی ولایت کی تکمیل کے لئے آپ کا منظور نظر کا ہونا ضروری ہے امام ربانی حضرت مجدد الف ثانیؒ نے اپنے مکتوبات شریف میں لکھا ہے کہ سیدنا غوث الاعظمؒ کے وسیلے کے بغیر کسی ولی کو مقام ولایت نہیں ملتا۔ اولیاء کرام میں جو شہرت حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کو ملی وہ آج تک کسی اور کے حصے میں نہیں آئی۔ دیگر سلاسل سے وابستہ اہل طریقت بھی آپ کے نام کے نعرہ لگاتے اور بڑے اہتمام سے گیارہویں کا انتظام وانصرام کرتے ہیں۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اللہ تعالے نے اپنی قدرت کاملہ سے ہر دور میں ایسے رجال کار بھیجے جو بگاڑ کی اصلاح کا کام کرتے رہے۔ اس حوالہ سے برصغیر پاک وہند میں غوث الآفاق حضرت شاہ کمال کیتھلؒ، قطب الاقطاب حضرت شاہ سکندر محبوب الٰہیؒ اور ان کے خلفا نے اتباع سنت کی تحریک چلا کر ایک تاریخی

Marfat.com

کارنامہ سرانجام دیا۔

حضرت سید تاج الدین عبدالرزاق قدس سرہ

آپ کی کنیت عبدالرحمن اور ابوالفرح ہے۔ آپ غوث الثقلین حضرت سید عبدالقادر جیلانیؒ کے فرزند دلبند تھے ۵۲۸ھ (۱۱۳۳ء) میں پیدا ہوئے۔ مروجہ علوم کی کتابیں اپنے عظیم المرتبت والد گرامی سے سبقاً سبقاً پڑھیں اور انہیں سے بیعت ہوئے اور خرقہ خلافت حاصل کیا۔ حدیث کی تعلیم اپنے والد کے علاوہ وقت کے نامور محدثین سے حاصل کی ولایت و امامت میں نہایت بلند درجات کے حامل تھے اور اپنے وقت کے علما و صلحا میں ممتاز حیثیت کے مالک تھے۔ علوم نقلی و عقلی پر گہری نظر رکھتے تھے۔ جلیل القدر زبردست فقیہہ اور عظیم المرتبت محدث ہونے کی وجہ سے تاج الدین کہلائے اور امام وقت تسلیم کئے گئے آپ کو عراق کا مفتی مقرر کر دیا گیا۔ گوشہ نشینی بہت پسند تھی۔ منکسر المزاج اور صابر و شاکر تھے آپ ہی نے حضرت غوث الاعظمؒ کے ملفوظات (کو جلاء الخواطر) کے نام سے جمع کیا ایک روز اپنے والد ماجد کی محفل میں تھے کہ آسمان پر مردان غیب کو جاتے دیکھ کر ڈر گئے۔ والد بزرگوار نے فرمایا عبدالرزاق ڈرو نہیں۔ یہ رجال الغیب ہیں اور تو بھی انہی میں سے ہے اللہ تعالیٰ نے آپکو پانچ فرزند عطا فرمائے تھے جو سیرت و اخلاق، حسن و کردار اور علم و فضل میں بے مثال تھے آپ کا وصال ۶ شوال ۵۹۵ھ (یکم اگست ۱۱۹۹ء) بروز اتوار ہوا۔ جنازہ پر فقید المثال ہجوم تھا۔ اس لئے نماز جنازہ بار بار پڑھی گئی مزار پر انوار بغداد شریف میں ہے منکسر المزاج، متواضع طبع اور پاکیزہ اخلاق بزرگ تھے۔ آپ کے بارہ خلفاء میں سے حضرت شاہ شرف الدین رحمتہ اللہ علیہ بہت مشہور ہوئے ہیں۔

☆☆☆☆

Marfat.com

حضرت شاہ شرف الدین قتال رحمتہ اللہ علیہ

آپ بغداد میں پیدا ہوئے۔ آپ کا سلسلہ نسب غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ سے ملتا ہے چونکہ طبیعت میں جلال کا عنصر غالب تھا۔ اس لئے قتال کے لقب سے مشہور ہوئے علم و عمل میں تمیازی شان کے مالک تھے۔ انشاپردازی میں کمال حاصل تھا شعر گوئی اور ادبی ذوقؒ کی خدمت میں گزارا۔ حضرت سید تاج الدین عبدالرزاقؒ فرمایا کرتے تھے کہ: خالق حقیقی نے ہم کو امور خلقت میں مشغول کیا اور شرف الدین کو اپنی ذات کے عشق میں مستغرق کر رکھا ہے آپ کو اویسیہ طور پر فخر موجودات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے فیضان حاصل تھا۔ روایت ہے کہ ایک مرتبہ آپ نفلی روزہ رکھے ہوئے تھے ایک شخص بڑے اہتمام سے آپ کی خدمت میں ایک تحفہ لایا اور کہا کہ حضرت یہ بڑے شوق سے لایا ہوں آپ قبول فرمائیں۔ آپ نے اُسی وقت اُسے تناول فرمایا اور کہا۔ روزہ توڑ کر قضا کیا جا سکتا ہے لیکن دل توڑنے کی ہرگز قضا نہیں آپ وہی شرف الدین ہیں جن کی نگاہ باطنی سے ہلاکو خان کا پوتا الغوخان بمع تمام لشکر دائرہ اسلام میں داخل ہوا۔ اور بادشاہ کا نام سلطان محمد رکھا گیا۔ انہی تاتاریوں میں عثمان خان بھی تھا جس نے ترکی میں دولت عثمانیہ کی بنیاد رکھی اسی خاندان سے سلطان بایزید یلدرم اور امیر تیمور جیسے نامور بادشاہ پیدا ہوئے جن سے چغتائی اور مغل خاندانوں کا۔ سلسلہ جاری ہوا۔ آپ نے ۱۶ شعبان ۷۱۱ھ مطابق ۱۶۔ جنوری ۱۸۰۱ء بروز منگل وصال فرمایا مزار شریف بغداد کہنہ میں مرجع عام ہے آپ کے خلفا کی تعداد ۱۰ بتائی جاتی ہے۔

☆☆☆☆

Marfat.com

حضرت شاہ عبدالوہاب قدسِ سرّہ،

آپ حضرت شاہ شرف الدین عینی قتالؒ کے نامور خلیفہ تھے صاحب کشف و کرامات بزرگ تھے۔ تمام وقت ریاضت اور مجاہدہ میں صرف کرتے اپنے وقت کے یگانہ روزگار عالم تھے۔ آپ کا معمول یہ تھا کہ آپ ہمیشہ اپنی خانقاہ میں معتکف رہتے تھے۔ عیدین اور جمعتہ المبارک کے سوا کبھی کسی ضرورت سے باہر نہ نکلتے تھے۔ آپ کی ذات سے بے شمار مخلوق خدا فیوض علمی وروحانی سے بہرہ ور ہوئی۔ سینکڑوں علمائے عصر نے آپ سے کسب فیض کیا۔ عمدہ عادات واطوار اور اعلیٰ اخلاق کے مالک تھے۔ خوش گفتار اور رحم دل تھے سخی اس درجہ کے تھے کہ غربا و مساکین کی پرورش فرماتے طویل عمر پا کر ۲۵۔ شوال المکرم سن ۶۰ھ مطابق ۲۸۔ مئی ۱۲۰ء کو حیدرآباد سندھ میں وصال فرمایا اور یہیں آسودۂ خواب ہیں آپ کے سولہ خلفا ہوئے ہیں مزار مبارک قلعہ کے قریب ہے۔

☆☆☆☆

Marfat.com

حضرت شاہ بہاؤالدین قدس سرہٗ

آپ حضرت شاہ عبدالوہابؒ کے قابل ترین اور عزیز ترین خلفا میں سے تھے اپنے مرشد کی صحبت میں رہ کر ظاہری اور باطنی فیوض سے بہرہ ور ہوئے بچپن ہی سے عبادت اور ریاضت میں مشغول رہتے تھے۔ تسخیر قلوب کا سکّہ قدرت کی جانب سے عطا ہوا تھا مُرشد کی ہدایت پر بمبئی میں قیام فرمایا اور یہاں سے آپؒ کے ذریعہ سلسلہ عالیہ قادریہ کو بے حد فروغ حاصل ہوا۔ ہزاروں مشرکین اور کفار نے آپ کے دست حق پرست پر اسلام قبول کیا اور بے شمار گم کردہ راہ آپ کی تبلیغ سے راہ راست پر آئے۔ ۱۸ رمضان المبارک ۲۰۷ھ بمطابق ۶ جون ۱۳۰۳ء بروز پیر خالق حقیقی سے جا ملے مزار مبارک بمبئی میں زیارت گاہ خلائق ہے آپ کے آٹھ خلفاء کے نام ملتے ہیں جن میں حضرت شاہ عقیل نے بہت نام پیدا کیا۔

☆☆☆☆

Marfat.com

حضرت محمد عقیل قدس سرہ

حضرت شاہ بہاؤالدینؒ کے خلیفہ اوّل تھے اور اپنے پیر مرشد سے بے حد عقیدت اور محبت رکھتے تھے۔ زہد وتقوی میں وحید العصر تھے۔ جذب واستغراق غالب تھا۔ حالت جذب میں جنگل میں چلے جاتے اور مجاہدہ اور مراقبہ میں مشغول ہو جاتے جلال کا یہ عالم تھا کہ کوئی شخص قریب نہیں جا سکتا تھا۔ عمر کا بیشتر حصہ بخارا میں گزارا۔ ایک مرتبہ امیر بخارا جب آپ کی زیارت کی غرض سے حاضر خدمت ہوا تو آپ نے حاضرین مجلس کی موجودگی میں اُسے مخاطب ہو کر فرمایا۔ اے بادشاہ ابڑھاپے میں بھی تیرا دل خوف خدا سے خالی ہے رعایا پر جو کہ بمنزلہ اولاد کے ہوتی ہے سختی کرتا ہے۔ بادشاہ پر ان الفاظ کا ایسا اثر ہوا کہ وہ دیر تک روتا رہا۔ اس نے ظلم وتعدی سے توبہ کر لی اور آپکی صحبت سے وہ عاجز و پرہیزگار بن گیا آپ کا وصال ۱۶ رمضان المبارک ۱۲۴۲ھ مطابق ۲۳۔ فروری ۱۳۴۲ء بروز ہفتہ ہوا۔ مزار شریف بخارا کی سرحد پر موضع کوکانؔ میں واقع ہے جہاں ہر وقت مخلوق خدا کا ہجوم رہتا ہے آپ کو روحانی فیضان سید عالم حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ، سے بھی حاصل تھا۔ آپ کے خلفا کی تعداد چھ ۶ ہے۔

☆☆☆☆

Marfat.com

حضرت شاہ شمس الدین صحرائیؒ

آپ بڑے جلیل القدر عالم اور صاحب ارشاد و طریقت بزرگ تھے۔ فقہ، حدیث اور تفسیر کے بہت بڑے عالم تھے۔ آپ کا قیام سمرقند کے قریب صحرا، نامی قصبہ میں تھا، چنانچہ صحرائی مشہور ہوئے۔ امیر سمرقند اکثر آپ کی خانقاہ میں حاضر ہوتا اور آپ کے پند و نصائح کو اپنے لئے موجب افتخار تصور کرتا آپ کی خدمت میں حضرت خواجہ عبیداللہؒ حاضر ہوئے اور آپ کی صحبت بابرکات میں رہ کر فیوض و برکات حاصل کئے۔ آپ عمر بھر خلق خدا کی ہدایت و اصلاح میں کوشاں رہے تیرہویں صدی عیسوی میں جب تاتاری بخارا میں داخل ہوئے۔ بخارا کے مسلمانوں نے بڑی ہمت اور دلیری سے تاتاریوں کا مقابلہ کیا۔ مگر تاتاریوں کی بے پناہ قوت کے باعث وہ بخارا میں داخل ہو گئے اور مجاہدین پس کر رہ گئے لوگوں نے جامع مسجد میں پناہ لی چنگیز خان گھوڑے پر سوار مسجد کے اندر چلا آیا اور منبر پر چڑھ کر اسلام اور مسلمانوں کے خلاف زہر اُگلنے لگا۔ اچانک آپ چنگیز کے سامنے آ گئے اور فرمایا۔ اپنے آپ کو آسمان کا قہر سمجھنے والے قاتل تو شر و فساد کا مجسمہ ہے۔ ہم پر خدا ناراض ہے اس لئے تیرے جیسے درندہ کو بطور عذاب نازل کیا ہے ورنہ اسلام کی عظمت تجھ ایسے وحشی طاقت کے زور سے کم نہیں کر سکتے۔ اسلام ایک عظیم مذہب کی حیثیت سے زندہ رہے گا البتہ تیرا نام گالی بن جائے گا اور لوگ تجھے ملامت سے یاد کریں گے۔ آپ کا وار ایسا تھا کہ جس کی چنگیز خان کو توقع نہیں تھی۔ حق گوئی نے اس کی تلوار نیام سے باہر ہی نہ نکلنے دی۔

بے شمار بندگان خدا آپ کے فیوض و برکات سے بہرہ ور ہوئے یکم ربیع الثانی ۸۱۹ھ مطابق ۲۹۔ مئی ۱۴۱۶ء بروز جمعہ واصل بحق ہوئے۔ صحرائے سمرقند میں آپ کا مزار اقدس بھی زیارت گاہ خلائق ہے۔ آپ کے چھ خلفا میں سے حضرت شاہ گدا رحمٰن نے بہت نام پایا تھا۔

Marfat.com

حضرت شاہ گدا رحمٰن قدس سرہ،

آپ کی کنیت ابوالفضل ہے۔علم ظاہری و باطنی میں کامل واکمل تھے۔صاحب کشف وکرامات تھے۔کشمیر کے مشائخ عظائم میں بلند پایہ مقام رکھتے تھے مناسک حج ادا کرنے کے بعد اپنے مرشد کے فرمان پر کشمیر کے خطۂ بے نظیر میں اقامت اختیار فرمائی۔یہ خطہ اسلام کی ترقی اور سلسلہ عالیہ قادریہ کی تبلیغ کوششوں کے لئے آپ کا مرہون منت ہے یہاں آپ کی بدولت بہت سے گم گشتہ راہ لوگوں کو ہدایت نصیب ہوئی۔لوگ لاکھوں کی تعداد میں آپ کے حلقہ بگوش ہوئے۔آپ نے عراق وعجم کی سیاحت بھی فرمائی۔دوران سیاحت حضرت شیخ شمس الدین ثانی" آپ کی خدمت اقدس میں باریاب ہوئے۔بعداز بیعت خرقۂ خلافت حاصل کیا۔انکے علاوہ آپ کے پانچ اور خلفا کا پتہ چلتا ہے آپ نے ۳ جمادی الاول ۸۸ھ (۴۔اکتوبر ۱۴۷۵ء بروز جمعرات وصال فرمایا۔مزار مبارک سرینگر میں مسجد بلند سرخ کے نزدیک ہے۔

☆☆☆☆

Marfat.com

حضرت شاہ شمس الدین عارف قدس سرہ،

آپ حضرت گدا رحمٰنؒ باخدا کے ان نامور خلفأ میں سرفہرست ہیں جن کے فیض روحانی سے سلسلہ عالیہ قادریہ کو علاقہ طبرستان میں بڑا فروغ حاصل ہوا۔ غایت درجہ بیداری و ذکر و فکر سے آپ کا رُواں رُواں ذکر میں مشغول رہتا۔ آپ کی نگاہ میں غضب کی تاثیر تھی بیمار و اپاہج آپکی نگاہ کیمیا اثر سے شفایاب ہوتے۔

۶۔ صفر المظفر ۹۰۴ھ (۲۳۔ ستمبر ۱۵۹۸ء) بروز اتوار آپ کا وصال طبرستان کے مقام پر ہوا جہاں آپ کا مزار آج بھی خاص و عام کے لئے زیارت گاہ بنا ہوا ہے آپ کے سولہ (۱۶) جلیل القدر خلفا ہوئے ہیں

☆☆☆☆

Marfat.com

حضرت شاہ گدا رحمٰن ثانی قدس سرّہ

آپ پر حضرت شاہ شمس الدین ثانیؒ کی نظر خاص تھی۔آپ ظاہری اور باطنی کمالات کے جامع اور صوری اور معنوی خوبیوں کے حامل تھے۔علوم ظاہری کی تکمیل کے بعد سلوک و معرفت کی تربیت حضرت شاہ شمس الدین ثانیؒ سے پائی جو شخص آپ کے حلقہ ارادت میں شامل ہوتا وہ بہت جلد اوج طریقت پر پہنچ کر مرتبہ حضوری حاصل کر لیتا تھا آپ کی ذات بابرکات سے بے شمار بندگان خدا نے استفادہ کیا۔ہزاروں گم گشتگان بادیہ ضلالت کو راہ نجات اور صراط مستقیم کی دولت ملی ۱۲ ربیع الاول ۹۱۷ھ مطابق ۹ جون ۱۵۱۱ء بروز پیر وصال فرمایا۔مزار شریف خیبر بالائے اوسط میں واقع ہے۔آپ کو اویسیہ رنگ میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے فیض حاصل تھا۔آپ کے خلفا کی تعداد (۲۲) بتلائی جاتی ہے۔

☆☆☆☆

۱۹۱۲ م ۵

Marfat.com

حضرت مخدوم شاہ فضیل قادری قدس سرّہ

آپ کا نام شاہ محمد فضیل ہے۔ ابوالمحاسن کنیت اور لقب زندہ پیر (حیات المیر) ہے سلسلہ نسب (۱۰) واسطوں سے حضرت غوث الاعظم دستگیرؒ سے جا ملتا ہے آپ ۱۴ صفر ۸۷۱ھ (۲۴ ستمبر ۱۴۴۶ء) بغداد میں پیدا ہوئے آپ کے والد بزرگوار حاجی سید عثمانؒ ایک بلند پایہ عالم دین اور خدا رسیدہ بزرگ تھے۔ آپ ابھی کم سن ہی تھے کہ ایک بار شیخ المشائخ حضرت شاہ گدا رحمٰن ثانیؒ تشریف لائے۔ آپ کو دیکھ کر نہایت شفقت اور محبت سے پیش آئے۔ آپ کے چہرہ مبارک پر ہاتھ پھیرا اور پیشانی مبارک پر بوسہ دیا اور آپ کے والد ماجد حضرت حاجی سید عثمان سے فرمایا کہ یہ لڑکا ہماری امانت ہے جو ایک ایسا مرد ہوگا کہ ایک جہاں اس کے فیض سے بہرہ ور ہوگا جب آپ جوان ہوئے تو حضرت شاہ گدا رحمٰن ثانیؒ کی خدمت میں پہنچ کر تکمیل علوم ظاہری و باطنی کی اور کاملان وقت میں سے ہو گئے۔ خرقۂ خلافت قادریہ حضرت غوث صمدانی محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانیؒ سے جاری ہوا تھا۔ وہ بالخصوص حاصل کیا۔ آپ کو روحانی فیض براہ راست اویسیہ رنگ میں جناب رسالتماب صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت غوث الاعظمؒ سے حاصل تھا۔ ایک روایت ہے کہ آپ جزیرہ عبادان میں بعض ابدالوں کے ساتھ رہے ہیں۔ آپ نے متعدد بار حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات کی آپ نے وسط ایشیا کے ایران ترکستان کے علاقوں میں سیاحت فرمائی اور متعدد بار حرمین شریف کا سفر کیا اور کئی بار سعادت حج سے مشرف ہوئے سیاحت کے دوران حیائے دین کے سلسلہ میں مختلف ممالک میں جا کر دعوت حق پہنچائی اسی دوران سندھ میں تشریف لائے اور ٹھٹھہ میں قیام فرمایا۔ سلطان شاہ بیگ ارغون اور سلطان حسن ارغون بڑی عقیدت سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے۔ آپ نے مختلف ممالک میں سلسلہ

Marfat.com

عالیہ قادریہ کی اشاعت وفروغ کے لئے بہت سے خلفا بھیجے۔آپ کے خلفا کی تعداد اٹھارہ ۱۸ ہے جن میں شیخ الآفاق حضرت شاہ کمال قادریؒ خلیفہ اکبر ہیں۔

۱۷۔محرم الحرام ۹۳۴ھ مطابق ۲۴۔اکتوبر ۱۵۲۷ء کو ٹھٹھہ میں انتقال فرمایا۔دوسری روایت میں سن وصال ۹۶۹ھ بھی ملتا ہے آپ کا مزار مبارک مکلی پہاڑی پر حضرت عبد اللہ شاہؒ (اصحابی) کے مزار کے سامنے چند گز کے فاصلہ پر زیارت گاہ خلائق ہے۔

شاہ چوں در خلد بریں منزل گزین شاہ فضیلؒ مخدوم پیر دستگیر
چوں تاریخ وصال او بجستم، عیاں شد شاہ بالا نندہ پیر

☆☆☆☆

PANJAB
UNIVERSITY
LIBRARY

Marfat.com

شیخ آلافاق حضرت شاہ کمال قادری کیتھلی قدس سرہ

برصغیر پاک وہند میں اسلام کی تبلیغ واشاعت کے لئے جو درویش فقراء مبلغین بیرون ممالک سے تشریف لائے ان میں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی اولاد امجاد سرفہرست ہے۔آپ کا تعلق بھی اسی خانوادہ سے تھا۔آپ ظہیرالدین بابر کے آخری عہد میں تشریف لائے اور بلوچستان،سندھ،ملتان،لاہور،لدھیانہ اور قصبہ پائیل سرہند کے علاقوں میں اسلام کی اشاعت کرتے ہوئے کیتھل ضلع کرنال میں جا کر آباد ہوئے اور یہاں ایک ایسے مرکز کی تشکیل کی جہاں سے نور دعرفان کے وہ سوتے پھوٹے جنہوں نے ایک عالم کو منور کر دیا۔ہزاروں غیر مسلم آپ کے دست حق پرست پر مسلمان ہوئے اور سینکڑوں گم گشگان بادیہ ضلالت آپکی توجہ سے راہ راست پر آئے۔دوران سفر بہت سے جوگیوں کے ساتھ روحانی معرکے ہوئے بالآخر وہ جوگی مشرف بہ اسلام ہوئے۔شیخ عبدالاحد سرہندی نے آپ سے بیعت ہو کر خلافت اور نسبت فردیت حاصل کی اور پھر عرفان د فیضان کا یہ سلسلہ حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ کے خاندان میں جاری ہوا۔سلسلہ چشتیہ کے معردف بزرگ حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہیؒ۔شیخ جلال الدین تھانیسریؒ،شیخ کبیر بہاؤالدین ثانی سہروردی ملتانی اور حضرت شاہ قمیص قادری کے ساتھ آپکی صحبتیں رہیں سید علی مشہدی۔شیر شاہ ملتانی۔شیخ اللہ داد رہتاسی،شیخ سالم برہانپوری،قاضی محی الدین کلانوریؒ، سید غیاث الدین لاہوریؒ،شیخ جلال کھگہ ملتانی،حافظ اسماعیل ملتانیؒ،اور شیخ ابراہیم سرہندیؒ،قاضی عبدالرحمان دیپالپوری،ملا عثمان سامانوی،سید محمد یوسف غوث بکھری،سیّد محمد مدرس سندھی نے سلوک کی منزلیں طے کیں۔آپ کے خیالات افکار نے اس دور کے عوام وخواص کو متاثر کیا اور انہیں ایک انقلابی رنگ دیا۔تذکرۃ الفقر سے منقول ہے کہ فقراء کا

Marfat.com

ایک گروہ عاشقان شاہ کمال قادری کہلاتا ہے آپ نے سلسلہ قادریہ کو برصغیر کے علاوہ افغانستان، ترکی، روم وعرب تک پہنچایا ترکی میں شیخ عبدالطیف خوارزمی، جناب فضل فضولی ،محمد خاں تاشقندی قابل ذکر ہیں۔آپ کا اسم گرامی شاہ کمال الدین حسن اور کنیت ابو البرکات تھی کبیر ملک العشاق اور لعل دیال کے القاب سے مشہور ہوئے۔سلسلۂ نسب بار ہویں پشت میں حضرت شیخ سیّدنا عبدالقادر جیلانیؒ سے ملتا ہے۔

آپ کبھی کبھی سُرخ لباس زیب تن فرماتے اسی دوران اگر کوئی آپ کو سفید لباس پیش کرتا تو بخوشی قبول کر لیتے بلیکن جیسے ہی اس لباس کو پہنتے تو اسکا رنگ سُرخ ہو جاتا بعض کتابوں میں آپ کے نام کے ساتھ لعل (ایک قیمتی پتھر کو کہتے ہیں) اکثر تاریخوں میں ''لال'' کا لفظ استعمال ہوا ہے۔اسی لئے لوگ آپکو لال دیال کے نام سے بھی پکارتے ہیں آپ کی دُعا سے حضرت مجدد الف ثانیؒ کی پیدائش ہوئی اور انہوں نے آپ ہی کی ذات سے فیضان علم وعمل حاصل کیا آپکے علمی ورُوحانی مرتبہ کے متعلق مجددؒ صاحب کا ارشاد قابل ذکر ہے جب ہمکو بزرگان قادریہ کا کشف ہوتا ہے تو شاہ کمال قدس سرہٗ جیسا بزرگ نظر نہیں آتا۔

۲۸۔جمادی الثانی ۹۸۱ھ ۱۵۷۲ء کو وصال فرمایا۔کیتھل کے علاوہ ملتان میں میراں شاہ کمالؒ ٹھٹھ میں شاہ کمال بغدادیؒ سامانہ قصبہ پائل اور لدھیانہ میں بڑے پیر کے نام سے آپ کی چلہ گاہیں مرجع خلائق ہیں۔اسکے علاوہ کمالیہ اور مغل پورہ گنج لاہور کے قبرستان میں آپ کے تربیت یافتہ چند صلحا کی قبور ہیں۔اُسکے علاوہ ایک جامع مسجد شاہ کمال مرجع خلائق ہے۔آپ کے مزار مبارک پر عرس کے علاوہ ساون کے مہینہ میں ہر جمعرات کو چار میلے ہوتے تھے جن میں قوالی اور نعت خوانی کی محفلیں الگ برپا ہوتی تھیں اور ہندو مسلم اپنی عقیدت مندی کا پورا پورا مظاہرہ کرتے تھے۔

Marfat.com

کسی نے سید غوث علی شاہ پانی پتی سے دریافت کیا حضرت بوعلی قلندر پانی پتی مخدوم علاؤالدین صابر کلیری اور حضرت شاہ کمالؒ کیتھلی کس مقام پر تھے آپ نے فرمایا مخدوم علاؤالدین ثابر کلیری اور شاہ کمالؒ کیتھلی سیر جان میں اور حضرت بوعلی قلندر پانی پتی سیر جان میں اور یہ تینوں بزرگ ہر وقت دریائے حیرت میں مستغرق رہتے تھے انہیں اس عالم میں کئی کئی ماہ کھائے پیئے بغیر گزر جاتے تھے۔

ایک مرتبہ ایک باغ میں چند اہل اللہ آپ سے ملے وہ حضرت اقدس کے صحیح بلند مقام سے واقف نہ تھے۔ باغ میں یہ لوگ ایک بار ایک مسئلہ تصوف پر بحث کر رہے تھے کوتوال شہر گشت پر تھا۔ وہ گفتگو کا شور سن کر باغ کے اندر آیا مگر اسے کوئی نظر نہ آیا وہ باہر چلا گیا پھر گفتگو کا شور سنا۔ وہ یہ خیال کر کے کوئی غول بیابانی ہے واپس چلا گیا۔ یہ اہل اللہ حضرت اقدس سے رخصت ہوئے۔ آپ نے دریافت فرمایا کے کہاں کا ارادہ ہے! عرض کی لاہور کا اور پھر لاہور کی طرف ہوا میں پرواز کر گئے۔ جب وہ اہل اللہ لاہور پہنچے تو حضرت اقدس کو مع اہل و اعیال لاہور میں ایک مکان کے آگے کھڑا دیکھا۔ حضرت اقدس نے انہیں مکان میں ٹھہرایا۔ الکمال میں آپ کی ایک کرامت اس طرح تحریر ہے:

ایک مجذوب شیخ مونگر تھے۔ لاہور میں ایک بازار کے قریب ایک مسجد میں سکونت پذیر تھے۔ ان کے ہاتھ میں ہمیشہ دو اینٹیں ہوا کرتی تھیں۔ کوئی سوار پیادہ کسی میں اتنی طاقت نہ تھی کے وہاں سے صحیح و سالم گزر جائے ایک روز حضرت بحالت سواری وہاں سے گزرے شیخ مونگر حسب دستور اٹھے اور دونوں اینٹیں. زمین پر پھینک دیں۔ سلام کر کے بے ساختہ حضرت کے قدموں پر گر پڑے۔

تذکرہ الفقرا میں دارا شکوہ قادریؒ کا ایک شجرہ ملا ہے جس میں حضرت میاں میر بالا پیر رحمتہ اللہ علیہ کے مرشد کامل حضرت خواجہ شاہ خضر ابدال رحمتہ اللہ علیہ

Marfat.com

سیوستانی کوروّس لاولیا حضرت شاہ سکندر قدس سرہ، کبیر الاولیاؒ حضرت شاہ کمال کیتھلیؒ سید علی قادریؒ، حضرت شاہ جمال مجرد، حضرت لال شہباز قلندرؒ، حضرت ابواسحاق ابراہیمؒ، حضرت شیخ مرتضی سجانیؒ اور حضرت شیخ احمد مبارکؒ کے ذریعہ حضرت میراں سیّد محی الدین عبدالقادر جیلانیؒ تک پہنچتا ہے۔

ایک مرتبہ حضرت شاہ سکندر قدس سرہ، سرہند شریف میں حضرت مجدّد الف ثانی کے یہاں تشریف لے گئے اور فرمایا کہ ایک صاجزادہ مجھ کو عنایت فرمائیں کہ ہمارے مثل دانا و دیوانہ رہے اتفاقاً اس وقت شیخ محمد یحییٰؒ موجود تھے۔ آپ نے فرمایا اسی کو لے لو حضرت شاہ سکندر کیتھلیؒ نے اپنی نسبت ان کو القا کی۔ اور فرمایا کہ آج سے اس مخدوم زادہ کو شاہ جیو کے نام سے پکارا کریں،

☆☆☆☆

Marfat.com

حضرت شاہ سکندر روس محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ

ہم نے آپ کے مناقب کو تذکرہ شاہ سکندر کیتھلیؒ میں نہایت تحقیق کے ساتھ جمع کیا ہے اس لئے آپ کے تفصیلی حالات وکوائف کے لئے اس کتاب سے استفادہ کیا جا سکتا ہے۔تاہم یہاں مختصر طور پر بیان کئے جاتے ہیں۔

آپ ۲۸ شعبان ۹۶۳ھ ۲۵ جون ۱۵۵۶ء کو پیدا ہوئے۔اعلیٰ حضرتؒ شاہ کمال قدس سرہ نے اپنی انگشت شہادت آپ کے منہ میں ڈال دی جس کے چوسنے سے آپ کا دل انوار الٰہی سے معمور ہو گیا۔آپکی والدہ ماجدہ فرماتی ہیں کہ آپکی ولادت کے روز آدھی رات کے وقت دیکھا کہ زمین سے آسمان تک ایک روشنی پھیلی ہوئی ہے۔چونکہ اس سے قبل میں نے ایسی روشنی کبھی نہیں دیکھی تھی اس لیے گھبرا گئی اور درگاہ الٰہی میں التجا کی کہ یہ کیا بھید ہے؟ ندا آئی کے یہ تیرے فرزند کی پیدائش کا وقت ہے یہ روشنی اس کے دل کا نور ہے اپنے جد امجد حضرت غوث اعظم کی طرح آپ بھی رمضان المبارک کے ایام میں دن میں دودھ نہیں پیتے تھے۔بچپن میں آپ کی غیر معمولی عادات واطوار کو دیکھکر معلم تک حیران رہ جاتے تھے۔ملا حسینی کہا کرتے تھے کہ یہ بچہ بڑا ہو کر خلق خدا کی رہنمائی کرے گا۔شہر بھر میں چرچا تھا۔بچپن ہی سے آپ کا زیادہ وقت عبادت ہی میں گزرتا تھا۔آپ کی عبادت کا یہ عالم تھا کے تمام رات نہ سوتے تھے اور رات کا بیشتر حصہ قیام وسجود میں گزر جاتا۔بسا اوقات تین تین دن فاقے سے گذر جاتے اس دوران کوئی حاضر ہو کر نذر پیش کرتا۔وہ اسی وقت درویشوں میں تقسیم کر دیتے۔ریاضت ومجاہدہ کی کثرت سے آپ کو حضرت غوث اعظمؒ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ سے نسبت اویسی پیدا ہو گئی تھی زہد وورع بے نیازی اور استغنا کا یہ عالم تھا کہ بادشاہوں کے درباروں سے ہمیشہ دور رہے۔خداوند تعالےٰ نے

Marfat.com

آپکی نگاہ میں وہ تاثیر بخشی تھی کہ جس پر نظر کیمیا اثر پڑ جاتی اس کی کایا پلٹ جاتی گنہگار تائب اور کافر مسلمان ہو جاتا۔ آپ نے اپنے خیالات وافکار سے ایک جہان کو متاثر کیا اور آپ کے ذریعہ اللہ تعالے نے ایک ایسے عالی استعداد اور بلند ہمت و عزیمت صاحب تاثیر شخصیت کی تربیت کا کام لیا، جنھوں نے ہزاروں انسانوں کی زندگیوں میں انقلاب برپا کر دیا۔ گویا آپ کے علم اور زندگی کے دریا کی سطح ساکن تھی لیکن بقول اقبال ؎

اسی دریا سے اُٹھتی ہے وہ موج تند جولاں بھی
نہنگوں کے نشیمن جس سے ہوتے ہیں تہ و بالا

چنانچہ مجدد الف ثانی، شیخ طاہر بندگیؒ، میراں شاہ غازی رام گڑھیؒ، شیخ ادریس سامانویؒ اور شیخ نور محمد پٹنیؒ۔ اسی شمع کے پروانے تھے۔

ان ایام میں بہت سے علمائے لاہور قاضی صدر الدین جو کئی برس تک لاہور کے قاضی بھی رہے جب اکبر نے دین الٰہی کی بنیاد رکھی تو انہوں نے ڈٹ کر مخالفت کی اور قید و بند کی سختیاں بھی برداشت کیں۔ طبقات حسامیہ سے منقول ہے کہ قاضی صاحب روزانہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی روح مبارک کو ایصال ثواب پہنچایا کرتے تھے۔ ایک روز حضرت غوث اعظمؒ کو خواب میں دیکھا انہوں نے فرمایا "کیتھل میں ہمارے فرزند شاہ سکندرؒ کے پاس جاؤ انکی زبان ہماری زبان ہے۔ قاضی صدر الدین کے علاوہ ابوالفتح، ملا عبدالرحمان، ملا امام، ملا محمد ہادیؒ، ملا منور اور ملا صدر الدین گجراتی یہ سب گراں قدر علماً آپکے دامن ارادت سے وابستہ تھے۔

ایک دفعہ ایک مجلس میں حضرت شاہ سکندر قادریؒ قدس سرہٗ کا ذکر آیا تو حضرت شاہ ابو موسیٰ ابوالمکارمؒ نے فرمایا، کہ حضرت شاہ سکندر کیتھلیؒ کی شہرت آسمان پر زمین کی نسبت زیادہ ہے ملاٗ اعلیٰ میں آپ عبداللہ کے نام سے مشہور ہیں۔ زبدۃ المقامات سے

Marfat.com

منقول ہے کہ ایک روز حضرت شیخ عبدالاحدؒ نے فرمایا۔ ''لوگ حضرت بابا فرید گنج شکرؒ سلطان المشائخ حضرت محبوب الٰہی و دیگر مشائخ عظام کے بارہ میں باتیں کرتے ہیں لیکن ہمارے حضرت کے صاحبزادوں کی انہیں خبر ہی نہیں۔'' ایک مرتبہ سیّد آدم بنوریؒ بنور سے پا پیادہ کیتھل روانہ ہوئے۔ آپ کے ساتھ ہمیشہ انبوہ کثیر ہوا کرتا تھا۔ آپ نے اپنے تمام ساتھیوں کو حکم دیا۔ حضرت شاہ سکندر محبوب الٰہی کی خانقاہ پر سب علیحدہ علیحدہ حاضر ہوں اور میرے ساتھ ایک خادم بھی نہ رہے کیونکہ ہم آج شاہوں کے شاہ کے روضۂ اقدس پر تنہا حاضری دیں گے وہاں، شان و شوکت سے جانا بےادبی ہے۔

عمرانچہ خوباں ہمہ دارد تو تنہا داری بسا اوقات آپ اپنے طالبوں کو سرہند اور کیتھل حاضر ہونے کا حکم فرماتے۔

حضرت شاہ سکندرؒ کیتھلی قدس سرہٗ کے دامن ارادت سے دو ایسی عظیم القدر ہستیاں والستہ ہوگئی تھیں۔ یعنی امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی اور حضرت شیخ محمد طاہرؒ بندگی (قدس اللہ اسرارہم) جن سے سلوک کے دو عظیم الشان سلسلے منشعب ہوئے یعنی سلسلہ مجددیہ قادریہ اور سلسلہ طاہریہ قادریہ ان سلاسل کے بزرگوں نے اپنے دور کی معاشرتی مذہبی، سیاسی اور ادبی اقدار پر گہرا اثر مرتب کیا۔ اور دین اسلام کی ترقی و ترویج اور تجدید کے سلسلے میں نمایاں خدمات انجام دیں۔ ان حضرات نے دو قومی نظریہ کو مسلمانوں کے دِلوں میں راسخ کر دیا اور شد و مد کیساتھ اسکی تبلیغ کی۔ چنانچہ مسلمانوں میں جذبۂ قومیت بیدار ہوا۔ اور آج انہی اکابر امت کی کوششوں کی بدولت ہم ایک آزاد ملک پاکستان میں زندگی بسر کر رہے ہیں۔ حضرت شیخ محمد طاہرؒ بندگی کے نامور خلیفہ حضرت شیخ آدم بنوری کے مریدین اور معتقدین کی تعداد سے شاہجہاں بہت خائف تھا۔ اس نے آپ کو ہندوستان سے نکل جانے کا حکم دیا۔ چنانچہ آپ مدینہ منورہ تشریف لے گئے اور وہیں

Marfat.com

۱۰۵۳ھ ۱۶۴۳ء میں وصال فرمایا۔(مئولف)

حضرت شاہ سکندر کیتھلی قدس سرہٗ سلسلہ عالیہ قادریہ کے اولیائے کبار میں ایک منفرد مقام حاصل ہے۔آپ کے قلب مُبارک میں ایسا نور درخشان تھا کہ اس کے نوری جلوہ کے سامنے آفتاب ذرہ سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا۔گویا۔

بگر درِوئے اوصد آفتاب است　　　کزاں کونین تابے برنتابد

حضرت شاہ سکندر قادریؒ نے جاہل صوفیوں کے خودساختہ تصورات کی نفی کرتے ہوئے اپنے مریدین کو اتباع سنت کا درس دیا۔آپ نے اپنی توجہات کا مرکز انسانی نفس اور دل کو بنایا کیونکہ نفس اور دل کی اصلاح کا سارا دارومدار دل پر ہے یہ اگر زندہ ہو جائے تو نیکی کی قوتیں حرکت میں آجاتی ہیں۔

دل کے بگاڑ ہی سے بگڑتا ہے آدمی
جس نے اسے سنبھال لیا وہ سنبھل گیا

انسانی زندگی میں حقیقی انقلاب اس وقت آتا ہے جب دل کی دنیا بدل جائے۔ اس لئے اہل اللہ ہمیشہ دل کی دنیا بدلنے کی کوشش کرتے ہیں۔کیونکہ دل کی مثال حاکم اعلیٰ کی ہے۔باقی تمام اعضاء وجوارح اس کے تابع اور زیر اثر میں بقول ارشاد نبوی ﷺ "جسم انسانی میں گوشت کا ایک ٹکڑا ہے اگر وہ ٹھیک ہو گیا تو سارا جسم درست ہو گیا اگر وہ بگڑا تو سارا جسم بگڑا سنو! وہ قلب ہے۔"

دل بدل جائے تو دنیا ہی بدل جاتی ہے۔

آپ سنت غوثیہ پر چلتے ہوئے دلوں کی مُردہ بستیوں کو آباد کرتے رہے۔آپ نے ۱۰ جمادی الاوّل ۱۰۲۵ھ بمطابق ۲۳ جون ۱۶۱۶ء کو

وصال فرمایا آپ کی تاریخ وصال کے بارے میں اختلاف ہے

Marfat.com

بعض روایات کے مطابق ۱۰۳۳ھ ۱۶۱۴ء میں ہوا۔

مسالک السالکین نے ۱۰۲۳ھ لکھا ہے

شاہ شاہاں شاہ سکندر قطب دیں

چوز دنیا شد سُوئے خلد بریں

گفت سال وصال ہاتف پاک باز

شہ سکندر سوئے یار دل نواز

آپ کے نام قریباً تمام شاہانہ مغلیہ کے فرامین اب تک اس خاندان میں محفوظ ہیں۔ ان سے صاف عیاں ہے کہ اس خاندان عالیہ کی عظمت شاہان وقت کے دل میں کتنی تھی، آپ کے جدِ امجد اعلیٰ حضرت شاہ کمال کیتھلیؒ اور آپ کے مزارِ عالیہ کی تعمیرات شہر سے باہر جانب شرق تالاب کے کنارے شارع کرنال پر اپنی رفعت وشان کے لحاظ سے بادشاہوں کی عقیدت مندیوں کی دیرپا یادگار ہیں اور درویشوں کے لئے حجرے تعمیر کئے گئے ہیں۔ مزار مبارک کے ایک دروازہ پر یہ شعر مرقوم ہے

سرہند کا امام ہے اس در سے فیض یاب

یہ طاہر لاہوریؒ کا باب مراد ہے

☆☆☆☆

Marfat.com

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم

امام المشائخ

حضرت محمد طاہر بندگیؒ

لاہوری

Marfat.com

سوانح حیات

حضرت شیخ طاہر بندگی رح

لاہوری

پروفیسر خورشید حسین بخاری

Marfat.com

Marfat.com

حضرت شاہ سکندر کیتھلی کے ایک جلیل القدر خلیفہ حضرت شیخ محمد طاہر بندگی لاہوریؒ ہیں۔آپ سلسلہ قادریہ کے مقتدر اور بلند پایہ مشائخ میں سے تھے۔آپ نے پہلے حضرت شاہ سکندر کیتھلیؒ کے دست حق پرست پر بیعت کی۔اور جب آپ نے تمام منازل سلوک باحُسن وخوبی طے کرلیں تو مُرشد ارشد نے آپ کو طغرائے قطبیت عطا فرمایا اور لاہور کی ولایت ودیعت فرمائی۔حضرت شاہ سکندر کیتھلیؒ کے وِصال کے بعد حضرت مجدّد الف ثانیؒ کے حضور حاضر رہ کر طریقۂ نقشبندیہ وقادریہ وچشتیہ کی اجازت وتلقین حاصل کی۔لیکن حقیقت یہ ہے کہ آپ حضرت سکندر کیتھلی قدس سرہٗ کی توجہات قادریہ کا مرکز بن گئے تھے اور آپ کی عظمت کی شہرت نسبتِ قادریہ کی وجہ سے وجود میں آئی۔کیونکہ اسی ہی سلسلہ میں آپ کی غالب توجّہ مرتکز تھی۔مفتی غلام سَرور نے بھی آپ کو ”عظیم مشائخ قادریہ واکمل مریدان حضرت شاہ سکندر کیتھلی میں شمار کیا ہے۔اور خزینۃ والاصفیاءً میں روضۃ السّلام کے حوالے سے لکھا ہے کہ دیگر سلسلہ کی نسبت آپ پر سلسلۂ عالیہ قادریہ کی نسبت اس قدر غالب تھی کہ اپنے معاصر قادریہ مشائخ میں سرفراز وممتاز تھے اور بزرگان زمانہ آپ کی غاشیہ بندگی کو اپنی گردنوں پر رکھنا فخر تصور کرتے تھے۔بعض تذکرہ نویسوں نے لِکھا ہے کہ حضرت شاہ سکندر کیتھلی قدس اللہ اسرارہم کے وصال کے بعد آپ حضرت شیخ عبدالاخد کابلی رحمتہ اللہ علیہ کی صُحبت میں رہے،اور پھر حضرت مجدّد الف ثانی کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔لیکن ان حضرات کا یہ بیان محلِ نظر ہے۔

Marfat.com

وطن مالوف وغیرہ

حضرت شیخ محمد طاہر بندگیؒ کے خاندان ،قومیت وطن مالوف' جائے پیدائش اورسال پیدائش کے بارے میں تذکرے خاموش ہیں۔اوراگرایک دوتذکروں نے اس ضمن میں لکھاہےتوانہیں قابل اعتبارنہیں کہاجاسکتا۔کیونکہ زمان ومکان کے لحاظ سے یہ واقعات اُلجھ کررہ گئے ہیں۔ایک صاحب نے لکھاہے کہ آپ فارس کے رہنے والے تھے جہاں سے نقل مکانی کرکے لاہورآ گئے۔اوریہیں مستقل سکونت اختیارکرلی۔سیدمحمد لطیف نے لکھاہے کہ وہ لاہورکے باشندے تھےاورفصیل کے اندرمحلہ شیخ اسحٰق (یاموجودہ موتی بازاراورچونی منڈی) میں رہتے تھےانہی خیالات کااظہارنوراحمد چشتی نے کیاہے۔علامہ عبدالحئی کاکہناہے کہ آپ لاہورمیں پیداہوئے اوریہیں پرورش پائی۔قرآن پاک حفظ کیا۔اورعلمائے وقت سے مروجہ علوم حاصل کئے۔

ولادت ....حضرت شیخ طاہر بندگیؒ کاسال ولادت ان کے کسی تذکرہ میں نہیں ملتا۔لیکن قرین قیاس ہے کہ وہ ۹۸۴ھ میں پیداہوئے۔آپ کے والد ماجدایک متقی پرہیزگارعالم دین تھے۔آپ کے آباؤاجداد فارس سے آکرلاہورمیں آبادہوئے۔آپکی رہائش شہرمیں فصیل کے اندرمحلہ شیخ اسحاق موجودہ موتی بازارچونامنڈی میں تھی۔

تقریباًتمام تذکرہ نویسوں نے آپ کاوصال ۱۰۴۰ھ میں بعمر ۵۶ سال بیان کیاہے۔اس لئے آپ کی تاریخ پیدائش ۹۸۴ھ متعین ہوئی لیکن یہ بھی ظن وتخمین ہی ہے کیونکہ جس طرح آپ کی تاریخ وِصال بیشتر تذکروں میں غلط درج ہوگئی ہے۔اسی طرح عمرکااندازہ بھی غلط ہوسکتاہے۔مختلف تذکروں میں آپ کااسم گرامی بعض جگہ شیخ محمد طاہرآیاہے۔اوربعض مقام پرشیخ طاہربعض نے شاہ طاہربھی لکھاہے۔یہاں ایک لطیفہ

Marfat.com

درج کیا جاتا ہے ''مکاشفاتِ عینیہ'' (مجدّ دیہ) کراچی سے طبع ہوئی ہے۔اس میں حضرت مجدّ دالف ثانی رحمتہ اللہ علیہ کا وہ خلافت نامہ بھی شامل ہے جواُنہوں نے حضرت شیخ طاہر بندگی کو عطا فرمایا تھا ظاہر ہے یہ کتاب کسی مخطوطہ سے نقل کر کے طبع کرائی گئی ہے۔اس میں ناقل نسخہ نے الشیخ محمدن الطاہر کے نون قطنی کو ''بن'' سمجھ کر محمد بن طاہر لکھا دیا۔جو بعینہ طبع ہوگیا۔(یا ممکن ہے یہ کاتب کی ستم ظریفی ہو) اور یہ ناقل یا کاتب کا تو سہو ہوا لیکن محققین کے لئے تحقیق اور کم علموں کے لئے مزید جہالت کے دروازے کھول گیا۔بہر حال یہ مسلّم ہے کہ آپ کا نام شیخ محمد طاہر تھا۔کیونکہ خلافت نامہ اور آپ کے مکتوبات میں جو آپ نے پیرومُرشد کو لکھے، یہی نام آیا ہے۔آپ کو بندگی کا لقب حضرت شاہ کمال کیتھلیؒ نے عطا فرمایا سو اب تک شیخ محمد طاہر بندگی مشہور ہیں۔حضرت شیخ محمد طاہر بندگیؒ حضرت شاہ سکندر کیتھلیؒ کی خدمت میں حضرت مجدد الف ثانیؒ وساطت سے پہنچے تذکروں میں لکھا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت شاہ سکندر کیتھلیؒ سرہند تشریف لائے،اور حضرت مجدد الف ثانیؒ سے کوئی ایسا شخص جوزیور علم سے آراستہ ہو،ہمارے پاس بھیج دو تا کہ ہم قصیدۂ بُردہ کے الفاظ درست کرلیں۔حضرت مجدّ دالف ثانی نے حضرت شیخ محمد طاہر بندگی کو جو اپنے وقت کے ممتاز و بے نظیر صاحب علم وفضیلت تھے حضرت شاہ سکندر کیتھلیؒ کے ساتھ روانہ فرما دیا۔دونوں حضرات کیتھل پہنچے کئی روز گزر گئے۔مگر حضرت شاہ سکندر کیتھلیؒ نے اس بارہ میں گفتگو نہ فرمائی حضرت شیخ محمد طاہر بندگیؒ اکتا گئے۔ایک روز قصیدہ بُردہ اپنی قلم سے تحریر کر کے آپ کی خدمت میں پیش کر دیا۔حضرت شاہ سکندر کیتھلی قدس سرہٗ نے قصیدۂ بردہ دست مبارک سے لے کر پہلا شعر ہی قواعد صرف ونحو کیخلاف پڑھا۔حضرت شیخ محمد طاہر بندگیؒ نے درستی کرنا چاہی لیکن آپ نے جلال میں آکر فرمایا ''اے شیخ محمد طاہر! یہ شعر اسی طرح درست ہے جس طرح میں نے پڑھا ہے۔''اس جلالت مزاج کا حضرت شیخ

Marfat.com

محمد طاہر بندگی پر یہ اثر ہوا کہ وہ تین دن بے ہوش پڑے رہے اور جب آپ نے اپنا دست مبارک حضرت شیخ محمد طاہر بندگیؒ کے چہرے پر پھر آیا تو انہیں ہوش آیا۔ ہوش میں آنے کے بعد حضرت شیخ محمد طاہر بندگیؒ پریشان سے ہوگئے، اور بغیر اجازت سرہند کی راہ لی تین دن تک چلتے رہے لیکن اپنے آپ کو کیتھل کی حدود میں ہی پایا، چوتھے روز حضرت شاہ سکندر کیتھلی قدس سرہٗ نے آپ سے بصدالہام فرمایا ''اے طاہر، بددلی مکن قسمتِ تو وابستہ فتراک ما است وعنقریب خدائے تعالیٰ تو عنایت سازد۔'' اس پر حضرت شیخ محمد طاہر بندگی واپس آئے اور حاضر خدمت ہوئے۔ حضرت شاہ سکندر کیتھلی قدس اللہ سرہٗ نے آپ کو سلسلہ عالیہ قادریہ میں داخل فرما کر لاہور کی قطبیت کے فرمان سے نوازا۔ اور حضرت مجددّ الف ثانی کو ہدایت فرمائی کہ شیخ محمد طاہر بندگی کے حق میں خاص توجہ رکھیں...... حضرت شیخ محمد طاہر بندگیؒ کے قلب وروح پر حضرت شاہ سکندر کیتھلی قدس سرہٗ کی توجہات قادریہ کا اتنا اثر غالب ہو چکا تھا کہ ایک دفعہ حضرت سکندر کیتھلی قدس سرہٗ لاہور تشریف لائے اور حضرت شیخ محمد طاہر بندگی کے مکان پر پہنچے۔ اس وقت حضرت شیخ محمد طاہر بندگی بالائی منزل پر تھے۔ آپ نے حضرت شاہ سکندر کیتھلی قدس سرہٗ کو دیکھتے ہی بے اختیار بالائی منزل سے چھلانگ لگا کر قدمبوسی کرنے کا ارادہ کیا۔ حضرت سکندر کیتھلی قدس سرہٗ کو آپ کی قلبی حالت معلوم ہوگئی۔ اس لئے فوراً فرمایا:

''محمد طاہر، حوصلہ سے کام لو اور سیڑھی کے ذریعے نیچے آؤ۔''

☆☆☆☆

Marfat.com

مقامات شیخ طاہر بندگیؒ

آپ کے حالات باطنی بہت بُلند تھے ۔اور آپ علوم ظاہری میں یکتائے روزگار تھے۔زبردست عالم تھے۔صاحب احوال عالیہ ومناقب فاخرہ تھے حاوی علوم وحافظ قرآن تھے ۔علوم وانواع فنون مثلاً معقول ومنقول اورفروع واصول کی تحصیل کے بعد سلوک کی منزل کی طرف گامزن ہوئے اور حضرت شاہ سکندر کیتھلی قدس سرہٗ کی خدمت میں پہنچے ،راہ سلوک کی منزلیں طے کر کے یہاں تک کمال حاصل کیا کہ ولی کامل ہو گئے حضرت شاہ سکندر کیتھلی قدس سرہٗ نے خوش ہوکر قطبیت لاہور کی پیش گاہ آپ کوعطا فرمائی۔جب آپ کولاہور جانے کا حکم مِلا تو جُدائی کے خیال سے آپ بہت پریشان ہوئے ۔اس پر حضرت شاہ سکندر کیتھلی قدس اللہ سرہٗ نے فرمایا:’’ طاہر! قرب رُوحانی کی راہ میں بُعد مکانی حائل نہیں۔‘‘

آپ کی حضرت شاہ سکندر کیتھلی قدس اللہ سرہٗ سے عقیدت کا یہ حال تھا کہ آپ عام طور پر اُنکی خانقاہ میں حاضر رہ کر چلّہ کشی فرمایا کرتے تھے اور مرشد کے دربار کی حاضری کومقدم سمجھتے تھے ۔مرشد کی خانقاہ میں ہزار عقیدت سے جارُوب کشی کیا کرتے تھے اور پھر اپنے مُرشد سے آپ کی عقیدت اور مُحبّت اسقدر بڑھی کہ مرشد کو ایک پل کے لئے بھی آپکی جُدائی گوارا نہ تھی۔لاہور تشریف لے جانے کے بعد آپ کا معمول تھا کہ ہر سال اپنے درویشوں کی ہمراہی میں پیادہ پا حضرت شاہ سکندر کیتھلی قدس سرہٗ کی خدمت میں کیتھل شریف حاضر ہوتے حضرت شاہ سکندر کیتھلی قدس سرہٗ نے آپ سے فرمایا تھا کہ شیخ سرہندی کے توسّل سے تمہاری رسائی میری خانقاہ تک ہوتی ہے اس لئے اُن کے آداب کالحاظ رکھیں اور اُن کی صحبت میں رہا کریں۔‘‘ آپ نے اس قدر ریاضت ومجاہدہ کیا تھا کہ خشک

Marfat.com

ہو کر پوست اور استخواں رہ گئے تھے۔'' آپ زمرۂ مشائخین لاہور میں صاحب ریاضات شاقہ، مجاہدات شدیدہ اور صاحب کشف وکرامات والہامات وجذبہ قویہ تھے۔ علماً وصلحاً اور عوام لاہور میں آپ کو قبولیت تامہ حاصل تھی۔

فقر واستغنا

لاہور تشریف لانے کے بعد آپ محلہ شیخ اسحٰق (موجودہ چونی منڈی اور موتی بازار) میں سکونت پذیر ہوئے یہاں ہزاروں لوگ آپ کے مرید ہوئے اور آپ کے علم وفن اور روحانی بلندی کا چرچا عام ہوگیا۔ اس زمانہ میں خطۂ میانی کے رئیں حافظ جان محمد تھے حافظ صاحب آپ کو میانی صاحب میں لے آئے یہاں بھی وہی رونق اور وہی علمی ودینی شغل رہا۔ آپ کسی معاوضہ کے بغیر وعظ وتدریس کا کام کرتے تھے اور کسی سے ایک حبہ نہ لیتے تھے۔ فتوح ونیاز بکثرت آنے تھے لیکن آپ کا دستور تھا کہ نقد وجنس کسی شخص سے بطورِ نذرانہ قبول نہ کرتے۔ آپ لاہور میں افادۂ طلباً میں مشغول ہوگئے۔ مگر آپ پر خلوت وتنہائی کا غلبہ رہتا تھا۔ اس لئے حجرۂ خلوت میں مقیم ہوئے۔ اور آمدورفت خلق کو روک دیا تھا۔ خصوصاً امرأ اور دولتمندوں کو کسی حال میں آنے کی اجازت نہیں دیتے تھے اکثر اکابر امراء آپ کی ملاقات کے لئے حاضر ہوتے۔ مگر آپ نے اُن کو آنے کی اجازت نہ دیتے خلوت گزینی کی وجہ یہ تھی کہ آپ کے مُرشد حضرت شاہ سکندر کیتھلی قدس سرہٗ نے آپ کو یہ ہدایت فرمائی تھی کہ بادشاہوں کے دربار سے ہمیشہ پرہیز کیا جائے۔ چنانچہ اس ہدایت کی تعمیل میں آپ نے ہمیشہ بادشاہوں کے دربار سے پرہیز کیا۔ اور سُنت رُسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی آپ کا واحد نصب العین رہا۔ ایک مرتبہ حاکمِ لاہور نے بہت کوشش کی کہ آپ اس کے دربار میں تشریف لے جائیں۔ مگر آپ نے انکار کر دیا اور تشریف نہ لے گئے

Marfat.com

کتب احادیث وتفسیر اپنے ہاتھ سے لکھتے اور حواشی سے مزّین کر کے فروخت کرتے اور جو آمدنی اس محنت شاقہ سے حاصل ہوتی۔ اس سے اپنی روزی چلاتے رات بھر خدام کی تلقین اور عبادت الٰہی میں گزارتے چنانچہ آپ کی توجہ سے ہزاروں افراد مقامات بُلند تک پہنچے۔ آپ بہت زیادہ متواضع اور منکسر المزاج تھے اور خاکساری اور بے مقداری کے مزاج کے اعتبار سے سالکوں میں آپ کے برابر کوئی نظر نہیں آتا۔ اکثر اوقات درویشوں سے عرض کرتے کہ جاروب کش کو منع کردو اور بیت الخلاؤں کی صفائی و پاکیزگی میرے لئے چھوڑ دو۔''

زبدۃ المقامات آپ کی زندگی میں لکھی گئی زبدۃ المقامات کے مصنف نے لکھا ہے کہ:

''لاہور کے شہر میں شیخ آج تک طلبا کو علوم دینی و دنیوی سکھانے میں مصروف اور سالکین کو راہ یقین پر چلانے میں مشغول ہیں اور شریعت کی پابندی ترکِ تعلقاتِ دنیوی منکسر المزاجی، فقر و غنا قناعت اور مسکنت میں وحید العصر ہیں۔ اہل دنیا میں سے کسی سے بھی راہ و رسم پیدا نہیں کی۔ نذر و نیاز اور فتوح قبول نہیں فرماتے اور کسبِ حلال سے رزق حاصل فرماتے ہیں انہوں نے ہر ایک چیز سے قطع تعلّق کر لیا ہے اور گوشہ نشین ہو گئے ہیں۔ ان ایام میں بہت سے علما لاہور درس دیا کرتے تھے۔ تاریخوں میں ان کے نام تو محفوظ ہیں۔ مگر حالات معلوم نہیں ہو سکے ان علمائیں میں قاضی صدر الدین لاہوری بڑے فاضل و متقی تھے۔ عقلی و نقلی علوم میں بڑے متبحر تھے۔ درس و تدریس کے علاوہ کئی برس تک لاہور کے قاضی بھی رہے جب اکبر نے دین الٰہی کی بنیاد رکھی تو اُنہوں نے اسکی ڈٹ کر مخالفت کی اور قید و بند کی سختیاں بھی برداشت کی طبقاتِ حسامیہ منقول ہے کہ قاضی صاحب پر حضرت غوث اعظم '' کی محبت غالب تھی آپ روزانہ حضرت غوث پاک کی روح مبارک کو ایصال ثواب پہنچایا کرتے تھے۔ ایک روز حضرت غوث الاعظم نے خواب میں

Marfat.com

دیکھا انہوں نے فرمایا۔

''صدرالدین! شیخ محمد طاہر کے مرشد اور ہمارے فرزند شاہ سکندرؒ کے پاس جاؤ ان کی زبان ہماری زبان ہے قاضی صدرالدین کے علاوہ ملا ابوالفتح لاہوری، ملا عبدالرحمان لاہوری کوٹلی پیر عبدالرحمانؒ، امام الدین لاہوری، ملا منور، ملا محمد ہادی، اور ملا صدرالدین جالندھری اپنے تمام معاصرین میں ممتاز تھے۔ یہ سب گرانقدر علما حضرت شاہ سکندر محبوب الٰہیؒ کے دامن ارادت سے وابستہ تھے اور حضرت شیخ طاہر بندگیؒ کا بہت احترام کرتے تھے۔ حضرت مجدد الف ثانی نے بھی آپ کو ''العالم العامل الفاضل الکامل الشیخ محمد طاہر'' کے الفاظ سے یاد فرمایا ہے آپ کے اخلاق بہت پسندیدہ تھے۔ بے تعینی اور مسکنت اور فنا و نیستی آپ پر غالب رہتے تھے۔ آپ کی گفتگو اکثر خوش مزاجی کی ہوتی تھی آپ کے علم و فضل کے پیشِ نظر ہی حضرت مجدد الف ثانیؒ نے آپ کو اپنے صاحبزادوں حضرت خواجہ محمد سعید اور حضرت خواجہ محمد معصوم رحمہم اللہ تعالیٰ) کی تعلیم کے لئے مقرر فرمایا تھا۔ آپ ان صاحبزادوں کی تعلیم و تدریس میں نہایت کوشش و سعی بلیغ فرماتے تھے۔ چنانچہ صاحبزادے فرمایا کرتے کہ: حضرت شیخ کے حقوق ہمارے اُوپر اسقدر ہیں کہ ہم کسی طرح بھی ان کے شکریئے سے عہدہ برآ نہیں ہو سکتے۔ اللہ اُن کو جزائے خیر دے'' ایک روز حضرت مجدد الف ثانی نے یہ بھی فرمایا: ''میں چاہتا ہوں کہ محمد یحییٰ کو شیخ طاہر کے سپرد کر دوں تا کہ وہ بھی اپنے بھائیوں کی طرح اُنکے یمن و برکات سے عالم باعمل ہو جائے لیکن اب شیخ طاہر کا وہ دماغ کہاں رہا یعنی اب علوم ظاہری کی جگہ دردلشی نے لے لی ہے آپ کے ہاتھ کا لکھا ہوا شرح قصیدہ غوثیہ کا ایک نسخہ ایران میں کتب خانہ مجلس شوریٰ ملی تہران میں رکھا ہوا ہے۔ قصیدہ غوثیہ کی شرح فارسی زبان میں بڑی عمدہ لکھی گئی ہے۔

☆☆☆☆

Marfat.com

بلیۂ عظیم کی حقیقت

ابھی آپ حضرت مجدّد الف ثانی ؒ کے صاجزادوں کے اُستاد تھے کہ بحکمت حضرت حق سُبحانہ تعالیٰ بلیۂ عظیم رُونما ہوا۔ مجملاً اس کا بیان اسطرح ہے کہ ایک روز حضرت مجدد الف ثانی حلقہ ذکر سے اُٹھ کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ میں نے اس حلقہ میں دیکھا کہ ایک دوست کی پیشانی پر لفظ شقی لکھا ہوا ہے۔ یہ سنتے ہوئے تمام دوستوں پر ہیبت عظیم طارق ہوگئی اور ہر ایک شخص لرزنے لگا لیکن یہ دوست شیخ محمد طاہر تھے۔ چنانچہ اس کے بعد آپ سے عجیب عجیب لغزشیں ظہور میں آئیں۔ بعد ازاں حضرت مجدد الف ثانی نے آپ کے حق میں دعا فرمائی اور حق سُبحانہ وتعالےٰ نے اپنے فضل وکرم سے حضرت مجدّد الف ثانی ؒ کی دُعا قبول فرمائی چنانچہ حضرت مجدّد الف ثانی ؒ نے لکھا ہے کہ: وھو علیٰ ھذه الاحوال ظھرلی انہٗ یبتلی بابتلاء عظیم حتیٰ یخرج من الصراط المستقیم الی سبل متفرقه ویمیل من مذھب اھل الحق الی مذھب باللہ۔

اور حضرت مجدّد الف ثانی ؒ نے اپنے ایک مکتوب میں بھی اس واقعہ کیطرف اشارہ فرمایا ہے لکھتے ہیں۔ ''ایک دن ایک بلیہ کے دفع کرنے کے درپے ہوا جو کسی دوست کے حق میں مقرر ہو چکی تھی۔ اس وقت بڑی التجا، عاجزی اور نیاز وخشوع کی معلوم ہوا کہ لوحِ محفوظ میں اس امر کی قضا کسی امر سے متعلق اور کسی شرط پر مشروط نہیں ہے۔ اس بات سے بڑی مایوسی اور نا اُمیدی ہوئی اور سیّد محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ کی بات یاد آئی (یعنی قضائے مبرم میں کسی شخص کو تصرف حاصل نہیں مگر مجھے) چنانچہ دوبارہ پھر ملتجی ومتصرف ہوا اور بڑی عجز ونیاز سے متوجہ ہوا۔ تب محض فضل وکرم سے اس فقیر پر ظاہر کیا گیا کہ قضائے معلق دوطرح پر ہے۔ ایک وہ کہ جس کا معلق ہونا لوحِ محفوظ پر ظاہر ہوا ہے۔ اور فرشتوں کو

Marfat.com

اس پر اطلاع دے دی ہے اور دوسری وہ قضا کہ جس کا معلّق ہونا صاف خُدائے تعالیٰ ہی کے پاس ہے اور لوح محفوظ میں قضائے مبرم کی صورت رکھتی ہے نہ کہ اس قضا پر جو حقیقت میں مبرم ہے کیونکہ اس میں تصرف وتبدیلی عقلی و شرعی طور پر محال ہے جیسا کہ یہ بات پوشیدہ نہیں ہے۔ اور حق یہ ہے کہ جب کسی کو اس قضا کی حقیقت پر اطلاع نہیں ہے تو پھر اس میں تصرف کیسے کر سکتے۔ اور اس آفت دملیت کو جو اس دوست پر پڑی تھی۔ دُوسری قسم میں پایا اور معلوم ہوا کہ حق تعالےٰ نے اس بلیّہ کو دفع فرما دیا ہے۔"

زُہد و تقویٰ

یہ ابتلا کیا تھی؟ اللہ اور رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بہتر جانتے ہیں۔ لیکن اس سلسلے میں جو گُل افشانیاں بعض تذکرہ نویسوں نے کی ہیں اور اس واقعہ کی جیسی تعبیر کی ہے اس تفصیل کو پڑھ کر افسوس ہوتا ہے، ان تذکرہ نویسوں نے بڑے مزے لے لے کر سرہند کی ایک۔ "کھترانی ماہ پیشانی" کے ساتھ آپ کے عشق کی داستانیں منسوب کردی ہیں۔ اور یہاں تک لکھا ہے کہ آپ نے اسلام ترک کر کے زنار پہننا شروع کر دی تھی اور پھر حضرت مجدّد الف ثانی کی دُعا سے عشق مجازی کو خیر باد کہہ کر دوبارہ مسلمان ہوئے ہمیں اس حکایت کو تسلیم کرنے میں تامّل ہی نہیں انکار ہے۔ ایک عام مسلمان سے بھی ایسی بلندی ایسی پستی کی توقع نہیں کی جا سکتی کجا ایک عالم فاضل اور پابند شرع بزرگ! جس کی تمام تر توجہ اللہ جل شانہ' کی طرف مرکوز ہے۔ اور جس نے اس دنیا سے ہر قسم کا ناطہ توڑ لیا ہے۔ نہیں کہا جا سکتا کہ ایسا شخص یک دم عشق مجازی میں مبتلا ہو جائے گا۔ دوسرے ابتلا کے اس واقعہ کا سب سے پہلے ذکر زبدۃ المقامات میں آیا ہے۔ جسے حضرت مجدد الف ثانی کی قدیم ترین سوانح عمری ہونے کا شرف حاصل ہے۔ پھر حضرت مجدد الف ثانی

Marfat.com

" کا ایک مکتوب بھی اس واقعہ کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ اگر کوئی واقعہ عشق مجازی کا ہوتا تو اس کتاب مذکور میں یہ لکھا جا سکتا ہے کہ حضرت مجددّ الف ثانی " نے ایک دفعہ اپنی مجلس سے حضرت شیخ محمد طاہر بندگی لاہوری اور حضرت نور محمد پٹنی کو اس بنا پر نکال دیا تھا کہ اُن کے دلوں میں حضرت مجدد الف ثانی کی علمیت کے بارے میں شکوک وشبہات پیدا ہو گئے تھے تو کوئی وجہ نہیں تھی کہ اس کا مؤلف اِس واقعہ عشق مجازی کو بھی بیان نہ کرتا۔ تیسرے' یہ واقعہ اس لئے بھی نا قابلِ قبول ہے کہ حضرت شیخ محمدّ طاہر بندگی کے اس فعل سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ جن بزرگوں نے آپ کی رُوحانی تربیت کی اُن کی تعلیم میں کوئی ایسی بنیادی خامی رہی ہوگی جو اُن کے مُریدوں اور خلفا میں اس قسم کی بے راہ روی کے رجحان پیدا کر دے۔ اور یہ بات ثابت ہے کہ وہ بزرگ کسی بھی ایسی خامی سے قطعاً مُبّرا ہیں جو تھے جن لوگوں کی تربیت ہی ایک خاص مقصد یعنی اشاعت اسلام' تبلیغ دین اور استیلائے باطل کے لئے ہو رہی ہو تو اُن سے اس قسم کے فعل کی توقع عبث ہے۔ پانچویں آپ کے زہد و عبادت اور تقویٰ و پرہیزگاری کی وجہ سے تو شیطان بھی بھاگتا ہے۔ چنانچہ اس نے حضرت مجدد الف ثانی " کے سامنے اقرار کیا کہ حضرت شیخ محمد طاہر لاہوری پر میرا اختیار نہیں چلتا۔ ایسے عالم میں آپ کس طرح عشق مجازی کا ارتکاب کر سکتے ہیں چھٹے زبدۃ المقامات سے لے کر در المعارف تک سب کتابوں میں اس "ابتلائے عظیم" کا تذکرہ موجود ہے لیکن کسی کتاب میں بھی حضرت شیخ محمد طاہر بندگی کے بارے میں یہ نہیں لکھا کہ حضرت مجدد الف ثانی " نے کہا تھا میں نے اپنے ایک دوست کی پیشانی پر لفظ "ھُوَ الکافر" لکھا ہوا دیکھا ہے بلکہ ان کتابوں میں لفظ "شقی" استعمال ہوا ہے اور کافر اور شقی کے الفاظ کا فرق معلوم! مزید ان کتابوں میں "کسی کھترانی ماہ پیشانی" کا تذکرہ قطعاً نہیں تحقیقات چشتی اور خزینۃ الاصفیا میں پہلی مرتبہ اس داستان کو طرازِ عنوان بنایا گیا ہے۔ یہ کتابیں مذکورہ

Marfat.com

بالا کتابوں سے بہت دیر بعد لکھی گئیں ۔اگر ان تک پہنچتے پہنچتے لفظ شقی کی شکل ''ہوالکافر'' میں تبدیل ہوگئی ہو تو کوئی تعجب نہیں۔ حضرت شیخ محمد طاہر لاہوری کے زہد و تقویٰ اور خشیت الٰہی کا یہ عالم تھا کہ ایک روز حضرت مجدد الف ثانیؒ نے آپ کو امامت کے لئے فرمایا، تو آپ کا رنگ اُڑ گیا جسم کانپنے لگا اور اگرچہ حافظ قرآن اور بڑے عالم تھے لیکن خشیت الٰہی کے سبب الفاظ بار بار آپ کے حلق میں اٹکتے تھے۔ ایک مرتبہ حضرت مجدد الف ثانیؒ لاہور تشریف لائے تو آپ کے حجرے کے قریب سے سوار ہو کر گزرے آپ کو پتہ چلا تو آپ حجرے سے باہر تشریف لائے کہ سعادتِ دیدار سے مشرف ہوں ۔حضرت مجدد الف ثانی نے مُسکرا کر آپ کے حجرے کی طرف اشارہ کیا اور یہ مصرع پڑھا:

آنجا مگر نسیم رسد یا صبا وزد

اور آپ کو رخصت فرمادیا۔ اور آپ کے چلے جانے کے بعد کافی دیر تک آپؒ کی تعریف میں رطب اللسان رہے۔ ایک روز غلبۂ حال میں حضرت شیخ محمد طاہر بندگی لاہوری کی زبان سے نکل گیا کہ اگر خود حضرت بھی چاہیں تو میری نسبت سلب نہیں کر سکتے کیونکہ میں فانی ہو چکا ہوں اور اتفاق صوفیاً ہے کہ ''الفانی لایرد'' (فانی کو لوٹایا نہیں جاتا) کسی شخص نے یہ بات حضرت مجدد الف ثانی کی خدمت میں عرض کی۔ انہیں جلال آ گیا اور آپ کے احوال سلب کر لئے۔ آپ بصد اضطراب ماہی بے آب کی طرح تڑپنے لگے اور بہت سے بزرگوں کو وسیلہ کر کے عفو تقصیر کے خواہاں ہوئے چنانچہ آپکو معاف کر دیا گیا۔ آپ کو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خلعت خاص عنایت فرمایا تھا۔ حضرت مجدد الف ثانیؒ کے نام ایک مکتوب میں اس امر کیطرف اشارہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

Marfat.com

''نیز در حلقہ ذکر و نماز تراویح حضرت رسالت بچندیں ہزار صحابہ و مشائخ علیہ علیہم السلام والتحیہ آمدہ مدتی می نشستند و نوازشہا می نمودند۔ در عشرہ اعتکاف خلعت خاص عنایت فرمودند۔

آپ پر ایک مرتبہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کا غلبہ ہوا اور کمال بے قراری ہوئی۔ آپ نے درگاہ حق سبحانہ میں گریہ و زاری کی۔ اتفاقاً اس وقت اپنے آپ کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں پایا اور ارشاد ہوا کہ اپنی رسالت سے تم کو میں نے سرفراز کیا۔ اپنے پیر و مرشد کو ایک مکتوب میں لکھتے ہیں:

''بعض دفعہ ایسی چیزیں رُونما ہوتی ہیں جن کے اظہار سے شرم آتی ہے۔ مجھے غلبہ احوال کے دوران میں بتایا جاتا ہے، کہ جس نے تجھے دیکھا اُسے آتش دوزخ سے آزاد کر دیا گیا اور ایک اور دفعہ مجھے بتایا گیا کہ جس نے تجھ سے بیعت کی اُسے بخش دیا گیا۔''

کشف و کرامات

آپ صاحب کشف و کرامات تھے۔ آپ کے کشف و کرامات کا چرچا دُور دُور پھیل گیا تھا۔ ہزاروں پیاسے دل آپ کے جام سے سیراب ہوئے اور ہزاروں گمراہ آپ کی ہدایت سے راہِ راست پر آئے۔ اور اس طرح بیشمار مخلوق کو ہدایت و کرامت سے مُنوّر فرمایا۔ آپ نے ایک بار فرمایا کہ میں نے خُدا سے اجازت لے لی ہے کہ جو شخص بھی میرے مزار کے اردگرد دفن ہونے کی سعادت حاصل کریگا اس کے تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے اور وہ جنت میں داخل ہوگا۔ وہ چبوترہ مزار جس پر آپ کی قبر ہے۔ گرمی میں کبھی گرم نہیں ہوتا۔ خواہ کیسی ہی دُھوپ کیوں نہ پڑے۔ یہ چبوترہ سرد ہی رہتا ہے ایک بار آپ نماز پڑھنے کے لئے مسجد میں داخل ہوئے تو ایک شخص کو سوتے ہوئے پایا۔ آپ نے اُسے

Marfat.com

جگایا اور فرمایا فقیروں کو کسی سے لڑنا نہیں چاہئے۔ فقیر شرمندہ ہوا اور اقرار کیا کہ وہ خواب میں کسی سے لڑ رہا تھا۔ ایک مرتبہ آپ حضرت شاہ سکندر کیتھلی قدس اللہ سرہ' کے عرس کے سلسلے میں کیتھل شریف میں حاضر ہوئے آپ کے پیر بھائی اور دُوسرے مشائخ بھی جمع تھے کہ کلمہ طیبہ کا ذکر آیا۔ آپ نے جذبہ میں آ کر فرمایا کہ جس نے اس کلمہ کو دل و جان سے پڑھا ہے وہ اگر لفظ ''لا'' کسی ذی روح کے کان میں کہے وہ مر جائے اور اِلا اللـــه کہے تو پھر زندہ ہو جائے۔ یہ کہہ کر کھڑے ہو گئے۔ نزدیک ہی ایک گائے بندھی ہوئی تھی اس کے کان میں جا کر ''لا'' کہا تو وہ اسی وقت مر گئی اِلا اللہ کہا تو زندہ ہو گئی اور چرنے لگی۔

ایک درویش آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک کتاب بھی تھی۔ آپ نے پوچھا یہ کون سی کتاب ہے۔ اس نے کہا یہ میرے پیر کا دِیوان ہے میں اسے ہمیشہ پڑھا کرتا ہوں۔ وہ درویش کچھ مُدت آپ کی خدمت میں رہا ایک روز اُس نے عرض کی کہ ''اے شیخ مجھے کچھ عنایت کرو۔ آپ نے فرمایا: '' مانگ کیا مانگتا ہے؟'' اس نے کہا میرے پیر کو سولی چڑھایا گیا تھا۔ آپ دعا کیجئے کہ مجھے بھی سولی چڑھایا جائے تا کہ پیر کامل کی متابعت مجھے نصیب ہو۔'' آپ نے فرمایا۔ اے عزیز تُو نے کیا مانگا'' اس نے عرض کیا کہ: آپ توجہ فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ایسا ہی کرے۔'' تب آپ نے فرمایا کہ: اچھا اللہ تعالیٰ تیری خواہش پوری فرمائیں گے۔'' اس کے بعد وہ درویش دکن کی طرف روانہ ہو گیا۔ آپ کئی مرتبہ اس درویش کو یاد فرماتے اور کہتے کہ ''وہ مسافر اہل معنی میں سے ہے۔'' کچھ عرصے کے بعد آپ دکن کی طرف گئے تو جس جگہ آپ تشریف لے جاتے وہاں کے لوگوں سے دریافت فرماتے کہ آیا اس وضع و شکل کا کوئی درویش ادھر آیا ہے۔ لیکن کوئی پتہ نہ لگ سکا آخر کار ایک جگہ پہنچے۔ وہاں سے معلوم ہوا کہ اس شکل کا ایک درویش آیا تھا۔ ڈاکوؤں نے ایک گاؤں کو لوٹا۔ بعد میں وہ سب گرفتار ہو گئے انہی ڈاکوؤں میں وہ

Marfat.com

بھی شامل تھا۔ حاکم نے حکم دیا۔ ان سب کو سُولی دے دو وہ درویش اُٹھا۔ سولی کی طرف دوڑا۔ اور کہا پہلے مجھے سُولی دو۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ وہ بڑی خوشی سے سُولی چڑھا۔ اس کے بعد ڈاکوؤں نے کہا، یہ ہم میں شامل نہیں تھا۔ یہ تو کوئی دَرویش مسجد میں بیٹھا ہوا عبادت کر رہا تھا۔ جب ہم پکڑے جانے کے خوف سے مسجد میں آ کر چھپے تو پیچھے سے لوگوں نے آ کر اس کو بھی پکڑ لیا۔ یہ حال سُن کر حاکم نے بہت افسوس کیا اور اُنہیں سُولی سے اُتار کر بڑی عزت و تکریم سے دفن کیا۔

وصال

آپ کی تاریخ وصال میں اختلاف ہے بعض تذکرہ نویسوں نے ۵ محرم الحرام ۱۰۴۰ھ لکھی ہے۔ بعض نے ۸ محرم الحرام ۱۰۴۰ھ بعض نے ۲۰ محرم الحرام ۱۰۴۰ھ بعض نے لکھی ہے۔ بعض نے ۸ محرم الحرام ۱۰۵۶ھ۔ اور بعض نے ۸ محرم الحرام ۱۰۴۰ھ۔ آپ کے مزار مُبارک پر جو کتبہ موجود ہے۔ اس پر بھی ۸ محرم الحرام ۱۰۴۰ھ بروز پنج شنبہ کندہ ہے حقیقت یہ ہے کہ آپ کا وِصال چھپن سال کی عمر میں پنجشنبہ کے دن ۲۰ محرم الحرام ۱۰۴۰ھ (جمعرات ۲۹ اگست ۱۶۳۰ء) کو بوقت چاشت ہوا مفتی غلام سرور نے ''غم'' اور ''ہادی عظیم'' مادہ ہائے تاریخ کہے ہیں۔ ''روشن آفتاب' سے بھی سال وصال برآمد ہوتا ہے آپ اپنے مدرسے کے ایک گوشے میں دفن ہوئے۔ یہ مدرسہ آپ نے خلقِ خدا کی رہنمائی اور تعلیم کے لئے قائم کیا تھا۔ تا حیات اسی مدرسے میں درس دیتے رہتے آپ کے وصال بعد آپ کے خلیفہ مولانا ابو محمد قادری نے اس مسند علم کو رونق بخشی۔ آہستہ آہستہ اس مدرسے کے آس پاس ایک محلّہ آباد ہو گیا جو محلّہ ''میانی'' کے نام سے پکارا جاتا ہے پنجاب میں لفظ ''میاں'' پڑھے لکھے اور فاضل آدمی کے لئے مخصوص ہے۔ ......اور

Marfat.com

چونکہ اس محلے میں لاہور کے بڑے بڑے فاضل اور عالم لوگ رہتے تھے۔اس لئے یہ محلّہ ''میانی صاحب کے نام سے پُکارا جانے لگا۔اس مدرسے کے ساتھ ایک زبردست کتب خانہ بھی تھا۔جو سلطنت مغلیہ کے زوال تک قائم رہا۔سکھوں نے اس محلّہ کو لُوٹتے وقت اس بیش بہا کتب خانے کو بھی آگ بھی لگادی۔اسطرح ہزارہا نادرونایاب کتابیں جل کر راکھ ہوگئیں۔سکھوں کے ایام حکومت میں یہ محلّہ اور مدرسہ اُجڑ گیا اور آبادی معدوم ہوگئی۔اس مدرسے کی عمارت ۱۸۸۴ھ تک کسی قدر موجود تھی۔محلّہ کی ویرانی کے بعد لوگوں نے اس کو قبرستان بنالیا، جو آج تک بطورِ قبرستان ہی چلا آتا ہے۔غالبًا اس سے بڑا قبرستان اور کہیں نہیں ملے گا۔اس قبرستان کی تفصیلات تحقیقاتِ چشتی میں بڑی وضاحت سے دی گئی ہیں.......... ہماری یہ مختصر کتاب ان تفصیلات کی متحمل نہیں ہوسکتی۔اور نہ ہی وہ تفصیلات موجودہ زمانے میں کارآمد ہیں۔البتہ تحقیقاتِ چشتی سے بعض معلومات حضرت شیخ طاہر بندگی لاہوری کے بارے میں ملتی ہیں۔یعنی یہ کہ اس قبرستان کے وسط میں آپ کا مزار ہے۔اس مزار کے اِردگرد چاردیواری تھی جو اَب گر چکی ہے مزار ایک بُلند پختہ چبوترے پرواقع ہے اس کے مشرق کی طرف مولانا ابومحمدؒ اور سید خیر شاہ جو کسی زمانے میں اس مدرسے کے مہتمم اور آپ کے سجادہ نشین بھی تھے، کی قبریں ہیں۔مغرب کی جانب ایک مسجد ہے۔آپ کا مزار میانی صاحب کے طویل وعریض شہرِ خموشاں کیلئے باعث برکات ہے اور آپ کے احاطہ مزار بلکہ آپ کے قرب وجوار میں دفن ہونا باعث برکت سمجھا جاتا ہے۔آپ کا مزار سب سے پہلے حضرت ابومحمد قادری نے تعمیر کرایا۔سواسو سال پیشتر شاہزادہ غلام محمد ایوب شاہی نے چبوترہ نبوایا۔اور ۱۸۹۹ء سمت بکرمی میں راجہ دھیان سنگھ کے ایک ملازم فقیر فضل دین نے چاردیواری بنوادی۔

☆☆☆☆

Marfat.com

ازواج واولاد

آپ نے اپنی عمر کا بیشتر حصہ حالت تجرد میں گزرا۔ مگر آخری عمر میں اَدائے سنت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خیال سے نکاح کرلیا تھا۔ آپکی دو بیبیاں تھیں۔ ایک ماہ خانم دختر مرزا امان اللہ اور دوسری عصمت النسا دختر سیّد عبداللہ اولاد کسی سے نہیں۔ دونوں بیبیوں کی قبریں آپکی پائنتی کی طرف شرق وغرب رویہ موجود ہیں آجکل آپ کے مزار شریف کا انظام وانصرام سیّد بشیر حسین گیلانی، طاہری القادری کرتے ہیں۔

شیخ طاہر بندگیؒ اور سلسلہ قادریہ

شیخ طاہر بندگیؒ سلسلۂ قادریہ کے جلیل القدر مشائخ اور حضرت شاہ سکندرؒ کے عظم المرتبت خلفا میں شمار ہوتے ہیں۔ اور حدیقتہ الاولیا میں لکھا ہے کہ سلسلہ قادریہ میں یہ بزرگ اپنے عہد کے قطبِ وقت تھے۔ کوئی سائل دین ودنیا کا جواُن کے دروازے پر آیا خالی نہ گیا۔ لیکن اس کے باوجود اکثر تذکرہ نویسوں نے آپ کو سلسلہ نقشبندیہ کے مشائخ میں بھی شمار کیا ہے۔ کیونکہ ان کا کہنا ہے۔ کہ آپ نے حضرت شاہ سکندر کیتھلی قدس اللہ سرہٗ کے علاوہ حضرت مجدد الف ثانی سے بھی اجازت حاصل کی اور دونوں طرف سے صاحبِ ارشاد ہوئے لیکن ہم نے جب اس سلسلے میں اپنے دائرہ تحقیق کو قدرے وسعت دی تو ہمیں معلوم ہوا کہ آپ پر نسبتِ قادریہ قوی تھی۔ آپ پر دیگر سلاسل کی نسبت سلسلہ قادریہ کا اثر بہت زیادہ تھا۔ مفتی غلام سرور نے خزینتہ الاصفیا میں روضتہ اسلام کے حوالے سے لکھا ہے کہ تمام سلاسل کی نسبت قادریہ سلسلے کا اثر شیخ طاہر بندگی پر اس قدر تھا کہ اپنے زمانے کے قادریہ مشائخ میں سرفراز وممتاز تھے اور بزرگانِ زمانہ آپ کے غاشیہ بندگی کو اپنی گردنوں پر رکھتے تھے۔ اس بیان کی تائید اس وقت بھی ہوجاتی ہے۔ جب ہم حضرت شیخ محمد طاہر بندگی کے

Marfat.com

خلفا پر ایک نظر ڈالتے ہیں۔ تو کوئی ایسی مثال نہیں ملتی کہ ان حضرات میں سے کسی نے قادریہ سلسلے کے علاوہ آپ سے کسی دوسرے سلسلے میں خرقۂ خلافت حاصل کیا ہو۔ گویا نسبت قادریہ کے قوی ہونے کی وجہ سے نسبت نقش بندیہ نسبتاً کمزور ہوگئی تھی اگرچہ مفتی غلام سرور نے حضرت شیخ محمد طاہر بندگی کے خلفا میں حضرت شیخ ابو محمد کو قادری و نقش بندی لکھا ہے لیکن اس کے لئے کوئی ثبوت نہیں دیا۔ شیخ موصوف سے بعد میں طاہریہ فاضلیہ کی جو شاخ چلی اس کے درویش اپنے شجروں میں حضرت مشائخ مجددیہ کا ذکر نہیں کرتے اور حضرت شیخ محمد طاہر بندگی کی محض ایک بیعت یعنی حضرت شاہ سکندر کیتھلی قدس اللہ سرہٗ سے ارادت ہی کو مستحکم جانتے ہیں۔ مولوی نور احمد نے تو حضرت ابو محمد کی نسبت قادریہ کے علاوہ کسی دوسری نسبت کا ذکر نہیں کیا اور لکھا ہے۔ ''ابو محمد صاحب لاہوری سلسلہ عالیہ قادریہ میں خادم ان (حضرت شیخ محمد طاہر بندگی) کے تھے۔'' ایک دوسری جگہ ''حضرت ابو محمد قادری لاہوری'' لکھا ہے۔ حضرت شیخ محمد بندگی کے دوسرے خلیفہ حضرت شیخ ابو القاسم ہیں۔ جنہیں مفتی غلام سرور نے صرف نقشبندی بتایا ہے۔ قرآئن کے اعتبار سے مفتی غلام سرور کا یہ بیان بھی محل نظر ہے۔ ہمیں حضرت سیّد مقبول محی الدین گیلانی سجادہ نشین دربار عالیہ قادریہ کمالیہ سکندریہ ڈیرہ غازی خان نے ایسی شاخ کا سلسلہ طریقت بھیجا ہے۔ جس کا تعلق حضرت شیخ ابو القاسم سے ہے۔ اس سے بھی مفتی غلام سرور کے بیان کی نفی ہوتی ہے۔ تیسرے خلیفہ حضرت شیخ آدم بنوری کے بارے میں تو تمام تذکرہ نویس متفق ہیں۔ کہ جب حضرت شیخ محمد طاہر بندگی کی شہرت اُن کے گوشِ حق نیوش میں پڑی تو وہ ترک مشیخت کر کے پا پیادہ بنور سے لاہور تشریف لائے حضرت شیخ محمد طاہر بندگی سے نسبت قادریہ میں فیض حاصل کیا۔ اور منصب ارشاد پر فائز ہوئے۔ حضرت شیخ محمد طاہر بندگی کیساتھ حضرت شیخ آدم بنوری کی ارادت سے یہ استنتاج مشکل نہیں کہ صرف حضرت شیخ

Marfat.com

محمد طاہر بندگی کی شہرت ہی اس رشتہ ارادت واستنباط کا باعث نہیں بنی۔ بلکہ حضرت شیخ آدم بنوری نے اپنی نسبت میں تشنگی محسوس کی اوراس کی تکمیل کے لئے (اوروہ بھی قادریہ میں) حضرت شیخ محمد طاہر بندگی کو منتخب کیا۔ حالانکہ وہ اس سے قبل حضرت شیخ خضر روغانی ؒ اورحضرت مجدد الف ثانی سے فیض یاب ہوچکے تھے۔لیکن جس جذبہ نے کھینچ کرانہیں حضرت شیخ محمد طاہر بندگی کے سامنے لا کھڑا کیا وہ کچھ اور ہی تھا۔حضرت شیخ آدم بنوری سے قادریہ سلسلے کی جوشاخیں چلیں اُن میں سے ایک اسوقت سیّداں والی ضلع سیالکوٹ میں موجود ہے۔حضرت شیخ محمد طاہر بندگی کے ایک اورخلیفہ کے بارے میں پتہ چلتاہے کہ وہ بھی قادری تھے،یعنی حضرت میاں منجک قادری۔یہی کیفت دوسرے خلفا کی ہے۔حضرت شیخ محمد طاہر بندگیؒ لاہوری پرقادری بزرگوں کا سایہ عاطفت ہمیشہ رہااوروہ وقتاًفوقتاًاپنے فیوض وبرکات سے آپ کونوازتے رہے حضرت شاہ کمال کیتھلی قدس سرہٗ نے آپکو بندگی کے لقب سے نوازاجوآج تک مشہور ہے۔آپ اپنے ایک مکتوب میں لکھتے ہیں۔کہ ''ابھی قریب میں حضرت مخدوم سیّدعلی ہجویریؒ کی نسبت واقع ہوئی تھی اورایک مدت دَرازتک قائم رہی۔حضرت نے بہت الطاف وعنایات فرمائے اوراپنی تشریفات سے مشرف فرمایا۔حضرت کی نسبت شریف بہت بزرگ اورغالب الارشاد ہے۔

حضرت شیخ مُحمد طاہر بندگی پرغوث الثقلین حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی محبت واحترام کاجذبہ بہت زیادہ طاری تھاجس کااندازہ اس امرسے لگایاجاسکتاہے۔کہ آپ کوالہام ہوتاتھا کہ اے طاہر کہہ دے کہ

قدمی ھذہ علی رقبۃ جمیع اولیاء اللہ (یعنی میراقدم تمام اولیااللہ کی گردنوں پرہے۔) لیکن آپ فرطِ ادب سے ایسانہیں کرتے تھے۔بلکہ عرض فرماتے کہ اے ربّ یہ درجہ معلّی اوررتبہ عالی توحضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ ہی کوسزاوار ہے۔اور مجھے

Marfat.com

تو بس یہ کافی ہے۔ کہ میں اُن کا ایک کمترین مرید اور پیروکار ہوں۔'' حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے محبت والفت کے جذبے کو حضر شاہ سکندر کیتھلی قدس سرہ کی صحبت نے مزید چمکایا۔ حضرت شیخ محمد طاہر بندگی حضرت شاہ سکندر کیتھلی قدس سرہ کو اکثر مکتوبات لکھتے رہتے تھے جن سے آپ کے احوال ومقامات کا اندازہ بخوبی ہو جاتا ہے۔ ایک مکتوب میں رقمطراز ہیں:

کمترین محمد طاہر عرض کرتا ہے۔ کہ آپ نے حضرت خواجہ سے جو ارشاد فرمایا تھا وہ حضرت نے سرہند سے اپنے مکتوب میں تحریر فرمایا ہے۔ فقیر حسب ارشاد اس پر عمل پیرا ہے۔ نیز حضرت خواجہ نے تحریر فرمایا کہ ایک روز میں اپنے دوستوں کے حلقے میں بیٹھا تھا کہ یکا یک تمہاری طرف توجہ ہوگئی تو کیا دیکھتا ہوں کہ نائب مناب آن ذوالکمال حضرت شاہ سکندر کیتھلی نے ظلمات وکدورت رفع کرنے میں مدد فرمائی۔ یہاں تک کے تمہارا قلب منور ہوگیا اور جو کچھ آفتاب ہدایت میں ودیعت ہوا تھا جو بقدر استعداد اس میں منعکس پایا۔ اس نعمت عظمٰی کا شکر کس زبان سے ادا کروں کہ سبحانہ، التعالیٰ نے مجھ جیسے فقیر کو آپ کے دامن سے وابستہ فرمایا۔ اس طریقہ عالیہ قادریہ مین ایک قدم رکھنا دوسرے طریقوں میں سات قدم رکھنے کے برابر ہے۔ خدائے قدوس جناب کا سایہ ہم پر ہمیشہ قائم رکھے، آمین ایک دفعہ غوث ثقلین کی روحانیت اس فقیر پر ظاہر ہوئی ارشاد فرمایا:

اے طاہر کہہ دے قدمی ھٰذہ علی رقبتہ اولیاء اللہ میں نے بطور عجز و نیاز خدمت عالیہ میں عرض کی۔ یہ بلند رتبہ صرف آپ ہی کو زیب دیتا ہے۔ مجھے تو بس آپکے در کی غلامی ہی کافی ہے۔ آپ نے مسرور ہوکر بہت سے فیوض بطریق باطن عطا فرمائے۔

شفقت القلب ثم وردت فیہ .ھو اک فلیم فلقام القطور

بوسیلۂ جناب ہمیشہ تجلیات سے بہرہ مند ہوں اور ہر تجلی میں فنا وبقا حاصل ہوئی

Marfat.com

ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس تجلّی سے آگے اور کوئی نہیں۔ ذکر وفکر میں جناب رِسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مع صحابہ کرام ومشائخین عظام تشریف فرما ہوئے اور اپنی بے پناہ کریمانہ شفقت سے اس بے نوا کو نوازا۔ نیز حضرت خواجہ بزرگ' حضرت شاہ کمال باکمال اور حضرت فرید الدین گنج شکر قدس اللہ اسرار ہم' نے اپنی نسبتوں سے سَر فراز فرمایا۔''

صاحبِ تذکرہ آدمیہ شیخ آدم بنوریؒ آپ کا خط نقل کرتے ہیں۔ جو آپ نے کیتھل اور سرہند سے واپس لاہور آ کر حضرت مجدد صاحب ؒ کو تحریر کیا تھا۔ لکھتے ہیں۔ کہ جب میں کیتھل سے سرہند اور پھر لاہور آیا تو اپنے آپ سے کہتا تھا۔ اے نادان مقصود راد رکیتھل وسَرہند گزاشتہ کجامی روی اما از غیب ندا شد کہ راہی شود توقف ممکن آخر کشاں کشاں در لاہور آوردند و بگوشہ مسجدے حیراں و پریشاں نشستم۔''

ہمیں حضرت شیخ محمد طاہر بندگی کے نام حضرت شاہ سکندر کیتھلی قدس اللہ سرہٗ کا ایک مکتوب دستیاب ہوا ہے۔ جس کا ترجمہ یہاں درج کیا جاتا ہے۔ ''حمد وصلوات دُعاے بہبودی دارین کے بعد حامل اسرارِ سبحانی عارف ربّانی شیخ محمد طاہر' فقیر عبداللہ اسکندر ساکن کیتھل کی طرف سے مطالعہ فرمائیں'' محبت نامہ ملا۔ مضموں سے آگاہی ہوئی۔ اللہ تعالٰی کے کرم سے حال بخیر ہے۔ واضح ہو کہ یہ فقیر ماہ رجب ۱۴ تاریخ کو احمد آباد سے بخیریت گھر آ گیا ہے۔ اس سے پہلے اسرارِ الٰہی کے چند نکتے تحریر کئے تھے طالبان حق کو تعلیم دیتے رہا کریں تا کہ وہ شکوک وشبہات میں نہ پڑیں اِرشاد نبوی ہے۔ کہ عبادت کا راز ترک دُنیا ہے۔ اور دنیا سے محبت سراسر خطا ہے۔ پس اے عزیز جو شخص آخرت چاہتا ہے۔ اُسے دُنیا کو چھوڑ دنیا چاہیے اور جو باری تعالٰی کے قرب کا خواہشمند ہے۔ اسے آخرت کو بھی ترک کر دنیا چاہیے۔ پس وہ دنیا کو آخرت کے لئے اور آخرت کو اپنے پروردگار کے لئے چھوڑ دے خداوند تعالٰی کے سِوا کائنات سے جو کچھ ہے۔ اُسے آپ سے دُور کر کے ان میں سے کسی چیز کی طرف نہ دیکھے جب یہ عمل انتہا کو پہنچے گا تو خلق کی حقیقت کو پہنچ جائے

Marfat.com

گاشرط اول درطریق معرفت دانی کہ چیست ترک کردن ہر دو عالم را وپشت پا زدن۔

''حق تعالیٰ نے معراج میں رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اقسام علم تعلیم کئے اور اس کے اظہار سے منع کیا۔ معراج سے آکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سُنا کہ جس راز کو منع کیا تھا اُسے ایک دِیوانہ کہتا ہے۔ عرض کی یا الہ العالمین جس امر کے مخفی رکھنے کے لئے مجھے فرمایا تھا وہ اس دِیوانے کو کیونکر معلوم ہوا وحی آئی یہ بھی ہمارا راز ہے۔ اے محمد اگر تو یہ راز کسی عالم میں کہے تو خوف فتنہ ہے۔ لیکن کلام دِیوانہ کا کوئی اعتبار نہیں کرتا۔ گنج حقیقت کو عارفوں کے سِوا کوئی نہیں جانتا۔ گنج حقیقت دراصل سر ربوبیت ہے۔'' اے میرے عزیز توحید کے بارے میں جو کچھ کہا گیا ہے۔ اس پر عمل کر' صرف زبانی طور پر قند و نمک کہہ دینے سے منہ میٹھا یا نمکین نہیں ہوتا، جس کا باطن خواہش نفسانی سے خالی ہوا۔ وہ ایک کلمہ اگر شیخ کامل سے سُنے تو اسکے لئے کافی ہے۔ اب ہمہ تن خاموش ہو کر نہ کچھ پوچھ اور نہ کچھ کہہ۔ اپنے باطن کی طرف متوجہ ہو کر عین حق ہو جا۔ تو درو گم شو وصال این است وبس تو مباش اصلا کمال این ست وبس'' انشا اللہ یوماً فیوماً ازدیا انوارِ باطنی ہوگی۔ خلق خدا کو آپکے ذریعے فائدہ عظیم ہوگا اور سلسلہ جاری رہیگا۔ ہمہ وقت ایک خیال خاص اسطرف رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ظاہری و باطنی فیض کو روز افزوں ترقی عطا فرمائے۔'' جن اصحاب نے بیعت کے لئے درخواست کی ہے۔ اُنکو میں نے قبول کیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں کامیاب فرمائے آپ انکی استعداد کے مطابق انہیں کچھ معمول بتا دیں...... عزیز کے لئے عارضہ بواسیر کے لئے نقش تحریر کیا جاتا ہے۔ مندرجہ کلمات گلے میں ڈلوا دیں۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم بسم اللہ رب السموت والارض وربّ کلّ مخلوق فی الاول ومدبر کل مخلوق فی الاولین وھو حافظ ''علیین قادر علی کل شیٍ قدیر فی سلطانہ 'بعزتہ الاولیٰ وتلک آنا نستعین لمن ھذا العلۃ اداغوثاۃ الملک اللّھمّ انی عاجز الغیاث برحمتک یاارحم الراحمین۔

Marfat.com

خلفائے کرام اور شاگردانِ عزیز

اگرچہ حضرت شیخ محمد طاہر بندگیؒ کی توجہ باطنی سے ہزاروں صحاب بہرہ ور ہوکر مقامات عالیہ پر فائز ہوئے۔ تاہم آپ کے شاگردوں میں شیخ حسین مولانا حامد، میاں فرخ حسین اور خلفا میں حضرت شیخ ابو محمد قادری لاہوری حضرت شیخ لکھن مست لاہوری، حضرت سید صوفی، حضرت سیّد ابوالقاسم، حضرت سیّد آدم بنوری، حضرت شاہ نعمت اللہ سیالکوٹی، حضرت میاں منجک قادری، حضرت حافظ یعقوب اور حضرت سیّد فقیر اللہؒ کے نام ملتے ہیں۔

حضرت ابو محمد قادری

حضرت ابو محمد قادری رئیس میانی حافظ جان محمد کے صاحبزادے تھے۔ آپ کے والد قادریہ سلسلہ میں بیعت تھے۔ ان کا شمار مزنگ کے امراء میں ہوتا تھا۔ انہوں نے آپ کے لئے ایک بہت بڑا مدرسہ بھی تعمیر کرایا تھا۔ اور اسکے ساتھ ایک بہت بڑا کتب خانہ تھا جو انیس ویں صدی میں سکھوں کے ہاتھوں برباد ہوا۔

اپنے والد کے وصال کے بعد رئیس میانی قرار پائے لیکن ایک شرعی مسئلے نے علما میں ایک ایسا تفرقہ عظیم پیدا کر دیا بہت سے لوگ فتنہ وفساد کے خوف سے یہاں سے چلے گئے اور میانی میں وہ رونق نہ رہی۔ اسی اثنا میں مکھڈ سے میر علی نام ایک بزرگ یہاں آئے اُنہوں نے حضرت ابو محمد قادری کے ساتھ میانی کے حصے بخرے کر لئے اور میانی کو از سر نو آباد کر لیا۔ میر علی نے مکھڈ سے اپنے پانچ بزرگوں کی قبریں کھدوادیں۔ اور اُنکی نعشوں کے صندوق نکلوا کر یہاں منگوا لئے اور اُن کو از سر نو نئی قبروں میں دفن کرا دیا۔ اس زمانے سے میانی کا نام پنج ڈھیرا قرار پایا۔ یسکن یہ نام زیادہ شہرت حاصل نہ کرسکا۔ حضرت ابو محمد قادری کی خانقاہ ارشاد و تلقین اور رُشد و ہدایت کا سرچشمہ تھی۔

پنجاب کے گوشہ سے لوگ پروانوں کی طرح آکر جمع ہوتے تھے اور عشق الٰہی اور خدمت خلق کا جذبہ لے کر واپس جاتے۔ سلسلہ عالیہ قادریہ کی ترویج آپ کی زندگی

Marfat.com

کا جزو تھا۔ حسن باطنی کے ساتھ ساتھ آپ حسن ظاہری سے بھی آراستہ تھے۔ بیحد وجیہہ تھے۔ آپؒ کے والد حضرت جان محمد میانی کے رئیں اور دین کے زبردست عالم تھے۔ اور حضرت شاہ سکندر روس الاولیاء سے بے پناہ عقیدت رکھتے تھے۔ حضرت ابو محمد قادریؒ بچپن سے ہی پابند صوم وصلوٰۃ تھے۔ آپؒ مدرسۂ طاہریہ کے ناظم اور منتظم تھے۔ آپؒ سیرت اور کردار میں اپنے شیخ حضرت طاہر بندگیؒ کا مکمل نمونہ تھے۔ آپؒ کی مجلس کا یہ رنگ اور اثر تھا کہ جو شخص آپؒ کی خدمت میں حاضر ہوتا وہ اپنے دل میں محبت الٰہی کا زبردست جذبہ لے کر جاتا۔ حضرت شیخ آدم بنوریؒ، آپ کو دیکھ کر اپنی مسند چھوڑ دیتے آپ حضرات کیتھل شریف کے مزارات عالیہ پر ضرور حاضری دیتے۔ لاہور میں حضرت داتا گنج بخش علی ہجویریؒ کے مزار اقدس پر مہینہ میں ایک بار ضرور حاضر ہوتے۔ آپ نے ہی مزنگ میں حضرت طاہر بندگیؒ کے مدرسہ اور خانقاہ کے جگہ فراہم کی اور مسجد تعمیر کرائی۔ آپؒ کے پاس جو بھی نذر نیاز آتی وہ غربا مساکین اور درویشوں میں تقسیم فرما دیتے۔ ہمیشہ درویشوں میں تقسیم فرما دیتے۔ ہمیشہ درویشوں اور مہمانوں کے ساتھ کھانا کھاتے آپ بڑے صاحب کشف وکرامات بزرگ تھے۔ ایک دفعہ قطب العالم حضرت شاہ سکندر قادریؒ نے شیخ طاہر بندگیؒ سے فرمایا: ''ابو محمد ولایت میں کامل ہیں۔'' آپؒ کے خلفا میں حضرت شیخ محمد افضل کلانوریؒ اور شیخ محمد اسماعیلؒ دکھنیؒ مشہور ہوئے ہیں۔ حضرت شیخ محمد افضل کلانوری آپ کے فرزند تھے۔

''شیخ نیک نہاد ۱۰۵۰ھ'' سے آپؒ کا مادۂ تاریخ نکلتا ہے۔ حضرت ابو محمد قادری کا مزار حضرت شیخ محمد طاہر بندگی کے مزار کے مشرقی رو یہ متصل چار دیواری گوشہ جنوبی میں ایک پختہ چبوترے پر واقع ہے۔

حضرت شیخ محمد افضل کلانوریؒ

Marfat.com

آپ کلانور کے بہت برگزیدہ اور پنجاب کے نامور بزرگوں میں سے ہیں۔آپ نے مدرسہ طاہریہ میں تعلیم پائی اور حضرت شیخ ابومحمد قادریؒ سے خرقہ خلافت حاصل کیا آپ حضرت شیخ ابومحمد قادری کے فرزند تھے۔کچھ عرصہ لاہور میں تشریف رکھنے کے بعد کلانور تشریف لائے۔اور رشد و ہدایت کا سلسلہ جاری کیا۔قدرت نے آپ کو حسن اخلاق کی دولت سے نوازہ تھا آپ کی شخصیت بڑی بارعب تھی اپنے دادا پیر کی زیر نگرانی اور شیخ ابو محمد طاہر قادریؒ کی خدمت میں رہ کر روحانی منازل طے کیں آپ قرآن اور حدیث پر عمل کرنے کی تلقین فرماتے اور شریعت کی پابندی کا ہر وقت خیال رکھتے تھے۔لوگ دُور دُور سے آکر آپؒ کے حلقہ ارادت میں داخل ہوتے۔دن رات لنگر جاری رہتا تھا۔حضرت سخت تکلیف اور بیماری کی حالت میں بھی نماز قضا نہ فرماتے تھے۔آپؒ کی وفات ۱۱۲۰ھ میں ہوئی۔مزار مبارک کلانور ضلع گورداسپور میں مرجع خلائق ہے۔حضرت غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانیؒ سے بڑی والہانہ عقیدت رکھتے تھے۔آپؒ خوش گو شاعر بھی تھے۔حافظ محمود شیرانی نے اپنی کتاب ''پنجاب میں اردو'' میں آپکا تذکرہ کیا ہے۔رسالہ خمریہ شرح قصیدۂ غوثیہ فارسی آپ کی یادگار ہے۔جو ۴۴ صفحات پر مشتمل ہے۔اردو ترجمہ مولانا عبدالقادر بدایونی کے ایما پر ۱۳۱۹ھ میں مطبوع صادق ستیاپور سے شائع ہوا۔اس شرح کے متعلق اعلیٰ حضرت فاضل بریلویؒ نے تعریف کی ہے۔

آپ کے خلفاء:

۱۔بانی سلسلۂ فاضلیہ شاہ فاضل الدین بٹالویؒ

۲۔شیخ الاولیا مُلّا شیخ محمد قادری کلانوریؒ

۳۔شیخ محمد نور قادریؒ

Marfat.com

ابوالفرح شاہ محمد فاضل الدین قادری بٹالوی

بانی سلسلۂ فاضلیہ

شیخ محمد افضل کلانوریؒ کے دامن فیض سے ایسی شخصیت وابستہ ہوگئی تھی جس پر فیضانِ قادریہ کی وجہ سے عشق الٰہی کا جذبہ غالب تھا۔اور جو فیضانِ قادریہ کی موجودگی میں کسی دوسری نسبت کی طرف اپنے قلب وروح کو متوجہ نہیں کرسکتی تھی۔اور جسے حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی غلامی پر فخر تھا۔اس شخصیت کے آغاز منازلِ ریاضت میں حضرت شاہ کمال کیتھلی اور حضرت شاہ سکندر کیتھلی قدس سرہٗ اسرارہم کی توجہات وعواطف بے کراں نے بہت امداد فرمائی تھی حضرت شیخ ابومحمد اور حضرت شیخ محمد طاہر بندگی نے جو فیوض وبرکات اس شخصیت تک پہنچائے وہ بھی تاریخ میں درج ہیں اس سے ظاہر ہوتا ہے۔کہ اس شخصیت کو طریقت قادریہ کی سربراہی کے لئے تیار کرنے کی خاطر ان حضرات کی انتہائی آرزو تھی جو بار آور ہوئی۔یہ شخصیت حضرت ابوالفرح محمد فاضل الدین بٹالوی کی تھی جو پنجاب کے سَر برآوردہ علما فضلا کبرٰی اور فقرا میں سے تھے۔خوردسالی میں حضرت محمد افضل کلانوری کی خدمت میں حاضر ہوکر بیعت ہوئے۔اور ظاہری وباطنی تربیت وتکمیل میں مشغول ہوگئے۔تھوڑے ہی عرصہ میں کاملین زمانہ میں شمار ہونے لگے اور آپ کے پیرومرشد اپنے اکثر مُریدوں کو آپ کے سپرد کردیتے کہ اُنکی تربیت باطن کی جائے اور انکی مشکلات کا مداوا کیا جائے۔

جب طریقت قادریہ میں آپکی شہرت چاردانگ عالم میں مسلط ہوگئی تو آپ کے پیرومرشد نے آپ سے ذکر کیا کہ قادریہ انوار میں آپ منتہی ہیں اگر نقشبندیہ نسبت آپ پسند فرمائیں تو وہ بھی آپ کو عنایت ہوسکتی ہے اسپر آپ نے عرض کیا کہ مجھے فیضان قادریہ

Marfat.com

سے اسقدر عشق ہے کہ میرے قلب وروح کی تمام وسعتوں میں فیضان قادریہ بھر گیا ہے اور اس قادریہ فیضان کی موجودگی میں کسی دُوسری نسبت کی طرف میرے قلب ورُوح متوجہ نہیں ہو سکتے اور مجھے اقلیم قادریہ کے شہنشاہ حضرت غوث اعظمؒ کی غلامی کافی ہے۔ آپ کے پیرومرشد نے فرمایا، واقعی آپ نے طریقتِ قادریہ کے نہضت واقتدا کے لئے زندگی کے تمام وسائل صَرف فرمائے اور تمام زندگی کو اس مقصد کے لئے مختص فرمادیا۔ بٹالہ شریف میں جو لنگر آپ کے پیرومرشد کے حکم سے جاری ہوا تھا۔ آپکے پیرومرشد نے اسے آپ کے نام سے منسوب کر دیا۔ اور جو فتوح و نیاز آتی تھی وہ لنگر کے لئے آپ ہی کے حوالے کر دی جاتی۔ آپ نے طریقتِ قادریہ کی سربلندیوں کے لئے ضروری سمجھا کہ مدرسہ بھی جاری کیا جائے۔ چنانچہ مدرسہ قادریہ فاضلیہ کے نام سے ایک عظیم الشان علمی درس گاہ قائم کی جو آج بھی قائم ہے۔ اس درسگاہ سے ہزاروں علما وشیوخ پیدا ہوئے جنہوں نے علم کی روشنی اقصائے ملک میں پہنچائی۔ آپ کا وِصال ۷ ذی الحجہ ۱۱۵۱ھ کو بٹالہ شریف میں ہوا۔ اور وہیں دربارِ عالیہ کی خانقاہِ معلیٰ میں آپ کا مزار شریف ہے۔ آپ صاحبِ جذبہ وصاحبِ کرامت بُزرگ تھے اور اخلاق اللہ سے متخلق تھے۔ آپ ماہرِ اسرارِ شریعت، واقف انوارِ طریقت، صاحبِ حال وقال اور صاحبِ سلسلہ مقتدائے اولیا تھے آپ بہت بڑے عالم اور فارسی، عربی، اردو اور پنجابی کے بہت اچھے شاعر بھی تھے۔ آپ نے چالیس کتابیں اور رِسالے یادگار چھوڑے ایک رِوایت کے مطابق یہ تعداد ایک سو تک ہے۔ ان میں بیان الاسرار یعنی شرح قصیدہ غوثیہ اور مواعظ الرحمٰن کے نام ملتے ہیں۔ حافظ محمود شیرانی نے بٹالہ کی ادبی تحریک میں آپ کو مرکزی حیثیت کا حامل قرار دیا ہے۔ سلسلہ عالیہ قادریہ کو برصغیر پاک وہند میں جو مقبولیت حاصل ہوئی وہ روز روشن کی طرح سب پر عیاں ہے۔ پنجاب میں اس سلسلہ کے روحِ رواں قطبِ زمانہ شیخ العصر حضرت شیخ محمد طاہر بندگی لاہوریؒ کی ذات اِس

Marfat.com

میں سرِ فہرست ہے۔ آپ کے فیض کرم سے کئی دارالسلوک قائم ہوئے۔ حضرت شیخ ابو محمد قادریؒ رئیس خطۂ میانی اِن کے نامور خلیفہ تھے اور انکی رہنمائی شمع ہدایت ثابت ہوئی حضرت شیخ محمد افضل کلابوریؒ، حضرت ابو محمد قادریؒ کے معروف خلیفہ ہوئے۔ سلسلہ فاضلیہ کے بانی اور پنجاب کے نامور بزرگ ابوالفرح حضرت شاہ محمد فاضل الدین بٹالویؒ ہوئے جن سے سلسلہ قادریہ کو پنجاب اور خطۂ کشمیر میں بڑا فروغ حاصل ہوا۔ حضرت کی ذات منارۂ نور تھی جس کی روشنی میں بیشمار مسافران حیات نے راہ ہدایت پائی۔ اورنگ زیب عالمگیر کے عہد میں کچھ عرصہ سیالکوٹ اور ملتان کے قاضی القضاۃ رہے۔ اسی اثنا میں تلاشِ شیخ میں آپؒ نے بٹالہ سے دہلی کا قصد کیا۔ اور دورانِ سفر کیتھل میں حضرات قادریہ کے مزاراتِ عالیہ پر حاضری دی۔ رخصت ہونے سے پیشتر رات کو خواب میں قطب العالم حضرت شاہ سکندر کیتھلیؒ نے فرمایا اب اس سے آگے سفر کا قصد نہ کرو۔ جہاں سے آئے ہو۔ وہیں لوٹ جاؤ۔ تمہارا حصہ تمہیں وہیں مل جائے گا۔ آپؒ کو اس بشارت سے اطمینان ہو گیا۔ چنانچہ آپؒ نے دہلی کا ارادہ ترک فرما کر وطن کی طرف مراجعت کی اور بٹالہ پہنچ کر درس و تدریس کا کام شروع کر دیا۔ ساتھ ہی مُرشد کی تلاش بھی جاری رکھی۔ کچھ عرصہ گزرنے کے حضرت شیخ محمد افضل کلانوریؒ بٹالہ تشریف لائے تو حضرت ابوالفرح آپکی خدمت میں حاضر ہوئے۔ دیکھتے ہی آپؒ پر ایسی کیفیت طاری ہوئی کہ بے اختیار آپ کے قدموں میں سر رکھ دیا۔ آپؒ نے قلیل عرصہ میں قادری تعلیم مکمل فرمائی۔ آپؒ کے ہر موئے تن سے ذکر جاری ہو گیا۔ حضرت شیخ نے آپ کو سلسلہ قادریہ میں داخل فرما کر خلعت سے نواز اور ارشاد فرمایا: ''فاضل الدین بٹالہ میں ہی رہ کر لوگوں کو ارشاد و تلقین فرمائیں۔ ایک موقع پر حضرت شیخ محمد افضلؒ نے فرمایا کہ ہمیں ہمارے مرشد نے فرمایا تھا کہ ''بٹالہ میں ایک پودا لگایا ہے۔ جس کی پرورش تمہارے ذمہ ہے'' چنانچہ فاضل الدین وہی پودا ہے'' حضرت

Marfat.com

شیخ فرمایا کرتے تھے کہ :فاضل الدین کے شیخ ہونے پر مجھے فخر ہے۔ بٹالہ میں آپ کی آمد سے پہلے ایک مجذوب نے کہا کہ یہاں پر انوار الٰہی کی تجلّی ظاہر ہو رہی ہے۔ اور عنقریب یہاں کا والی آ رہا ہے۔ اس کے چند دن بعد آپ یہاں تشریف لائے۔ دربار فاضلیہ کی تعمیر کے بعد آپؒ نے اِس میں ایک کنواں بنوایا اس کا پانی نمکین نکلا۔ چنانچہ آپ نے اس کا پانی نکلوانا بند کر دیا۔ گیارہویں شریف کے موقع پر جسے موصوف بڑے اہتمام سے منایا کرتے تھے آپؒ نے خدام سے فرمایا کہ اسی کنویں کا پانی اِستعمال کریں۔ چنانچہ اس دن کے بعد اس کا پانی نہایت شیریں اور سَرد ہو گیا۔ اِس دن کے بعد سے پھر کبھی نمکین نہ ہوا۔ ۷ ذی الحج ۱۱۵۱ھ کے دن ظہر کے بعد فرمایا: "سُبحان اللہ! کیا مبارک دن ہے۔ میری پیدائش کا دن بھی یہی تھا۔" پھر کچھ ضروری نصائح کے بعد وِصال فرمایا۔ آپؒ کے تصرفات کا یہ عالم تھا کہ روزانہ کثیر تعداد میں لوگ آپؒ کے ہاتھ پر مسلمان ہونے کے لئے دربارِ فاضلیہ میں حاضر ہوتے عالم رویا میں قطبِ العالم حضرت شاہ سکندر کیتھلیؒ نے دعا دی تھی کہ تمہاری خانقاہ ہمیشہ مرجع خلائق رہے گی۔ حضرت شاہ غلام قادر بٹالوی کی ولادت سے قبل آپ کو بشارت دی۔ آپ نے استفار کیا کہ یہ عنایت مجھ تک محدود ہے۔ یا میرے بعد بھی یہی سلسلۂ جاری رہے گا۔ قطبِ عالم حضرت شاہ سکندرؒ محبوب الٰہی نے ایک پرچم اور عصا عطا فرمایا کہ اس کو بلند کر دو۔ کیونکہ حضرت غوث الثقلینؓ کا ارشادِ عالیہ ہے۔ اور انہیؓ کی یہ عطا ہے۔ کہ یہ سلسلہ نہایت آب و تاب سے ہمیشہ جاری رہے گا۔ آپ کے صاحبزادہ کی ولادت سے پہلے حضرت غوثِ اعظمؓ کیطرف سے بشارت ملی کہ اللہ تعالیٰ تمہیں ایک فرزند عطا کریگا جو علم و عمل میں یکتائے روزگار ہوگا۔ اس کا نام غلام قادر رکھنا' وہ اہل اللہ ہوگا۔

آپؒ کا لنگر بیحد وسیع تھا اور بڑا اہتمام ہوتا تھا۔ حکومت کی طرف سے جو جاگیر ملی

Marfat.com

تھی وہ سب مصارفِ مدرسہ اور لنگر کے کام آتی تھی۔علوم ظاہری و باطنی میں کامل دستگاہ تھی صرف ونحو، حدیث فقہ اور تفسیر میں اعلیٰ قابلیت رکھتے تھے۔آپؒ صاحبِ دیوان شاعر تھے۔ فارسی کا ایک دیوان بڑے ذوق وشوق سے پڑھا جاتا ہے۔آپؒ بٹالہ میں حدیث وتفسیر کا درس دیا کرتے تھے دُور دُور سے لوگ حلقۂ درس میں آکر شامل ہوتے تھے...............۔

آپؒ کی تصانیف ایک سو سے زائد بیان کی جاتی ہیں اور سب سے بہترین کتاب ''بیان الاسرار شرح قصیدۂ غوثیہ ہے۔جو کہ عربی زبان میں ہے۔دورِ حاضر کے شہرہ آفاق بزرگ حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی نے جب اس شرح کا مطالعہ فرمایا تو بے حد مسُرور ہوئے اور فرمایا اِس موضوع پر آج تک اس سے بڑھ کر کوئی شرح مطالعہ میں نہیں آئی اور اس شرح کی ایک نقل انہوں نے اپنے کتب خانہ میں رکھی۔ایک مشہور عالم دین بیان کرتے ہیں کہ یہ شرح کسی ایسے شخص نے لکھی ہے۔جس کو قدرت کی طرف سے مافوق البشریہ تائید حاصل تھی۔اِس کے علاوہ لمعاتِ قادریہ تین جلدوں پر مشتمل ہے۔آپؒ ساری ساری رات فکرالٰہی میں مشغول رہتے۔آپؒ کی نظر میں بجلی کا اثر تھا۔جس کی طرف توجہ سے دیکھتے وہ بے خود ہو جاتا۔ابتدائی عمر سے ہی آثار بزرگی ہویدا تھے۔پیشانی مبارک سے جلال ٹپکتا تھا۔ حضرت بابا بلھے شاہؒ پہلے پہل آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔آپؒ نے فرمایا، آپ کا حِصّہ حضرت شاہ عنایت قادری کے پاس ہے۔لاہور چلے جاؤ۔آپؒ کی انگشتری میں تحریر تھا۔''بندہ از بندگی شود فاضل'' آپؒ نے ستر سال کی عمر میں وِصال فرمایا۔

آپؒ کے صاحبزادہ حضرت سیّد غلام قادر اہل اللہ آپؒ کے خلیفہ و جانشین ہوئے۔ حضرت غلام قادر اہل اللہ سے بے شمار لوگوں کو روحانی فیض پہنچا۔انؒ کے بعد انکے جانشین حضرات نے اس عِلاقہ کی اصلاحِ حال اور تربیت باطنی کے لئے بہت کام کیا۔آپؒ کی مشہور تصنیف رمز العشق ہے۔غلام تخلص فرمایا کرتے تھے۔آپؒ کا وِصال ۱۱۷۶ھ میں ہوا

Marfat.com

اور بٹالہ شریف میں اپنے والد بزرگوار کے پہلو میں دفن ہوئے۔آپؒ نے شرائفہ غوشیہ شیخ الآفاق حضرت شاہ کمال کیتھلیؒ کے حالات پر تحریر فرمائی تھی۔اس کے علاوہ کچھ رسائل کا بھی پتہ لگتا ہے۔آپؒ صاحبِ دیوان شاعر تھے۔حافظ محمود شیرانی نے اپنی کتاب پنجاب میں اُردو‘‘میں آپ کا ذکر کیا ہے۔آپؒ کے خلفا میں شیخ نصیرالحق مُرادآبادیؒ اور شیخ کمال الدین قادری کلانوریؒ مشہور ہوئے ہیں۔

☆☆☆☆

Marfat.com

حضرت شیخ لکھن مستؒ، حضرت شیخ ابوالقاسمؒ
حضرت سیّد صوفیؒ

شیخ لکھن مست کو بعض تذکرہ نویسوں نے شیخ لکھن شاہ سرمست کے نام سے بھی یاد کیا ہے۔آپ جام عشق سے بے خود تھے اور مستانہ طریق پر رہا کرتے۔اور جس کسی پر نظر ڈالتے تھے اُسے صاحبِ ولایت بنادیتے تھے۔اُسے صاحبِ ولایت بنادیتے تھے۔آپ کا مزار شریف لاہور میں موری دروازہ کے باہر میونسپل باغ میں ہے۔یہ مزار غلام محبوب سجانی رئیس لاہور نے تیار کرایا تھا۔حضرت شیخ ابوالقاسمؒ کا مزارِ گوہر بار جدہ میں اور حضرت سیّد صوفی کا دہلی میں ہے۔

☆☆☆☆

حضرت سیّد آدم بنوریؒ

حضرت سیّد آدم بنوریؒ حضرت شیخ آدم بن اسمٰعیل بن بہوہ بن یوسف بن الحسین الحسینی الکاظمی البنوری بنور میں پیدا ہوئے اور یہیں پرورش پائی۔بنور سرہند کے قریب واقع ہے۔آپ صحیح النسب سیّد تھے۔آپ کی وِلادت کی بشارت حضور نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دی تھی۔آپ مادرزاد ولی تھے۔جب سن بلوغ کو پہنچے تو فن سپاہ

Marfat.com

گری سے شوق فرمانے لگے اور جب آپ کے دِل میں عشق حقیقی کی چنگاری چمکی ۔تو آپ حضرت خضر ردغانی ؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مقامات بلند تک پہنچے ۔پھر حضرت مجدد الف ثانیؒ سے سلسلۂ نقش بندیہ میں وابستہ ہو گئے۔طریق نقشبندیہ چشتیہ، سہروردیہ وشطاریہ ،مداریہ میں اجازت و تلقین حاصل کی اور خلیفۃ الزمان اور قطب الاقطاب کے خطابات سے نوازے گئے۔لیکن جب آپ نے حضرت شیخ محمد طاہر بندگی کی شہرت سُنی تو بنور سے پا پیادہ چل کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔سلسلۂ قادریہ میں بیعت اور خرقۂ خلافت حاصل کیا اور قطب ارشاد کے منصب پر فائز ہوئے۔آپ اُمّی تھے۔لیکن علوم دین سے واقف تھے۔آپ کے مناقب ومقامات اتنے زیادہ اور اتنے بلند ہیں کہ احاطہ تحریر وتقریر میں نہیں سما سکتے۔آپ کی محفل میں ریا اور سماع کو دخل نہ تھا۔اتباعِ سنت ،رفعِ بدعت اور استقامت شریعت وطریقت آپ کا شیوہ تھا۔چار لاکھ مُرید آپ سے بیعت ہوئے اور ایک ہزار خلفا آپ کے تھے۔حضرت شیخ آدم بنوریؒ ۱۰۵۲ھ میں اپنے مُریدوں کے ہمراہ لاہور میں تشریف لائے۔ان میں افغانوں ،سیّدوں اور مشائخ عظام کی کثیر تعداد شامل تھی آپ کے بعض حاسدوں نے شاہ جہان کے پاس چغلی کھائی کہ شیخ تو لشکر جرار کے ساتھ بادشاہ پر حملہ کر کے دارالسلطنت پر قبضہ کر لینا چاہتے ہیں اس پر بادشاہ نے نواب سعد اللہ خاں کو حقیقت حال کا پتہ کرنے کے لئے بھیجا۔چونکہ اُسے فقر سے کوئی تعلق نہ تھا۔اس لئے اس نے بادشاہ کے سامنے حاسدوں کی باتوں کی تصدیق کر دی چنانچہ بادشاہ نے شیخ کو اپنے گھر چلے جانے کا حکم دیا۔آپ وطن تشریف لے آئے ۔بعد میں حج بیت اللہ شریف کے لئے حرمین شریفین تشریف لے گئے ۔آپکی اہلیہ محترمہ آپ کے ہمراہ تھیں ۔حج بیت اللہ شریف سے فارغ ہو کر مدینہ منورہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضۂ مبارک پر حاضری دی ۔زیارت روضۂ پاک کے بعد واپسی کا ارادہ کیا۔اور

Marfat.com

اجازت مانگی تو مرقد اطہر سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دونوں دستِ مبارک ظاہر ہوئے۔آپ نے بہزار شوق بڑھ کر مصافحہ کیا اور بوسہ دیا۔یہ معاملہ آپ کے رفقا نے بھی مشاہدہ کیا۔جب آپ نے مدنیہ منورہ سے روانگی کا ارادہ کیا تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے بشارت ہوئی کہ ''یاولدی انت فی جواری'' چنانچہ آپ نے اس مژدہ کے بعد ہندوستان کا خیال ہی ترک کر دیا۔بطور مکاشفہ آپ کو یہ بھی بتایا گیا کہ جو شخص شیخ آدم سے مُصافحہ کرے گا۔وہ گویا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مصافحہ کرے گا۔اِس بشارت کی شہرت اِس قدر ہوئی کہ آپ سے مصافحہ کرنے کیلئے عوام الناس کی بھیڑ لگ گئی اور آپ کو مصافحہ کے لئے خاص انتظام کرنا پڑا۔جیسا کہ بیان ہوا۔بشارت کے بعد حضرت شیخ آدم بنوری نے ہندوستان آنے کا ارادہ ترک کر دیا تھا۔اس لئے آپ نے مدنیہ شریف میں ہی سکونت کر لی تھی۔چنانچہ ۱۳ شوال ۱۰۵۳ھ (جمعتہ المبارک ۲۵ دسمبر ۱۶۴۲ء) کو وہیں وصال فرمایا۔اور جنت البقیع میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے روضۂ اقدس کے نزدیک دفن ہوئے۔آپ کے چار صاحبزادے سید غلام محمد شیخ محمد اولیا شیخ محمد عیسٰی اور سید محمد محسن اور دو صاحبزادیاں تھیں چھوٹے صاحبزادے سید محمد محسن ۱۰۵۲ھ میں گوالیار میں متولد ہوئے جب آپ حج بیت اللہ کے لئے تشریف لے جا رہے تھے۔آپ کے خلفا میں شیخ حامد لاہوریؒ، شیخ نور محمد پشاوریؒ، شیخ ابوالفتح ؒ، شیخ سعدی بلخاریؒ، شیخ محمد شریفؒ، شیخ محمد سلطان پوریؒ، میر سیّد علیم اللہ ،اور حبیبؒ اللہ اور حاجی اسد اللہ وزیر آبادی ،زیادہ مشہور ہیں۔حضرت شاہ غلام علی دہلویؒ کے کافی مکتوبات خواجہ حسنؒ کے نام ہیں۔خواجہ حسن کا یہ دعویٰ تھا کہ وہ حضرت شیخ آدم بنوریؒ سے اجازت یافتہ ہیں۔حضرت شیخ آدم بنوریؒ سے سلسلۂ قادریہ مجددیہ کی شاخیں بصد وآب وتاب جاری ہیں۔اول الذکر تو خالصتہً حضرت شیخ محمد طاہر بندگیؒ کی طرف سے اور موخر الذکر حضرت مجدد الف ثانیؒ کی طرف سے

Marfat.com

بواسطہ حضرت شاہ سکندر کیتھلیؒ ہے۔اوّل الذکر کی ایک شاخ سیدانوالی ضلع سیالکوٹ میں جلوہ افروز ہے ۔موخرالذکر فیضان کے سوتے آجکل پنجاب میں ضلع فیصل آباد سے پھوٹ رہے ہیں جہاں قطب دوراں حضرت صوفی برکت علی لودھیانوی نہ صرف تبلیغ واشاعت دین اور تربیت وتزکیہ نفس وتصفیہ ماطن میں مصروف ہیں بلکہ خلق خدا کی فوز وفلاح کے لیۓ بھی کوشاں ہیں آپکی ان کوششوں اوراصلاحی کارناموں نے ماضی کے بزرگان دین کی رِوایات کوایک مرتبہ پھرزندہ کردیاہے۔حضرت شیخ آدم بنوری نے نکات الاسرار اور دو جلدوں میں خلاصتہ المعارف کی صورت میں قلمی آثار چھوڑے ۔انکے علاوہ درودالہامیہ بھی آپکی تصنیف بیان کی جاتی ہے۔آپ نے سورہ فاتحہ کی تفسیر بھی لکھی ، جسے آپ کے کسی مُریدنے نتایج الحرمین کے نام سے مُرتب کیا۔نتائج الحرمین میں آپ کے وہ مکتوبات شامل ہیں جوآپ نے اپنے مریدین اور پیر بھائیوں کولکھے۔

☆☆☆☆

حضرت شاہ نعمت اللہ سیالکوٹی

حضرت شاہ نعمت اللہ سیال کوٹی نے بھی حضرت شیخ محمد طاہر بندگی سے فیض حاصل کیا۔آپ نے اپنے پیرومرشد کے لیۓ کاغذ کتابت لانے کے لیۓ نمایاں خدمات سر انجام دیں۔اس کاغذ کتابت پرشیخ محمد طاہر بندگی کی معاد ومعاش کا انحصارتھا۔حضرت شاہ نعمت اللہ سیالکوٹی فجر کے بعد لاہور سے سیالکوٹ جاتے اور نماز مغرب کے وقت واپس آجاتے۔سیالکوٹ میں ایک جلالی بزرگ رہتے تھے، جو درویش کامل ان کی مسجد میں جاتا وہ ہلاک ہوجاتا۔ایک روز حضرت شاہ نعمت اللہ کا گزر اس مقام سے ہوا۔چونکہ آپ میں پاس انفاس اس قدرتھا کے سارے دن میں صرف چارمرتبہ سانس لیتے تھے اسلیۓ اگرچہ اس

Marfat.com

بزرگ نے آپ کو گزند پہنچانے کی کوشش کی۔لیکن اس کوشش میں وہ خود ہی ہلاک ہو گیا۔
لاہور اور سیالکوٹ کے راستے میں ایک مزار تھا۔جسے پیرغیب کا مزار کہتے تھے ۔ایک روز چلتے چلتے آپ نے وہاں قیام کیا اور کہا۔

''السلام علیکم ،یا پیر غیب !'' قبر کے اندر سے آواز آئی ۔''وعلیک السلام یا سلطان اولیا'' اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ مجھے پیاس لگ رہی ہے۔اسپر ایک بزرگ مرقد میں سے ایک گھڑا ہاتھ میں لئے حاضر ہوئے۔حضرت شاہ نعمت اللہ اکثر حضرت شیخ محمد طاہر بندگی کی معیت میں زیارت قبور کے لئے جاتے اور اہل قبور کے عذاب وثواب کا حال آپکی نگاہوں پر آشکار ہو جاتا۔آپ کی قبر آپکے پیرو مرشد کی زیارت گاہ کے پائنتی کی طرف ہے۔

☆☆☆☆

حضرت حافظ یعقوبؒ

حضرت حافظ یعقوبؒ عالم وعامل وقاری بے نظیر اور اُمورِ شرعیہ میں راسخ القدم تھے اور توکل میں کامل اور عالی ہمت تھے اور حضور جمعیت بھی رکھتے تھے۔جب منازل عروج سے گزر گئے تو حضرت شیخ محمد طاہر بندگیؒ نے ہدایت وارشاد کرنے کی اجازت دے دی۔

سیّد فقیر اللہ،میاں منجک قادریؒ

حضرت شیخ محمد طاہر بندگیؒ کے دُوسرے خلفا میں سیّد فقیر اللہ اور میاں منجک قادری کے بارے میں ہمیں کوئی معلومات نہیں مل سکیں انکے صِرف نام ہی دستیاب ہوئے

Marfat.com

ہیں۔اور ایک خلیفہ تو ایسے ہیں جن کے نام کا پتہ نہیں چل سکا،صرف اتنا معلوم ہو سکا ہے کہ وہ پسرور کے رہنے والے تھے۔حضرت شیخ محمد طاہر بندگیؒ سے تعلیم و تلقین طریقہ حاصل کی چنانچہ اُنکے لطائف اربعہ ظاہر ہوئے اور عروج کیا انہوں نے وطن واپس جانے کا ارادہ کیا۔مگر عروج لطائف کی وجہ سے نہ جا سکے حضرت شیخ محمد طاہر بندگیؒ نے توجہ کی اور انہیں نزول میں لائے ، یہ بزرگ چونکہ حافظ،قاری اور صاحبِ تقویٰ تھے۔اور حضور جمعیت بھی رکھتے تھے۔اس لئے انہیں اجازت ارشاد دے دی گئی۔حضرت شاہ سکندر محبوب الٰہیؒ کے بعد اسکی دو شاخیں ہوئیں ایک قادریہ۔مجددیہ۔جس کی نسبت حضرت مجدّد صاحبؒ کی طرف ہے۔دوسرا سلسلۂ طاہریہ قادریہ جس کی نسبت شیخ طاہر بندگیؒ کی طرف ہے۔طریقۂ طاہریہ کی بھی دو شاخیں ہیں۔اس میں سے ایک شاخ فاضلیہ ہے۔جس کی نسبت شاہ فاضل الدین بٹالویؒ کی طرف ہے۔

طریقۂ طاہریہ کی دوسری شاخ کا نام طریقۂ آدمیہ قادریہ ہے۔جس کی نسبت حضرت سید آدم بنوریؒ کی طرف ہے۔

شجرہ ہائے طریقت درج ذیل ہیں

شجرہ شریف طاہریہ فاضلیہ

کبیر الاولیاء حضرت شاہ کمال کیتھلیؒ

حضرت شاہ سکندر محبوب الٰہیؒ

حضرت شیخ محمد طاہر بندگی لاہوریؒ

حضرت شیخ ابو محمد قادریؒ

حضرت شیخ محمد افضل کلانوریؒ

Marfat.com

حضرت شاہ محمد فاضل الدین بٹالویؒ

حضرت شاہ غلام قادر اہل اللہ بٹالویؒ

☆☆☆☆

شجرہ شریف طاہریہ آدمیہ

اعلیٰ حضرت شاہ کمال کیتھلیؒ

حضرت شاہ سکندر محبوب الٰہیؒ

حضرت شیخ محمد طاہر بندگی لاہوریؒ

حضرت سیّد آدم بنوریؒ

حضرت شہبازؒ

حضرت مومن لکرویؒ

حضرت محمد صدیق بشوانٹرؒ

حضرت حافظ محمدؒ

حضرت عبدالغفورؒ

حضرت عبدالرحیمؒ سہارن پوری

حضرت عبدالرحیم رائے پوریؒ

حضرت عبدالقادر رائے پوریؒ

☆☆☆☆

Marfat.com

شجرہ شریف طاہریہ قادریہ آدمیہ

کبیر ملک العشاق حضرت شاہ کمال قادری رحمتہ اللہ علیہ

حضرت شاہ سکندر قادری محبوب الٰہی رحمتہ اللہ علیہ

حضرت شیخ طاہر بندگی لاہوری رحمتہ اللہ علیہ

حضرت شیخ آدم بنوری رحمتہ اللہ علیہ

پیر محمد خان لودھی رحمتہ اللہ علیہ

شاہ محمد قریشی عباسی لاہوری رحمتہ اللہ علیہ

حضرت شاہ محمد سندھی رحمتہ اللہ علیہ

حضرت شاہ امیر محمد زکریا رحمتہ اللہ علیہ

حضرت شاہ آبادانی صوفی سیالکوٹی رحمتہ اللہ علیہ

حضرت شاہ امام علی دستار بند سندھی رحمتہ اللہ علیہ

☆☆☆☆

شجرہ شریف طاہریہ قادریہ

کبیر ملک العشاق حضرت شاہ کمال قادری رحمتہ اللہ علیہ

حضرت شاہ سکندر محبوب الٰہی رحمتہ اللہ علیہ

حضرت شیخ طاہر بندگی لاہوری رحمتہ اللہ علیہ

حضرت ابو محمد قادری رحمتہ اللہ علیہ

حضرت شیخ اسماعیل رحمتہ اللہ علیہ

Marfat.com

حضرت شاہ غنی دکھنی رحمتہ اللہ علیہ

حضرت شاہ ظہیر رحمتہ اللہ علیہ

حضرت شاہ ابراہیم رحمتہ اللہ علیہ

حضرت شاہ نظام کشمیری رحمتہ اللہ علیہ

حضرت شیخ احمد رحمتہ اللہ علیہ

دیگر؛ شجرہ شریف قادریہ برکاتیہ

☆☆☆☆

Marfat.com

کتابیات

۱۔انفاس العدرفین: شاہ ولی اللہ دہلویؒ، طبع دہلی ۱۸۹۹ء

۲۔انوار مجددی: پروفیسر سلیم چشتی، عشرت پبلشنگ ہاؤس، ہسپتال روڈ، لاہور

۳۔باغ اولیائے ہند (پنجابی، منظوم) مولوی محمد الدین فاضل شاہ پوری مطبوعہ، مولوی محمد اعظم، محمد معظم

تاجران کتب، لاہور ۱۹۲۸ء، (۱۳۴۶ھ)

۴۔پنجاب میں اردو: حافظ محمود شیرانی، مکتبۂ اردو، لاہور

۵۔تحریر لوح مزار حضرت شیخ طاہر بندگی لاہوری (رحمۃ اللہ علیہ)

۶۔تحفۃ الابرار

۷۔تحقیقاتِ چشتی: نور احمد چشتی پنجابی ادبی اکیڈمی، لاہور ۱۹۶۴ء

۸۔تذکرہ امام ربانی مجدد الف ثانیؒ: منظور نعمانی، مکتبہ الفرقان لکھنو، اکتوبر ۱۹۶۰ء

۹۔تذکرہ اولیائے ہند: مرزا محمد اختر دہلوی۔ کتب خانہ میور پرس دہلی ۱۹۲۹ء

۱۰۔تذکرۃ الواصلین: بدیع الزمان، مفید عام پریس آگرہ، طبع اول ۱۳۲۵ھ

۱۱۔تذکرہ شرائف غوثیہ: غلام غوث قادری بٹالویؒ۔

۱۲۔تذکرہ صوفیائے بنگال: اعجاز الحق قدوسی، مرکزی اردو بورڈ۔ لاہور

۱۳۔تذکرہ صوفیائے سرحد: اعجاز الحق قدوسی۔ مرکزی اردو بورڈ۔ لاہور بار اول ۱۹۶۶ء

۱۴۔تقویم دار الاحسان: برکت علی لودھیانوی: دار الاحسان، سالار والا شریف

۱۵۔تواریخ کیتھلی (قلمی) محمد باقر قریشی، ۱۱۰۰ھ

۱۶۔جواہر مجددیہ: خواجہ احمد حسین خاں۔ اللہ دالے کی قومی دکان لاہور ۱۴۱۳ء

Marfat.com

۱۷۔حالاتِ مشائخ نقشبندیہ مجددیہ: محمد حسن نقشبندی، مطبع احسن المطابع ۔مرادآباد

۱۸۔حدیقۃ الاسرار یعنی اخبار الابرار: امام بخش بن پیر بخش

۱۹۔حدیقۃ اولیا: مفتی غلام سرور، نولکشور، کانپور ۱۹۰۶ء

۲۰۔حضرات القدس (ج دوم): بدرالدین سرہندی' محکمہ اوقاف پنجاب، لاہور ۱۹۷۱ء

۲۱۔حضرت مجدد الف ثانیؒ: سیّد زوار حسین شاہ، ادارہ مجددیہ' کراچی ۱۹۷۲ء

۲۲۔خزینۃ الاصفیا (خ اول ودوم): مفتی غلام سرور، نولکشور، کانپور ۱۲۳۲ھ

۲۳۔خلاصۃ المعارف (قلمی) حضرت سیّد آدم بنوریؒ

۲۴۔دربارِ قادری: محمود علی مائل، غوثیہ کتب خانہ، لاہور (س۔ن)

۲۵۔دربارِ قادریہ فاضلیہ کا قرطاس المعارف: سیّد بدر محی الدین قادری سجادہ نشین دربارِ قادریہ فاضلیہ (بٹالہ شریف) لاہور فروری ۱۹۷۰ء

۲۶۔دیوان ضیا حسین خیر شاہی قادری، حسین شاہ، طالع نیاز حسین موضع چنڈال گوجرانوالہ۔

۲۷۔ریاض الاولیا (قلمی) شیخ محمد بقا برٹش میوزیم ۱۷۴۵

۲۸۔زبدۃ المقامات: محمد ہاشم کشمی ۔نولکشور، کانپور، جنوری ۱۸۹۸ء

۲۹۔صوفیائے نقشبند: سید امین الدین احمد، مقبول اکیڈمی لاہور ۱۹۷۳ء

۳۰۔عرس اور میلے: امان اللہ ارمان سرحدی۔ کتاب منزل، لاہور ۱۹۵۹ء

۳۱۔علمائے ہند کا شاندار ماضی (خ ۱): مولانا سید محمد میاں دیوبندی، جمعیۃ العلمائے ہند دہلی ۱۳۶۵ء

۳۲۔قصرِ عارفان: مولوی احمد علی، شائع شدہ دراورینٹیل کالج میگزین لاہور، مئی ۱۹۶۵ء

۳۳۔گلزار الخوارق (قلمی): حبیب اللہ سرہندی

۳۴۔گنجینۂ سروری المعروف بہ گنج تاریخ: مفتی غلام سرور نولکشور' لکھنؤ مارچ ۱۸۷۷ء

Marfat.com

(۱۲۹۴ء)۔
۳۵۔مآثر لاہور: محمد الدین فوق: مشمولہ نقوش (لاہور نمبر) لاہور
۳۶۔مجمع الاسرار (اُردو ترجمہ)
۳۷۔مختصر سوانح حیات حافظ غلام قادر شاہ: عبدالرحمٰن، مطبوعہ مرزا فضل الحق بیگ شیخو پورہ ۱۳۴۹ء
۳۸۔مکاشفات عینیہ (قلمی): حضرت مجدد الف ثانی "مخزونہ پنجاب یونیورسٹی لائبریری، لاہور
۳۹۔مکتوبات امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی" (دفتر اول): نور کمپنی، لاہور
۴۰۔مکتومات حضرت شاہ غلام علی دہلوی": مطبوعہ ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خاں صدر شعبہ اردو سندھ یونیورسٹی، حیدر آباد۔
۴۱۔نزھتہ (لخواطر ج ۵): عبدالحی بن فخر الدین الحسنی مطبع دائرۃ المعارف عثمانیہ حیدر آباد، دکن ۱۹۵۵ء
۴۲۔نقوش (لاہور نمبر) لاہور
۴۳۔ہندوستان کے سلاطین، علما اور مشائخ کے تعلقات پر ایک نظر: سید صباح الدین احمد عبدالرحمان ایم اے، معارف پریس اعظم گڑھ ۱۹۶۴ء
۴۴۔حدیقۃ الخوارق قلمی حبیب اللہ سرہندی
۴۵۔عہد گل، میر سیّد فیاض حسین زیدی
LAHORE:ITS HISTORY ARCHITECTURAL REMAINS AND ANTIQUITIES SYED MUHAMMAD LATIF

Marfat.com

شیخ طاہر بندگی......

حضرت شیخ احمد سرہندیؒ کی مجلس وعظ جاری تھی۔ دفعتاً آپ حلقہ ذکر سے اٹھ کھڑے ہوئے ہوئے اور فرمایا۔ میں نے اس حلقہ میں ایک دوست کی پیشانی پر لفظ شقی لکھا ہوا دیکھا ہے۔ یہ سن کر تمام حاضرین پر ہیبت طاری ہوگئی اور ہر ایک لرز کر رہ گیا۔ سب بہت خوف زدہ اور متفکر تھے۔ حضرت مجدد الف ثانی نے فرمایا۔ میں ایک بلا کے دفع کرنے کے درپے ہوا جو کسی دوست کے حق میں مقرر ہو چکی تھی۔ اس وقت میں نے بارگاہ الٰہی میں انتہائی عاجزی سے التجا کی تو معلوم ہوا کہ لوح محفوظ میں اس امر کی قضا کسی امر سے متعلق اور کسی شرط سے مشروط نہیں ہے۔ اس بات سے مجھے بہت مایوسی ہوئی۔ اچانک مجھے حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانیؒ کی بات یاد آئی۔ کہ انہوں نے ایک موقع پر فرمایا تھا۔ قضائے مبرم میں کسی کو تصرف حاصل نہیں لیکن مجھے بفضل ایزدی حاصل ہے۔ چنانچہ یہ سوچ کر میں بارگاہ خداوندی میں دوبارہ ملتجی ہوا اور حد درجہ وانکسار سے پیران پیر کا واسطہ دیا۔ تب اس فقیر پر ظاہر ہوا۔ کہ قضاء معلق دو طرح کی ہوتی ہے۔ ایک وہ جس کا معلق ہونا صرف اللہ تعالیٰ کے پاس محفوظ ہے اور جو لوح محفوظ میں قضاء مبرم کی حیثیت رکھتی ہے نہ ایک قضا پر جو حقیقت میں مبرم (قطعاً) ہے۔ اور اس میں تصرف اور تبدیلی عقلی اور شرعی طور پر محال ہے۔

چنانچہ جو آفت و مصیبت اس دوست پر پڑی تھی۔ اس کی حقیقت معلوم ہوئی اور حق تعالیٰ نے اس بلا کو دفع فرمایا۔ یہ دوست آپ کے مرید اور پیر بھائی شیخ محمد طاہر لاہوری تھے۔ اس انکشاف پر لوگ حیران تھے کہ ایسا شخص جو علم کا دریا نہیں سمندر ہے کیسے شقی ہو سکتا ہے۔

اس واقعہ کے تھوڑے عرصہ بعد ہی شیخ طاہر سے عجیب عجیب لغزشیں سرزد ہوئیں

Marfat.com

ایک مرتبہ آپ کی زبان سے نکل گیا کہ اگر مجدد الف ثانی بھی چاہیں تو میری نسبت سلب نہیں کر سکتے۔ یہ بات جب مجدد الف ثانی تک پہنچی تو وہ جلال میں آ گئے اور شیخ طاہر ماہی بے آب کی طرح تڑپنے لگے۔ ان کی حالت کا اندازہ ہونے پر آپ شیخ طاہر کے پاس گئے۔ ان کو تڑپتا دیکھ کر آپ کو رحم آ گیا۔ اور ان کی قصور معاف کر دیا۔ کیونکہ شیخ طاہر آپ کے صاحبزادوں کے استاد تھے۔

خواجہ محمد سعید اور خواجہ محمد معصوم اکثر کہا کرتے تھے کہ شیخ محمدؒ طاہر کے حقوق ہم پر اس قدر ہیں کہ ہم کسی طور بھی ان کے شکریہ سے عہدہ برآ نہیں ہو سکتے۔

شیخ محمد طاہر ۹۸۴ھ میں بمقام لاہور پیدا ہوئے اور یہیں پرورش پائی۔ آپ کا نام محمد طاہر تھا، عالم رویا میں حضرت شاہ کمال کیتھلی نے آپ کو بندگی کا لقب عطا فرمایا تھا۔ اور حضرت شاہ سکندر روس الاولیاء نے آپ کو ابو طاہر کا خطاب دیا تھا۔ آپ طاہر بندگی کے لقب سے مشہور ہوئے۔ آپ کے آباؤ اجداد ایران سے لاہور آ کر آباد ہوئے تھے۔ مفتی غلام سرور لاہوری نے لکھا ہے کہ آپ سلسلۂ قادریہ میں اپنے عہد کے قطب تھے اور علوم ظاہری میں یکتائے روزگار و منفرد تھے۔ علم شریعت و طریقت میں کامل دستگاہ رکھتے تھے۔ حضرت مجدد الف ثانیؒ نے آپ کو العالم، الفاضل اور الکامل کے القابات سے یاد فرمایا ہے آپ کی عادات و خصائل عام بچوں سے مختلف اور بزرگی کے آثار بچپن سے ہی نمایاں تھے۔ جب تحصیل علم کے لئے آپ کو مکتب میں بٹھایا گیا۔ تو بہت کم مدت میں آپ نے قرآن مجید حفظ کر لیا تھا۔ حافظہ بلا کا تیز تھا۔ ابتدائی تعلیم والد کے زیر سایہ حاصل کی اور پھر لاہور کے بڑے بڑے علما سے اکتساب علم کیا۔

ایک روز مجدد الف ثانیؒ نے فرمایا۔ میں چاہتا ہوں کہ محمد یحییٰ کو شیخ طاہر کے سپرد کر دوں۔ تا کہ وہ بھی اپنے بھائیوں کی طرح شیخ طاہر کی صحبت کے فیض سے عالم باعمل ہو

Marfat.com

جائے لیکن اب ان کا وہ دماغ کہاں رہا ہے یعنی اب ظاہری علوم کی جگہ درویشی نے لے لی ہے''۔

علوم ظاہری کی تکمیل کے بعد آپ نے دہلی اور آگرہ جا کر وہاں کے ارباب فضل وکمال سے مل کر ان کے علم سے استفادہ کیا۔ ان دنوں جب آپ علوم ظاہری کی تکمیل میں کوشاں تھے۔ وہاں باطنی فیض کرنے کے لئے کسی مرد حق کی تلاش میں رہے۔ دہلی میں قیام کے دوران آپ حضرت باقی باللہ دہلوی کی شہرت سن کر فوراً ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنا مدعا بیان کیا۔ حضرت خواجہ باقی باللہ نے فرمایا۔ تمہارا معاملہ شیخ احمد سرہندیؒ کے ساتھ ہے اور وہ بہت بڑے عالم باعمل ہیں۔ تم ان کے پاس سرہند جاؤ۔ وہاں دوران قیام ایک روز تمہارا مرشد خود تمہیں طلب کرے گا۔ تمہاری نسبت نقشبندی نہیں قادری ہے۔ سرہند جا کر آپ عبادت وریاضت میں مصروف ہو گئے اور حضرت مجدد کی خدمت میں رہتے ہوئے آپ کے جوہر چمک اٹھے انہی دنوں بحکمت الٰہی آپ پر وہ بلا عظیم نازل ہوئی اور حضرت مجدد کی نظر کرم سے اس سے نجات پائی۔ ایک مرتبہ آپ نے اخذ فیض میں کمی کا احساس کرتے ہوئے اخذ فیض کا طریق جاننے کی درخواست کی۔ حضرت مجدد نے فرمایا۔ طاہر! کیا تمہیں ہمارے حضرت خواجہ باقی باللہ کی بات پر یقین نہیں آیا۔ پھر مسکرا کر فرمایا تمہارا اصل حصہ جہاں ہے وہ عنقریب تمہیں مل جائے گا۔

ایک روز حضرت شاہ سکندر نے مجدد صاحب نے فرمایا کہ کسی ایسے شخص کو جو علم و فضل میں یکتا ہو۔ اسے ہمارے پاس بھیج دیں تا کہ ہم ان سے قصیدہ بردہ کی صحت کے متعلق گفتگو کر سکیں۔ حضرت مجدد نے شیخ طاہر لاہوری کا ذکر کر کے ان کے علم وفضل کی تعریف کی اور کچھ دن بعد ہی شیخ طاہر کو ہمراہ لے کر حضرت شاہ سکندر کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت مجدد ایک دن ٹھہر کر تھانیسر چلے گئے اور شیخ طاہر کو تنبیہ کر گئے کہ وہاں بہت محتاط رہنا

Marfat.com

شیخ طاہر کو آپ کی خانقاہ میں رہتے کئی دن گزر گئے ۔ اس دوران حضرت شاہ سکندر نے آپ سے کوئی بات نہ کی۔ شیخ طاہر اس خاموشی سے اکتا گئے لیکن جب اس سلسلہ میں کچھ کہنے کی کوشش کرتے تو زبان گنگ ہو جاتی ۔ بالآخر ایک اور قصیدہ بردہ مع تشریح لکھ کر حضرت کی خدمت میں پیش کیا۔ حضرت شاہ سکندر نے قصیدہ بردہ کا پہلا شعر قواعد حرف ونحو کے خلاف پڑھا تو شیخ طاہر نے اصلاح کرنا چاہی۔ لیکن شاہ سکندر نے جلال میں آکر فرمایا۔ ''طاہر! یہ شعر اسی طرح درست ہے جیسے میں نے پڑھا ہے''۔ آپ کے جلال کا شیخ طاہر پر ایسا اثر ہوا کہ وہ تین دن تک بے ہوش رہے۔ جب حضرت نے شیخ پہ اپنا ہاتھ رکھا تو وہ ہوش میں آئے۔ لیکن اپنے سینہ کو علم وعرفان سے خالی محسوس کر کے پریشان ہو گئے اور بلا اجازت سرہند کی راہ لی۔ تین دن تک برابر چلتے رہے لیکن ہر صبح آنکھ پر خود کو کیتھل میں پاتے ۔ چوتھے روز حضرت شاہ سکندر قادری نے فرمایا۔'' طاہر از ما بہ گریختی ۔ بدلی لکن ۔ قسمت تو وابستہ فزاک ما است وعنقریب خداء تعالیٰ دربارہ تو عنایت سازد'' شیخ طاہر کی زبان پر بے اختیار عراقی کا یہ شعر جاری ہو گیا۔

از تو نگریزد دل من یک زماں قالب را کے بود از جاں گریز
دار لطف مرادر برگرمت دار بیش از مادرم صد گو نہ شیر

اس کے بعد شیخ نے اپنا سر مرشد کے قدموں پر رکھ دیا اور بیعت کر کے خلعت خلافت پائی اور لاہور کی قطبیت کے فرمان سے نوازے گئے۔ حضرت شاہ سکندر نے مجدد صاحب کو لکھا کہ وہ طاہر کے حق میں خصوصی توجہ رکھیں اور لاہور کی قطبیت کے فرمان پر اپنی مہر ثبت فرمائیں۔ اس تحریر کے ساتھ شیخ طاہر کو سرہند روانہ کیا۔

لاہور میں آپ کے زہد واتقا اور علم وفضل کی شہرت گلی گلی پہنچ گئی۔ آپ دن رات طالبان حق کی تلقین میں مصروف رہتے تھے۔ اس زمانہ میں خطہ میانی کے رئیس حافظ جان محمدؒ

Marfat.com

تھے اور آپ سے بے حد محبت کرتے تھے۔ انہوں نے ایک عالیشان مدرسہ بنوا کر آپ کی نذر کیا۔ اور بمنت تمام آپ کو میانی صاحب میں لے آئے۔ یہاں بھی آپ کا دینی اور علمی شغل جاری رہا۔ آپ کسی معاوضے کے بغیر وعظ و تدریس کا کام کرتے تھے۔ میانی صاحب میں آپ کی وجہ سے علماءِ فضلا کا جمگھٹ رہنے لگا۔ پنجابی زبان میں عالم کو میاں کہتے ہیں اس لئے اس محلّہ کا نام میانی صاحب مشہور ہوا۔ اور آپ پیر میانی کہلائے۔

آپ کے پاس بکثرت نذرانے آتے تھے لیکن آپ قبول نہ کرتے تھے۔ امراء اور روسا کو کسی حال میں آنے کی اجازت نہ تھی۔ ایک مرتبہ حاکم لاہور نے بہت کوشش کی کہ آپ اس کے دربار میں تشریف لائیں لیکن آپ نے انکار کر دیا۔ شاہجہاں تخت نشین ہوا تو اس نے گراں بہا رقم حاکم لاہور کے ذریعہ آپ کے پاس ارسال کی اور ہدایت کی کہ یہ ان کا حق ہے۔ آپ میں جذبہ سخاوت اس قدر غالب تھا کہ دوسروں کی حاجت کو اپنی ضرورت پر ترجیح دیتے تھے۔ موسم سرما میں درویشوں کو لحاف اور بستر لا کر دیا کرتے تھے۔ اور خود رات کا بیشتر حصہ نوافل میں گزار کر دیتے تھے۔

ایک مرتبہ آپ اپنے مرشد کے عرس پہ کیتھلی میں حاضر تھے۔ آپ کے پیر بھائی اور دوسرے مشائخ جمع تھے کلمہ طیبہ کا ذکر آیا آپ نے جذبہ میں آ کر کہا کہ جس نے اس کلمہ کو دل و جان سے پڑھا۔ وہ اگر لفظ لا کسی ذی روح کے کان میں کہے تو وہ مر جائے اور الا اللہ کہے تو پھر زندہ ہو جائے۔ یہ کہہ کر آپ کھڑے ہو گئے۔ وہاں ایک گائے بندھی تھی۔ اس کے کان میں لا کہا تو وہ اسی وقت مر گئی۔ پھر الا اللہ کہا تو زندہ ہو گئی۔

ایک درویش آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اس کے ہاتھ میں ایک کتاب تھی آپ نے پوچھا یہ کونسی کتاب ہے۔ اس نے عرض کیا کہ میرے مرشد کے ملفوظات ہیں۔ میں اسے ہمیشہ پڑھا کرتا ہوں۔ وہ درویش کچھ مدت آپ کی خدمت میں رہا۔ ایک روز اس نے

Marfat.com

عرض کیا۔ ''اے شیخ طاہر! مجھے کچھ عنایت کریں''۔

آپ نے فرمایا۔ مانگ کیا مانگتا ہے۔ اس نے عرض کیا۔ میرے پیر کو سولی چڑھایا گیا تھا۔ آپ دعا کریں کہ مجھے بھی سولی چڑھایا جائے تا کہ پیر کامل کی مطابقت نصیب ہو جائے۔ آپ نے فرمایا۔ اے عزیز! تو نے کیا مانگا، اس نے عرض کیا آپ توجہ فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے یہ سعادت نصیب کرے۔ تب آپ نے فرمایا۔ حق تعالیٰ تیری یہ خواہش پورے کرے گا۔ اس کے بعد وہ درویش آپ سے اجازت لے کر حیدر آباد دکن چلا گیا۔ آپ اکثر اس درویش کا ذکر کیا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ وہ درویش اہل معنی میں سے تھا کچھ عرصہ بعد آپ کا حیدر آباد دکن جانا ہوا۔ جہاں جاتے وہاں لوگوں سے دریافت کرتے۔ کہ اس وضع اور شکل کا کوئی درویش یہاں دیکھا ہے۔ مگر اس کا کوئی پتہ نہ چل سکا۔ بالآخر ایک ایسی جگہ پہنچے جہاں یہ پتہ چلا کہ اس شکل و شباہت کا ایک درویش یہاں آیا تھا۔ ڈاکوؤں نے ایک گاؤں کو لوٹا اور وہ سب ڈاکو گرفتار ہو گئے۔ ان ڈاکوؤں میں وہ درویش بھی شامل تھا۔ حاکم نے ان سب کو سولی کا حکم سنایا۔ وہ درویش سولی کی طرف خوشی دوڑا اور کہا سب سے پہلے مجھے سولی دو۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ بعد میں ڈاکوؤں نے بتلایا کہ یہ شخص ہم میں سے نہ تھا۔ یہ درویش تو مسجد میں بیٹھا کچھ پڑھ رہا تھا۔ جب ہم پکڑے جانے کے خوف سے مسجد میں چھپے تو لوگوں نے ہمارے ساتھ اسے بھی پکڑ لیا۔ یہ سنکر حاکم شہر کو بہت افسوس ہوا اور انہیں سولی سے اتار کر بڑی عزت اور احترام سے دفن کیا۔

آپ کی دو بیویاں تھیں لیکن اولاد کسی سے نہ تھی۔ البتہ آپ کی معنوی اولاد میں ہزار ہا لوگ تھے۔ جن میں سات بڑے نامور خلیفہ گزرے ہیں ان خلفاء میں سرفہرست شیخ ابو محمد قادری فاضلیہ سلسلہ کے پیشوا اعظم کا نام آتا ہے جن کا مزار آپ کے جنوب مشرق میں واقع ہے۔ ایک مرتبہ آپ نے جذب کی کیفیت میں فرمایا اور ابو محمد قادری کو حکم دیا کہ لوگوں

Marfat.com

میں اس کا اعلان کر دو۔ میں نے خدا سے اجازت لے لی ہے کہ جو شخص مہر قرب و جوار میں دفن ہوگا اس کے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اور وہ اللہ کی رحمت سے جنت میں داخل ہوگا''۔

آپ پر حضرت غوث الثقلین شیخ عبدالقادر جیلانی کی محبت کی بہت غلبہ تھا جس کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا تھا کہ ایک مرتبہ آپ کو الہام ہوا۔ اے طاہر! کہہ دے میرا قدم تمام اولیاء کی گردن پر ہے۔ لیکن آپ انتہائے ادب سے ایسا نہیں کہتے تھے بلکہ عرض کرتے کہ یہ رتبہ عالی تو صرف حضور غوث الاعظم کو ہی سزاوار ہے۔ مجھے تو صرف اتنا کام ہے کہ میں حضور غوث پاک کا ایک کمتر مرید اور پیروکار ہوں۔

آپ کے قلب و روح پر حضرت شاہ سکندر قادری کی توجہات کا اثر اتنا غالب تھا کہ ایک دفعہ حضرت شاہ سکندر قادریؒ لاہور تشریف لائے اور حضرت طاہر بندگیؒ کے مکان پر پہنچے جو محلہ شیخ اسحاق موجودہ موتی بازار متصل چونا منڈی میں تھا۔ اس وقت آپ بالائی منزل پر تھے۔ مرشد کو دیکھتے ہی بے اختیار چھلانگ لگا کر قدم بوسی کا ارادہ کیا۔ مرشد کو آپ کی قلبی کیفیت معلوم ہوگئی۔ اس لئے فوراً بلند آواز سے فرمایا طاہر! حوصلے سے کام لو اور سیڑھی کے ذریعہ نیچے آؤ۔

حضرت شیخ آدم بنوری نے جب آپ کی شہرت سنی تو ترک شیخیت کر کے پا پیادہ بنور سے لاہور تشریف لائے اور آپ سے نسبت قادریہ میں فیض حاصل کیا اور مسند ارشاد پر فائز ہوئے۔

۲۰ محرم ۱۰۴۰ھ کو آپ نے انتقال فرمایا۔ روشن آفتاب سے مادہ تاریخ نکلتا ہے اپنے مدرسے کے ایک گوشہ میں مدفون ہوئے۔ آپ کے مدفون ہونے کے بعد خطہ میانی لاہور کا عظیم قبرستان بن گیا۔

(بشکریہ:۔ سیارہ ڈائجسٹ)

Marfat.com

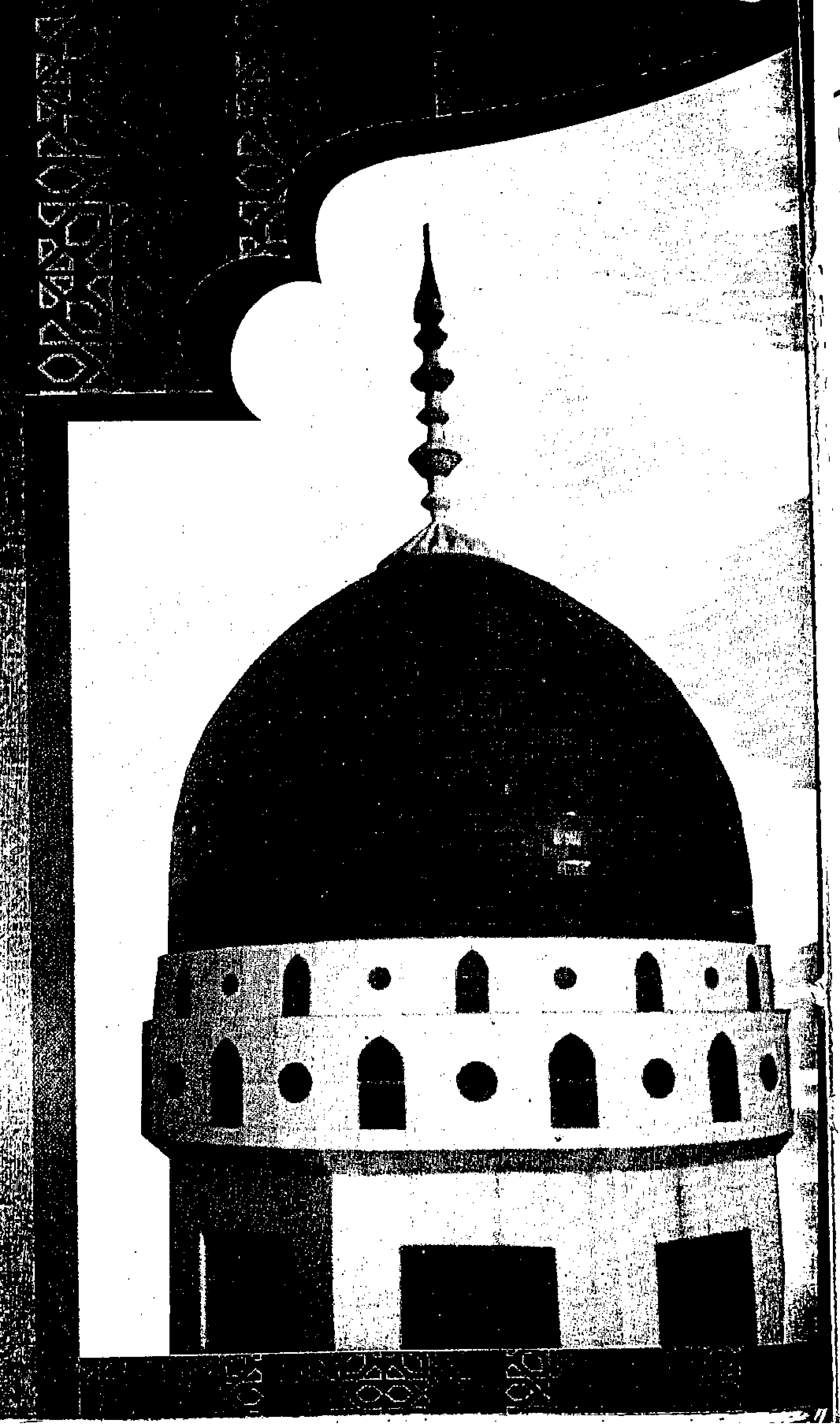

Marfat.com

Marfat.com

شرح قصیدہ غوثیہ

ابوالفرح شاہ محمد فاضل الدین قادری بٹالوی

Marfat.com

قصیدہ غوثیہ......

ارباب علم و ذوق جانتے ہیں کہ حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی قدس سرہ کے منظوم کلام میں ان اشعار کو جو ''قصیدہ غوثیہ'' کے نام سے معنون ہیں۔ دنیائے طریقت میں خصوصی شہرت اور مقبولیت حاصل ہے۔ اس قصیدہ کو قصیدہ غوثیہ کے علاوہ ''قصیدہ الخمریہ'' کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔ سلسلہ عالیہ قادریہ کے علاوہ دیگر سلسلہ ہائے طریقت کے ہزاروں مشائخ عظام اور لاکھوں متعلقین اسے بطور وظیفہ پڑھتے چلے آئے ہیں۔

قصیدہ غوثیہ کے بارے میں ہر زمانے میں ہزار ہا اکابر علماء و مشائخ اور لاکھوں اہل ایمان کی روایت، عمل و تصدیق درجہ تواتر کو پہنچی ہوئی ہے۔ جوان لوگوں کے اعتراضات کا رد ہے جو اس قصیدہ پر بے طرح اعتراضات کرتے رہے ہیں۔ لیکن ہر دور میں اس کی شہرت، مقبولیت، اور نشر و اشاعت اس کی نقل متواتر کی واضح اور بین دلیل ہے۔

شروح قصیدہ غوثیہ.............

برصغیر پاک و ہند میں قصیدہ غوثیہ کی بہت سی شرحیں بھی لکھی گئی ہیں۔ جن پر حضرت مولانا احمد رضا خان بریلویؒ نے ایک باقاعدہ رسالہ تصنیف کیا ہے۔ فاضل بریلوی نے قصیدہ غوثیہ کی جن شروح کو پسندیدہ قرار دیا ہے ان میں عالم ربانی، عارف کامل حضرت محمد افضل کلانوریؒ کی ''رموز خمریہ'' سرفہرست ہے۔ اس کے علاوہ انہیں کے سلسلہ طریقت عالیہ قادریہ طاہریہ فاضلیہ کے مایہ ناز عالم حضرت ابوالفرح شاہ محمد فاضل الدین بٹالوی بانی سلسلہ فاضلیہ کی شرح ''بیان الاسرار فی شرح قصیدہ غوثیہ'' (عربی) میں ایک لاجواب شرح

Marfat.com

ہے۔ کہا جاتا ہے کہ آج تک کوئی شرح اس پائے کی تصنیف نہیں ہوئی۔ دور حاضر کے شہرہ آفاق بزرگ حضرت پیر سید مہر علی شاہؒ نے اس کی بڑی تعریف کی ہے۔ اسی بے بدل شرح کا اردو ترجمہ نذر قارئین کیا جا رہا ہے۔ ایک اور مشہور عالم دین کی رائے میں یہ ایک ایسی شرح قصیدہ جو کسی ایسے شخص کی لکھی ہوئی ہے جس کو قدرت کی طرف سے مافوق البشری تائید حاصل تھی۔

''بیان الاسرار فی شرح قصیدہ غوثیہ'' ایک عرصہ سے نایاب ہے۔ اس کا صرف ایک قلمی نسخہ کراچی میوزیم میں محفوظ ہے۔ بیان الاسرار کے جس اردو ترجمہ سے استفادہ ان اوراق میں پیش کیا جا رہا ہے وہ خاندان قادریہ کمالیہ کے چشم و چراغ حضرت مقبول محی الدین گیلانی مدظلہٗ ڈیرہ غازی خان کے ذاتی انتخاب کتب میں شامل ہے۔ پیشتر ازیں آپ کے بزرگوں کے مطالعہ میں رہا ہے۔

شروح قصیدہ غوثیہ کے تذکرہ کے ضمن میں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ حضرت طاہر بندگی لاہوریؒ نے بھی فارسی زبان میں ایک شرح تحریر کی تھی۔ جس کا واحد قلمی نسخہ آج بھی ایران کے قومی عجائب گھر، مجالس شوریٰ ملی تہران میں دیکھا جا سکتا ہے۔ یہ نسخہ خود حضرت طاہر بندگیؒ کے ہاتھ کا تحریر شدہ ہے۔

خادم سلسلہ عالیہ قادریہ، اخلاق احمد قادری

☆☆☆☆

Marfat.com

یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً اللہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شرح قصیدہ غوثیہ

سَقَانِی الْحُبُّ کَاسَاتِ الْوِصَالِ
فَقُلْتُ لِخَمْرَ قِےْ نَحْوِیْ تَعَالِ

حل لغات: ۔ سقی ۔ بمعنی پلانا ۔ سیراب کرنا ۔ حب ۔ دوستی پیدا کرنا ۔ الکاسات ۔ بمعنی پیالے ۔ کاسہ اس پیالہ کو کہتے ہیں ۔ جس میں شراب موجود ہو ۔ الوصال بمعنی عدم فراق ۔ الخمرۃ ۔ خمر بمعنی شراب ۔ نحوی ۔ بمعنی میری جانب ۔ تعالِ ۔ بمعنی آو ۔

ترجمہ بیت: ۔ مجھے محبت نے وصال کے پیالے پلائے تو میں نے اپنے حصہ شراب کو کہا، تو میری طرف آجا ۔

بعض علما نے وصال کی تعریف میں لکھا ہے کہ وصال فراق کی ضد ہے اور وصال کے بعد فراق لاحق نہیں ہوا کرتا ۔ جس وصال کے بعد فراق لاحق ہو وہ وصال ہی نہیں کہا جا سکتا ۔ اس کلام میں وصال سے مراد وصال حسی نہیں ہے ۔ بلکہ وہ حالت مراد ہے ۔ جو کہ سالک کو بقایا اللہ کے بعد

Marfat.com

حاصل ہوتی ہے۔ خمرۃ میں تاء نے وحدت کا فائدہ دیا ہے۔ جس سے نکتہ یہ حاصل ہوا۔ کہ عارف جیلی قدس اللہ سرہٗ کے کمالات تو غیر معمولی وصف کے ہیں۔ چنانچہ لفظ کاسات الوصال سے ظاہر ہے۔ کہ آپ کو عرفان کے کئی خزائن ودیعت کئے گئے۔ مگر فقلت لخمرتی نحوی تعال نے ظاہر کیا۔ کہ شیخ اجل رضی اللہ عنہ جمیع کمالات کے خزائن کو منصہٗ وجود پہ آنے کی ہدایت نہیں کی۔ بلکہ کاسات وصال میں سے ایک کاسہ کے خمر کو اپنی جانب بلایا تاکہ خلائق پہ تقسیم کی جاوے گویا اپنے دریا میں سے ایک قطرہ کو لوگوں پہ تقسیم کیا تاکہ بطور نمونہ اسے دیکھیں۔ ورنہ جمیع کمالات شیخ اجل رضی اللہ عنہٗ کے اظہار جلوہ کی تاب کون لاسکتا تھا؟ نحوی تعال میں ایک اشارہ اس نکتہ کی طرف بھی ہے۔ کہ الیٰ نہیں فرمایا۔ بلکہ نحوی فرمایا۔ میرے پاس آؤ۔ نہیں کہا گیا۔ میری جانب آؤ ارشاد فرمایا اگر الی (میرے پاس آؤ) فرمایا جاتا تو اس سے آپ کی ذات تک فیضان محدود رہنا متصور ہوتا نحوی نے ظاہر کیا کہ طالبین و جملہ گروہ متعقدین شیخ اجل پہ فیضان شامل ہوگا جسے التحیات للہ میں **السلام علیک ایھا النبی** کے بعد **السلام علینا وعلیٰ عباد اللہ الصالحین** استعمال ہوا۔ جس نے فیضان کی تعمیم پر اشارہ کیا اور اس میں ایک اشارہ یہ بھی ہے کہ شیخ اجل خمر موصوف کے مشتاق

Marfat.com

نہیں کہ اس کے پاس جاویں۔ بلکہ اسے کہا کہ تم میری جانب آؤ کیونکہ آنجناب تو محبوب سبحانی ہیں اور محبوب کا محبوب بھی محبوب ہوتا ہے۔ لہٰذا خمر کو چاہیئے کہ محبوب سبحانی کو اپنا محبوب سمجھ کر انکی خدمت میں پیش ہو کر تعمیل ارشاد کرے۔

☆☆☆☆

سَعَتْ وَمَشَتْ لِنَحوِیْ فِی کُؤُسٍ
فَهِمْتُ بِسُكْرَتِیْ بَیْنَ الْمَوَالِ

حل لغات:۔ السعی ۔ بھاگنا۔ المشی آہستہ چلنا۔ کئوس۔ جمع کاسہ۔ پیالہ جس میں شراب ہو۔ ھام الی الامر قصد کیا۔ السکرۃ مراد شراب سے ہے موالِ اصل میں موالی ہے۔ جو کہ مولیٰ کی جمع ہے جس سے مراد اولیاء کرام ہیں۔ جو کہ شراب موصوف کے مشتاق ہیں۔

اول سعت اور مشت کا لفظ استعمال کیا گیا۔ اس میں ایک لطیف نکتہ ہے۔ وہ یہ کہ سعی کا لفظ بھی حج بیت اللہ میں مستعمل ہوا ہے۔ تو گویا خمر کا اشتیاق بطور زلزلہ تھا۔ پھر مشت نے یہ ظاہر کیا کہ خمر جلوہ شیخ اکمل ؓ کی وجہ سے سعی پر قادر نہ رہی اور مجبور ہو کر مشی کو اختیار کیا۔

ترجمہ بیت:۔ (میرے حکم کے امتثال، شراب (موصوف میری جانب

Marfat.com

(بڑے اشتیاق سے) بھاگتے ہوئے آئی درحالیکہ وہ شراب پیالوں میں (انوار شرعی اور جلوات احمدیہ سے آراستہ) تھی تو میں اسے ارباب مجلس میں تقسیم کرنے کے درپے ہوا۔

حل نکات:۔ شراب از جہت ذات کے تو شراب وصال ہے اور از جہت وصف کے استرشاد یا ارشاد۔ اس میں اشارہ ایک لطیف نکتہ کی طرف ہے کہ سلسلہ قادریہ کے بانی رضی اللہ عنہ کا وصول عین ایصال ہے یعنی آپ کا رشد عین ارشاد ہے۔ یہ انتہائی درجہ استعداد ہے۔

☆☆☆☆

فَقُلْتُ لِسَائِرِ الْاَ قْطَابِ لُمُّوْا
بِحَالِیْ وَادْ خُلُوْا اَنْتُمْ رِجَالِ

حل لغات:۔ لموا۔ العام بمعنی نازل ہونا۔ اترنا۔ الم بالمکان کہا جاتا ہے جب کہ مراد ہو کہ وہ مکان میں فروکش ہوا۔ بحالی۔ میں جاء نے اتفاق کا کام دیا ہے۔

ترجمہ بیت:۔ تب میں نے جملہ اقطاب کو کہا کہ (عرفان کی جانب میرے اخلاق سے متخلق ہو کر آؤ تم میرے اپنے آدمی ہو (بلا تکلف اور بلا

Marfat.com

خوف کے میرے جانب) آجاؤ (میرے حالات سے تشبتہ پیدا کرو اور شراب موصوف سے سیرابی حاصل کرو)۔

قطب کی جمع اقطاب ہے۔ اقطاب سے مراد اولیاء مطلق ہے یا اقطاب اصطلاحی معنی میں لے لیا جائے۔ تو بھی بیت سے ظاہر ہوگا کہ جب اقطاب کا یہ حال ہے تو کم مرتبہ اولیاء کی نسبت آں ممدوح رضی اللہ عنہ سے کیا ہوسکتی ہے!

ولایت (قرب الٰہی) کے بھی کئی مراتب ہیں۔

1:۔ عابد' وہ جو کہ کتاب وسنت سے ضابطہ شریعت تلاش کر کے اتباع شریعت مثل فرائض واجبات سنن وغیرہ میں تمیز کرنا ہی اپنا مقصد خیال کرتے ہیں۔

2:۔ زاہد، جو کہ حرام کو ہی نہیں بلکہ مباح کو بھی اللہ کی رضامندی حاصل کرنے کے لئے ترک کر دیتے ہیں۔

3:۔ عارف' وہ جو اللہ تعالیٰ کا بمعہ کمالات کے ادراک شہودی کر لیتے ہیں۔ کانک تراہ کا مرتبہ حاصل کر لیتے ہیں۔

4:۔ مخلص' وہ جو کہ ریاء نمود کو بھی ترک کر دیتے ہیں۔

اور ان کی حیثیت بوجہ رویت جلال وعظمت حق بہت نازک ہوتی ہے۔

Marfat.com

وَھَتمُوا وَاشْرَبُوْا اَنْتُمْ جُنُوْدِی
فَسَاقِی الْقَوْمِ بِالْوَا فِی الْمَلَالٖ

حل لغات :۔ واشربو۔تم سب پیو۔جنودی۔جنود جمع جند۔بمعنی لشکر۔ مرے لشکر۔ساقی۔سیراب کنندہ مراد اس سے ساقی خمرات توحید ہے۔قوم بمعنی جماعت وافی کافی ملال ۔ بروزن فعال بمعنے مفعول یعنی مملو من الشراب پراز شراب۔

ترجمہ بیت :۔ تم تو میرے اپنے لشکر ہو (بلا تکلف) اکتساب فیضان کے درپے ہو جاؤ اور (سرچشمہ فیض سے) سیراب ہو جاؤ۔ کیونکہ قوم کا ساقی بہت بڑا سرمایہ دار ہے۔

نکات :۔ ہمو۔قصد کرو۔عمل وہ ہے جو نیک نیت پر مشتمل ہو۔نیتُ الْمُؤمِنُ خَیْرٌ مِّنْ عملہ میں یہی نکتہ ہے۔یعنی محض عمل بلا نیک نیت کے کوئی شے نہیں ہے۔بخلاف نیت کے کہ وہ خواہ عمل سے مقرون ہو یا نہ ہو۔موجب ثواب ہوتی ہے۔پس معلوم ہوا کہ نیت کا درجہ عمل سے بہتر ہے۔ہموا سے حکم ہوا کہ شراب وحدت پینے کے لئے تیاری کرو۔اور تیاری سے مراد یہ کہ شریعت سے انس پیدا کرو۔فضائل اخلاق سے آراستہ ہو جاؤ۔اپنے تئیں

Marfat.com

انسانی کمالات حاصل کرنے کے لئے مستعد بنالو۔ پھر مراتب علیہ اور اعلیٰ درجات حاصل کرسکو گے ارادت راسخہ ہی مثمر ہوسکتی ہے۔ اور حضرت شیخ نے صلائے عام کے ساتھ یہ بھی فرمادیا کہ سائلین اور طلبہ کی تعداد خواہ کتنی ہی بڑی ہو۔ ساقی کا فیضان بڑا وسیع ہے۔ بڑی سے بڑی جماعت کو بھی سیراب کرسکتا ہے۔ کیونکہ اصل منبع فیضان کا تو وہ ہے۔ جس کی شان (**رزق ربك خير وابقىٰ وما عندكم ينفذ وما عند الله باق** سے ظاہر ہوتی ہے۔ چنانچہ لفظ وافی سے بھی یہ نکتہ حاصل ہوتا ہے۔ الوافی الملال صفت ہے الکاس مقدر .... کے لئے اور کاس مفرد ہے۔ کاس کے مفرد لانے سے مقصد یہ ہے کہ ظاہر ہوجاوے۔ کہ حضرت شیخ کا ایک پیالہ سارے جہان کو سیراب کرسکتا ہے۔ کاسات وافیات کی ضرورت نہیں ہوگی۔

☆☆☆☆

شَرِبْتُمْ فُضْلَتِیْ مِنْ بَعْدِ سُکْرِیْ
وَلَا نِلْتُمْ عُلُوِّیْ وَاتِّصَالِ

حل لغات:۔ فضلہ، جو چیز کھانے پینے کے بعد رہ جاتی ہے۔ سکر۔ مست ہونا نیل۔ حاصل کرنا۔ علو۔ بلندی اتصال۔ ایک دوسرے سے کسی چیز کا ملنا

Marfat.com

ترجمہ بیت :۔ میرے سیراب و مست ہونے کے بعد تم نے مرا پس خوردہ نوش کیا (لیکن کہیں خیال کرنا کہ اس شرکت سے تم کمالات میں شریک ہو جاؤ گے) تم مری بلندی اور قرب کو نہیں پہنچ سکتے (استعداد میں فرق ہو تو استفادہ میں تفادت کا ہونا ضروری ہے)۔

نکات :۔ شربتم فضلتی من بعد سکری میں چند ایک لطیف اشارے ہیں۔

1:۔ حضرت شیخؒ نے اکیلے ہی خمر وحدت نوش نہ فرمائے بلکہ اس کا کچھ حصہ خواہ وہ پس خوردہ ہی ہے۔ دیگر احباب کو بھی عنایت فرمایا۔ کیونکہ اکیلے کھانا پینا بادشاہ کی شان کے شایاں نہیں ہے۔

2:۔ حضرت شیخ نے خود سیر ہو کر اپنا پس خوردہ اپنے خدام کو دیا۔

3:۔ فضلہ (پسخوروہ) خدام کے صدری امراض کے لئے شفا کا کام دے گا۔ چنانچہ حدیث شریف میں وارد ہوا سؤر المومن شفاً (مومن کا پسخوردہ شفا ہوتا ہے)۔

مومن وہی ہے۔ جو کہ تقریب الٰہی حاصل کر چکا ہو۔

نگاہ مرد مومن سے بدل جاتی ہے تقدیریں ....

اس میں مومن سے بھی مراد غالباً یہی ہے۔ ورنہ محض مرجبہ طریق پر زبان سے خدا اور اس کے رسول و کتب اور دیگر امور پر ایمان کی شہادت

Marfat.com

ظاہر کرنا انسان کو کمال نہیں دے سکتا۔ جس سے تقدیریں بدل سکتیں اور زنجیریں اور تدبیریں کٹ جائیں۔ اور محو ہو جائیں۔

جملہ اولیاء کرام حضرت سیدنا غوث پاکؒ کے خدام سے ہیں۔ اور حضرت سیدنا غوث پاکؒ کو جب اللہ تعالیٰ کی جانب سے مکرمات وفضائل عطا ہوئے۔ تو اس وقت اپنے جدامجد صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت واتباع میں آپ نے بھی اپنے خدام کو یاد فرمایا۔ اور اپنا فضلہ مرحمت فرمایا۔ جیسے کہ معراج کے وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب السلام علیک ایھا النبی کا خطاب حاصل کیا۔ تو آپ نے فرمایا السلام علینا وعلیٰ عباد اللہ الصالحین۔ تو ملاحظہ ہو۔ رحمت کا اندازہ کہ عین قرب الٰہی کے وقت بھی بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مخلصین کو فراموش نہ کیا۔ اسی ہی رحمت کو ملحوظ رکھ کر شیخ عبدالقادرؒ نے بھی پس خوردہ کا حصہ اولیاء کرام کو بخشا۔

علوی واتصال کے متعلق مختلف بیان ہیں۔ بعض کی رائے ہے کہ مشاہدات قلوب ومشاہدات اسرار کا نام اتصال ہے۔ بعض کا خیال ہے کہ واصل کا مرتبہ وہ ہے۔ جہاں کوئی شی اللہ سے حجاب نہ ڈال سکے ابو سعیدؒ فرماتے ہیں۔ کہ واصل وہ ہے جس کو انقطاع کا خدشہ نہ رہے۔ حضرت شیخؒ نے علوی واتصال سے فرمایا ہے۔ کہ اولیاء کرام کے وصولات

Marfat.com

نوعیہ اور شخصیہ ان کی حسب استعداد تجلیات کے مطابق ہیں۔ مگر شیخ جیلانیؒ کا وصول واتصال اس کے خاص خداداد استعداد کے مطابق وارد ہونے والی تجلیات کے حسب حیثیت ہے۔

☆☆☆☆

مَقَامُکُمُ الْعُلٰے جَمْعًاد وَلٰکِنْ
مَقَامِیْ فَوْقَکُمْ مَازَالَ عَالٍ

حل لغات:۔ مقام بالفتح۔ بمعنی قیام آئے گا۔ قیام عام ہے۔ کہ سلوک کے ذریعے حاصل ہو یا محض افضال فیاض کے ذریعہ جو جذبہ عطا ہوتا ہے۔ اس کے واسطہ سے قیام حاصل ہو جائے۔ اور قیام ایسی صورت میں اختیاری متصور ہوگا۔ مگر بصوریت کہ مقام کو ضمہ سے پڑھا جائے۔ تو قیام بہ اختیار وقدرت متصور نہیں ہوگا۔ اور لعنت میں بمعنی اقامت کے ہوگا۔ یہاں اقرب علی الصواب پہلی صورت ہے۔ کیونکہ مقام افضل وہی ہے۔ جہاں کے قیام لازمی نہ ہو۔ بلکہ محض اختیاری کیونکہ تب ہی ترقی ممکن ہوگی۔

علٰے۔ جمع علیا تانیث الاعلیٰ۔ جمعاً بضم المیم و فتح المیم۔

ترجمہ بیت:۔ تمہارے تمام مقامات برگزیدہ (اللہ کے ہاں) ثابت

Marfat.com

ہیں۔لیکن (اللہ کے ہاں) میرا مقام ہمیشہ تم پر فائق اور بزرگتر رہے گا۔

حل نکات:۔علیٰ جمع ہے۔اور مقام مفرد جب جمع معرف کی طرف مضاف ہو تو عموماً استغراق کا فائدہ دیتا ہے۔استغراق سے جمعیت کا فائدہ نکلا۔اور اگر تجلی کو بمعنی رفعت لیا جاوے تو مطابقت مبتداء و خبر صفت موصوف میں ظاہر کرنے کی خاطر کوئی تکلف نہیں کرنا پڑے گا۔

جمعاً۔کو تمیز بنالو بشرطیکہ اسے مصدر سمجھا جاوے اور حال بنالو۔(بمعنی معقول) مصدر میں مذکر و مونث سب مساوی ہیں۔علٰے ہذا مفرد و جمع بشرطیکہ حال مضاف الیہ یعنی (العلیٰ) سے ہو۔

☆☆☆☆

اَنَا فِیْ حَضْرَتِ التَّقْرِیْبِ وَحْدِیْ
یُصَرِّ فُنِیْ وَحَسْبِیْ ذُوالجَلَالِ

حل لغات:۔حضرت۔نزدیکی درگاہ۔بمعنی مطلق بارگاہ بھی آتا ہے۔تقریب۔تقرب کی خواہش کرنا۔تقرب تلاش کرنا۔وحدی وحدۃ بمعنی منفرد ہونا یائے نسبت کی ہے۔وحدی منسوب بوحد بمعنی مفرد۔جلال۔بزرگی ذوالجلال اللہ تعالیٰ کے اسماء سے ہے یصرفنی (اللہ تعالیٰ) مجھے ایک مقام سے دوسرے مقام کی طرف تبدیل کرتا رہتا ہے۔

Marfat.com

ترجمہ بیت:۔ میں ہی اکیلا بارگاہ تقرب جوئی میں ہوں (اللہ تعالیٰ) مجھے ایک مقام سے دوسرے مقام کی طرف تبدیل کرتا ہے۔اور مجھے اللہ کافی ہے۔

حل نکات:۔ شیخ جیلی رضی اللہ عنہ ایسی منزل میں ہیں کہ انہیں قرب محیط ہورہا ہے۔جیسے کہ مظروف کو ظرف احاطہ کئے ہوتا ہے۔یا نسبت نے ظاہر کیا ہے۔کہ حضرت شیخ اپنے آپ کو''وحد'' کی طرف منسوب کررہے ہیں انا فی حضرت میں انا کا لفظ بعض علماء کو ناگوار محسوس ہوا ہے۔انہوں نے خیال کیا ہے کہ انا کہنا نخوت وتکبر پر مشعر ہے۔

معاذ اللہ حقیقت یہ ہے۔کہ تحدیث نعمت وتحریص علی تحصیل فضائل کے طور پر انا سے تکلم کرنا تو عین مناسب ہے بلکہ اس صورت کے کئی مقامات پر انا وارد ہوا ہے۔**انما انا بشر مثلکم انا اول المسلمین**۔ **انا سید ولد آدم انا اول شافع** کے ارشادات پر نظر وکرو تو یہ شبہ دور ہوجائیگا۔

اَنَا الْبَازِیُّ اَشْھَبُ کُلَّ شَیْخٍ
وَمَنْ ذَافِے الرِّجَالُ اعطِیَ مِثَالٖ

حل لغات:۔ البازی۔ طائر معروف۔ یاء کی زیادتی پر دلالت کرتی ہے۔

Marfat.com

یعنی قوی باز۔

اشہب ۔سفید جس میں قدرے سیاہی بھی شامل ہو۔مگر غالب رنگ سفید ہو۔ چنانچہ جس روز برف پڑے ۔اس کو یوم اشہب کہتے ہیں ۔عنبر اشہب اس عنبر کو کہتے ہیں۔جس میں سفیدی غالب ہو۔

مثال :۔ فرمان بادشاہ ۔ مانند کے معنے میں بھی مثال آتا ہے ۔ دونوں یہاں لئے جا سکتے ہیں ۔ یاء کتابت میں مخدوف ہے ۔تا کہ وصال جبال وغیرہ سے مطابقت ہو سکے۔

ترجمہ بیت :۔ میں ہر شیخ (طریقت) سے مفید تر باز ہوں اور کوئی ہے۔ ایسا مرد جسے میرے جیسا فرمان شاہی عطا ہوا ہو؟

حل نکات :۔ انا کالبازی نہ فرمایا بلکہ انا البازی ارشاد ہوا تا کہ زید۔ اسد کی طرح معنی میں کمال ظاہر ہو سکے۔اشہب باز۔قوی تریں باز ہوتا ہے

ومن زافی الرجال اعطی مثال ۔ متعلق انا فی حضرۃ الخ وانا البازی ہر دو جملوں کو قرار دینا مناسب ہے۔

لفظ رجال کے استعمال سے اشارہ کیا ہے۔ کہ جملہ اولیاء مثل پیدل

Marfat.com

چلنے والوں کے ہیں۔اور آپ تیز گام ہیں یہاں تک کہ معمولی باز بھی آپ کی رفتار ترقی کو نہیں پہنچ سکتے۔

اس بیت سے سلوک کی طرف متوجہ فرمایا گیا۔اس لئے ضروری ہے کہ سلوک وہ رفتار ہے جس کے ذریعے انسان عالم ناسوت سے نکل کر عالم ملکوت کی طرف پہنچنے کی کوشش کرتا ہے۔

حضرت سیدنا ابوالفرح محمدؒ فاضل الدین بٹالوی رحمۃ اللہ علیہ نے سالک کے لئے ابتدائی منزل یوں تجویز فرمائی ہے۔

توبہ کے بعد اسے لازم ہے۔کہ وضو پر ہمیشگی اختیار کرے۔نماز با جماعت ادا کرے۔اور اوامر ونواہی میں سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرے۔صبح کی نماز کے بعد علیحدگی میں ذکر جہری اور خفی کرے۔اور اس پر ہمیشگی کرے۔کیونکہ بموجب ارشاد نبوی افضل عبادات وہی ہے۔جس پر ہمیشگی کی جاوے۔خواہ وہ تھوڑی ہی کیوں نہ ہو۔بعدش صلوٰۃ اشراق (دو رکعت) پڑھے پھر کچھ وقت اوراد میں مشغول ہو بعدش (چار رکعت) ضحٰے ادا کرے۔پھر کسب معاش دنیاوی میں مصروف ہو جائے نماز ظہر کے بعد قرآن حکیم کی تلاوت کرے۔پھر کسب معاش میں مصروفیت ضروری ہو تو اختیار کر لیوے۔پھر عصر کے وقت چار رکعت نماز سنت ادا کرے۔اور پھر

Marfat.com

چار رکعت فرض نماز عصر پھر مغرب کے بعد اوراد میں مشغول ہو۔ عشاء کی نماز ادا کرنے کے بعد کچھ دیر اوراد میں لگائے اور پھر سو جائے۔ حتےٰ کہ تہجد کے وقت نماز تہجد ادا کرے۔ نماز تہجد مقام محمود کی وراثت حاصل کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔

انما الاعمال بالنیات ۔نیت سے خلوص ظاہر ہوگا خلوص سے قوت عمل پیدا ہوگی۔ قوت عمل عمل کو نتیجہ خیز بنانے میں زود اثر ثابت ہوگی۔ اور خلوص کا سب سے اعلیٰ مرتبہ وہ ہے۔ جو کہ علائق وعواق سے خالی ہو۔ اور وہ وقت تہجد کا بہت مناسب ہے۔ اس لئے دعائے سحری کا اثر زودی میں مشہور ہے اور اس ہی لئے تہجد کی عبادت کو خاص رتبہ حاصل ہے۔

اور سالک کو لازم ہے۔ کہ ہر روز اس کی روحانی حالت ترقی پہ ہوتی جاوے۔ تاکہ وہ حدیث پاک ”جس کے دو روز ایک ہی جیسے ہوئے تو (سمجھ لو) وہ زیاں کار ہے“ کا مورد وعید نہ بنے۔ اگر سالک نے ارشاد کی ذمہ داری بھی ادا کرنی ہو۔ اسے یاد رکھنا چاہیئے کہ اس کے اخلاق میں مندرجہ ذیل اوصاف ظاہر ہوتے ہیں۔

چنانچہ حضرت غوث پاکؓ نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ شیخ طریقت میں مندرجہ ذیل اوصاف کا موجود ہونا ازبس ضروری ہے۔

Marfat.com

1:۔ اللہ تعالیٰ سے دو فضیلتیں لے۔(۱) عیب پوشی۔(۲) رحم دلی۔

2:۔ رسول خدا سے دو فضیلتیں لے۔(۱) شفقت۔(۲) رفاقت۔

3:۔ حضرت ابوبکر سے دو فضیلتیں لے۔(۱) راستی۔(۲) راست گوئی۔

4:۔ حضرت عمر سے دو فضیلتیں لے۔(۱) نیک بات بتلانا۔(۲) برائی سے روکنا۔

5:۔ حضرت عثمان سے دو فضلتیں لے۔(۱) کھانا کھلانا۔(۲) شب بیداری کرنا۔

6:۔ حضرت علی کرم اللہ وجہ سے دو فضلتیں لے۔(۱) عالم بننا۔(۲) شجاعت اختیار کرنا۔

ہدایت کی دو نسبتیں ہیں۔ کبھی تو اللہ کی طرف منسوب ہوتی ہے۔ یہ نسبت ہمیشہ ثبوتی ہوتی ہے۔ کبھی سلبی طور پر استعمال نہیں ہوسکتی۔ الا اس صورت میں کہ اس کا ارادہ ہدایت کرنے کا نہ ہو۔

اور کبھی یہ نسبت ہدایت کی عباد کی طرف ہوتی ہے۔ **انك لتھدی الی صراط مستقیم** اور دوسری آیت میں ہے۔ **ھو الذی ارسل رسول بالھدی و دین الحق** تو ان آیات میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ھادی کے لقب سے یاد فرمایا گیا۔ گا ہے

Marfat.com

سلبی نسبت ہوتی ہے۔ مثلاً **انك لا تهدى من احببت ۔**

ان دونسبتوں کے متعلق کچھ بیان کرنا ضروری ہے۔ جو ہدایت اللہ کی طرف منسوب ہے۔ وہ بایں معنی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے میں ایسے اسباب پیدا کر دے کہ ان اسباب کی وجہ سے وہ بندہ اللہ تعالیٰ تک پہنچ جاوے۔ مثلاً ہادیان مثل انبیاءؑ۔ اولیاء کی طرف رجوع کرنا بھی یکے از اسباب مذکورہ ہے۔ **يهدى بنوره من يشاء** یہ ہدایت بمعنی حقیقی ہے۔ اس ہی کو ایصال و وصول کہا جاوے گا۔ یہ رُسل اور دیگر ہادیان کے ہاتھ میں نہیں محض اللہ کا خاصہ شریفہ ہے۔ دوسری ہدایت جو دیگر ہادیان کو حاصل ہے۔ وہ یہ کہ صراط مستقیم مخلوق خدا کو دکھلائیں۔

شیخ طریقت وہ انسان ہے۔ جسے اللہ تعالیٰ نے از جہت علم وعمل صالح کر رکھا ہو۔ اس کے تین انواع ہیں۔ (۱) کامل۔ (۲) کامل مکمل۔ (۳) اکمل فی الاکمال۔

مرتبہ سوم شیخ جیلی رضی اللہ عنہ سے مخصوص ہے۔

كَسَانِيْ خِلْعَةً بِطَرَازِ عَزْمٍ

وَتَوَّجَنِىْ بِتِيْجَانِ الْكَمَالِ

حل لغات: ۔ کسوۃ۔ کپڑے پہننا مطلق کپڑے کو بھی کہتے ہیں۔ کسانی:

Marfat.com

مجھے پہنایا۔ خلعۃ :۔ لباس جو اعزاز کے طور پر کسی کو پہنایا جائے۔ طراز (فارسی) نقش ونگار۔ طراز (عربی) سنجاف جامہ عزم قصد کامل۔ توجنی مجھے تاج پہنایا۔ بتیجان جمع تاج۔ مراد یہاں بتیجان الکمال سے وصولی کلی ہے جو کہ ہم معنی ہے۔ بشریت کے فقدان کو جو انوار الٰہیہ کی وجہ سے حاصل ہو جاتا ہے۔

ترجمہ بیت :۔ (اللہ تعالیٰ نے) مجھے قصد کامل سے منقش شدہ خلعت پہنائی اور مجھے کمال کے تاج پہنائے۔

حل نکات :۔ خلعۃً میں تنوین کا استعمال ہوا۔ تاکہ تعظیم کا اظہار ہو۔

"عزم کی تنکیر میں بھی تعظیم کا ایماء ہے۔ یعنی یہ عزم جو حضرت غوث اعظمؓ کو عطا ہوا اس جنس عزم سے بدر جہا اعلیٰ وارفع ہے۔ جو دیگر اولیاء کو نصیب ہوا۔

توجنی :۔ میں اشارہ اس طرف ہے۔ کہ حضرت غوث اعظم سلطان الاولیاء ہیں۔ اس لئے ان کو تاج سے سرفراز فرمایا گیا۔

بتیجان کی جمع لانے میں اشارہ ہے۔ کہ حضور غوث اعظمؓ کو تمام کمالات عرفان میں ممتاز کیا گیا ہے۔

کمال کا لفظ مفرد استعمال کرنے میں یہ فائدہ ہوا کہ مرتبہ کمال

Marfat.com

نہایت نوعیت ہے۔ اور نوع کے اعتبار سے وہ ایک ہو۔ گو اشخاص کمال باعتبار استعداد اولیاء کثیر ہیں۔ لام کمال کا جنس کے لئے لایا گیا ہے۔ کمال کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) کمال جو کہ سیر الی اللہ میں حاصل ہو۔ (۲) دوم وہ کمال جو سیر فی اللہ میں حاصل ہو۔

ابوحنیفہؒ نے جو کہا **عرفناك حق معرفتك** ہم نے تجھے کما حقہ، پالیا تو وہ **کمال فی السیر الی الله** کے اعتبار سے کہا۔ اور جو ارشاد نبویؐ ہے۔ کہ **ما عرفناك حق معرفتك ولا احصی ثنا علیك** ہم نے کما حقہ' تجھے نہیں پہچانا اور میں تیری حمد کر ہی نہیں سکتا۔ وہ ارشاد کمال فی السیر فی اللہ کے اعتبار سے فرمایا گیا۔

حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کو جو تیجان الکمال عطا ہوئے۔ تو کمال فی السیر فی اللہ کے عطا ہوئے۔

خلعۃٌ۔ تنوین کا استعمال عظمت پر دلالت کرتا ہے۔

وَاَطْلَعَنِیْ عَلٰی سِرٍّ قَدِیْمٍ
وَقَلَّدَنِیْ وَاَعْطَانِیْ سُؤَالِیْ

حل لغات: ۔ اطلاع دینا۔ آگاہ کرنا۔ تقلید گردن میں رسی ڈالنا۔ قربانی کے جانور کے گلے میں کوئی علامت ڈالنا۔ تلوار گلے میں ڈالنا۔ کام کسی کے

Marfat.com

سپرد کرنا۔اعطا کسی کو کوئی چیز دینا۔سوال۔بمعنی درخواست۔مسؤل۔جو مانگا جاوے۔

ترجمہ بیت:۔ مجھے پرانے راز پر آگاہی دی۔اور مجھے خاص منصب سپرد کیا اور جو میں نے مانگا مجھے دیا۔

حل نکات:۔ اطلع فعل ماضی ہے۔فاعل ضمیر ہے۔جو کہ یا تو الحب کی طرف راجع سمجھ لو یا ذوالجلال کی طرف: سر قدیم۔مرتبہ تکوین۔

جب اللہ تعالیٰ نے حضرت محبوب سبحانی شیخ سید عبدالقادرؒ کو خلعات قبول پہنائیں۔اور کمال کے تاج پہنائے اور سیر الی اللہ سے عزت بخشی تو سرائر پر اطلاع بھی عطا کی۔پھر سیر فی اللہ بھی مرحمت ہوا اور ساتھ ہی خدمت گذاری سپرد ہوئی کہ لوگوں پہ حقائق و دقائق کھولے جاویں۔چنانچہ اس ہی تبلیغ کی خدمت گزاری میں جو کچھ بھی آنحضرت نے مانگا۔انہیں دیا گیا تو مراد سر قدیم سے سیر فی اللہ ہو سکتی ہے۔

☆☆☆☆

وَوَلَّانِیْ عَلَی الْاَقْطَابِ جَمْعًا
فَحُکْمِیْ نَافِذٌ فِیْ کُلِّ حَالٍ

حل لغات:۔ ولانی: تولیۃ سے ہے۔بمعنی کسی کو کام سپرد کرنا۔ولایت دینا:

Marfat.com

جمع فراہم کرنا۔حکم۔تصرف حال۔حالت یا اصلاح حال۔

ترجمہ بیت :۔ اور مجھے تمام اقطاب پہ والی مقرر کر دیا۔ چنانچہ میرا حکم ہر حالت میں واجب العمل ہے۔

حل نکات:۔ **اطیعو الله والرسول واولیٰ لامر منکم ۔** آیت قرآن کریم ہے۔اس میں اللہ اور رسول کی اطاعت واجب قرار دی گئی اور ساتھ ہی اس والی امر کی اطاعت پر وجوب ثابت کو پایا گیا۔ والیٔ امر سے مراد حکومت سلطنت باشاہی بھی ہے۔اور وہ بھی ہے جو جملہ نظام کے عالم روحانیت میں خدا اور اس کے رسول کی طرف سے کارگزار مقرر ہوا اور جو جملہ والیان امر کا بھی والی ہو۔یعنی والیٔ اقطاب ہو قطب الاقطاب ہو۔اس کی شان کا کوئی کیا اندازہ لگا سکتا ہے۔

☆☆☆☆

فَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّی فِیْ بِحَارٍ
لَصَارَ الْکُلُّ غَوْراً فِی الزَّوَالٖ

حل لغات :۔ القا۔ڈالنا: بحار۔دریا: غور گڑھا۔

ترجمہ بیت :۔ اگر میں دریاؤں پر اپنا بھید ڈالوں تو فوراً سب کچھ مثل گڑھے کے ہو جاویں۔

Marfat.com

حل نکات :- لو حرف شرط ہے۔ اگر اس جگہ لو اہل معقول کے اختیار کردہ معنی میں استعمال شدہ لیا جاوے۔ تو معنی میں بہت خوبصورتی رہے گی کیونکہ اہل معقول کے ہاں محض اجزاء کا شرط کے لئے لازم قرار دینا لو کا کام دیتا ہے۔ چنانچہ **لو كانت الشمس طالعة فالنهار** موجود میں غور کرلو۔ بعض معترضین کا یہ خدشہ کہ لو کسی امر کے عدم وقوع پذیر نہیں ہوا۔ یعنی قطع انتفاء شرط پر دلالت کیا کرتا ہے۔ اس لئے القاء سر فی الواقعہ وجود میں نہیں آیا۔ یہ خدشہ قلت تدبر پہ مبنی ہے۔ کیونکہ الکامل المبرد جلد اول میں صاف موجود ہے کہ اصل میں لو عدم وقوع الشی لعدم وقع غیرہ" پہ ولالت کیا کرتا ہے۔ مگر اسکوان کے معنی میں استعمال کرلیا جایا کرتا ہے۔ مزید برآں اہل لغتہ کے ہاں بھی ان شرطیہ کے معنی میں لو کا استعمال ہوسکتا ہے۔

القاء سے ایک اشارہ یہ بھی ہے کہ آں عرفان پناہ کو دریا خشک کرنے کے لئے خاص توجہ کرنا درکار نہیں بلکہ آپ کی سرسری نظر ہی کام کرجاتی ہے۔

لفظ فی بحار میں ایک خاص نکتہ ہے حالانکہ علی استعمال ہونا چاہیئے تھا کیونکہ علیٰ کے معنے اوپر کے ہیں اور فی کے معنے "میں" کے ہیں۔ علیٰ کی صورت میں دریاؤں پہ سر (راز) ڈالنا اور فی کی صورت میں دریاؤں میں سر ڈالنا ترجمہ ہوگا۔ لیکن نکتہ یہ ہے۔ کہ سر موصوف کا دریا کی ایک ایک جز میں

Marfat.com

اثر کر جاویگا توجہ کی سرائت............سنخ ا بحار تک پہنچ جاویگی۔

☆☆☆☆

وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فِیْ جِبَالٍ
لَدُکَّتْ وَاخْتَفَتْ بَیْنَ الرِّمَالِ

حل لغات:۔ جبال۔ جمع ہے جبل کی۔ جبل بمعنی پہاڑ۔ لدکت: دک بمعنی ریزہ ریزہ کرنا۔ اختفا۔ پوشیدہ کرنا۔ رمال: جمع رمل۔ ریگ (ریت)۔

ترجمہ بیت:۔ میں اگر پہاڑوں پہ اپنا سرّ ڈالوں تو وہ ریزہ ریزہ ہو کر ریگ میں چھپ جاویں۔

حل نکات:۔ واختفت نے ایک عجیب نکتہ ظاہر کیا وہ یہ کہ سر غوثیہ پہاڑ جیسی مضبوط چیز کو ایک پل میں یوں توڑ پھوڑ سکتا ہے کہ وہ ریگ کے معمولی ذرہ سے بھی چھوٹا ہو جاویگا۔ کیونکہ ایک چیز دوسری شے میں اس ہی حالت میں مخفی ہوگی یعنی تب ہی چھپ کے رہے گی کہ وہ حجم میں اصغر اور چھوٹی ہو چھوٹی چیز ہی بڑی میں چھپ سکتی ہے۔ تو جب پہاڑ کا ذرہ ریگ میں چھپنا ثابت ہوا تو معلوم ہوا کہ وہ ذرہ ریگ کی ذات سے کم تر اور چھوٹا ہوگا۔ اللہ اللہ شان غوثیت ہے!

☆☆☆☆

Marfat.com

وَلَوْ اَلْقَيْتُ سِرِّيْ فَوْقَ نَارٍ
لَخَمَدَتْ وَانْطَفَتْ مِنْ سِرِّ حَالِ

حل لغات:۔ خمود نار:۔ آگ کا فرو ہونا۔ نطف آگ کا اس درجہ تک ٹھنڈا ہوجانا کہ کان لم یکن ہوجائے۔

ترجمہ بیت:۔ میں اگر آگ پر اپنا سِرّ ڈالوں تو وہ فوراً بجھ کر بالکل ٹھنڈی ہوجاوے۔

حل نکات:۔ اس بیت سے یانار کونی برداً وسلاماً علےٰ ابراہیم کی یاد تازہ ہوجاتی ہے۔

☆☆☆☆

وَلَوْ اَلْقَيْتُ سِرِّىْ فَوْقَ مَيْتٍ
لَقَامَ بِقُدْرَةِ الْمَوْلٰے تَعَالِ

حل لغات:۔ میت۔ مردہ

ترجمہ بیت:۔ میں اگر مردہ پر اپنا سِرّ ڈالوں تو وہ بفضلہٖ تعالیٰ کھڑا ہو جاوے گا۔

حل نکات:۔ بقدرۃ المولیٰ تعال ابیات اربعہ سے متعلق ہے یعنی دریاؤں کا

Marfat.com

خشک ہونا۔ پہاڑوں کا ریزہ ریزہ ہونا۔ آگ کا ٹھنڈا پڑ جانا۔ مردوں کا زندہ کرنا یہ بظاہر سر حضرت شیخؒ کے ذریعہ سے رقوع میں آیا مگر درحقیقت **ومارمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمیٰ** کا مظہر ہے۔ کیونکہ حضرت عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ، سے ظاہر ہوتا ہے۔ جب اختیار عبد فنا جاوے تو حکم غالب الٰہی کا ہی ہوتا ہے۔ بشریت کے باقی رکھنے کے لئے عبد ظاہر میں موجود ہوتا ہے۔ چنانچہ **وما انا بشر مثلکم** میں بھی ادھر اشارہ ہے۔

☆☆☆☆

وَمَا مِنَّا شُهُوْرٌ اَوْدُهُوْرٌ
تَمُرُّوْ تَنْقَضِیْ اِلَّا اَتَالِیْ

حل لغات: ۔ ما بمعنی نفی۔ شہور۔ جمع شہر بمعنی ماہ (مہینہ) دھور۔ جمع دہر بمعنی زمانہ۔

ترجمہ بیت: ۔ کوئی مہینہ اور زمانہ ایسا نہیں جو کہ آتا ہو اور گذر جاتا ہو۔ بغیر اس کے کہ وہ میرے پاس حاضر ہوتا جائے۔

حل نکات: ۔ شہور و دھور کے حاضر آنے پر ہم اعتقاد رکھتے ہیں۔ اور

Marfat.com

ظاہر پرست اس کو محض خوش اعتقادی ہی کا ایک حصہ کہے گا۔ مگر ذیل کی سطور سے قدرے وضاحت ہو جائے گی۔

علم ممکنات کی تین قسمیں قرار دی جاتی ہیں۔ (۱) عالم ارواح (۲) عالم مثال (۳) عالم اجسام۔

عالم مثال:۔ ہر دو دیگر عالمین کے درمیان ثابت کیا گیا ہے۔ عالم مثال و دیگر عالمین (عالم ارواح اور عالم اجسام) کے معانی و حقائق کے لئے آئینہ کی مد ہے کہ اس عالم مثال میں اجسام اور ارواح کے معافی و حقائق لطیف صورتوں میں ظاہر ہوتے ہیں۔ کیونکہ اس عالم مثال میں ہر معنی و حقیقت کی ایک خاص مناسب شکل ہے۔ اس مثال کے عالم میں بذات خود کوئی صورت و شکل اور ہیئت نہیں ہے۔ یہ صور و اشکال دوسرے عالموں سے آ کر اس میں عکس انداز ہوتی ہے۔ جس طرح خود آئینہ میں کوئی صورت منقش نہیں ہوتی۔ بلکہ ہر صور و اشکال اس میں نمودار ہوتی ہے۔ وہ خارج سے آ کر اس میں جلوہ گر ہوتی ہیں۔ امام غزالی ؒ فرماتے ہیں کہ اس عالم کی خصوصیت انبیاء و پیغمبران کی ایک شان ہے جس میں زبان حال تمثیلی رنگ میں محسوس اور شاہد بن کر سامنے آئے۔ اور اس کی مثال خواب کی ہے۔ جس طرح خواب میں زبان حال پیغمبروں کے علاوہ عام آدمیوں کو بھی تمثیلی رنگ میں نظر آتی ہیں۔

Marfat.com

اور وہ آوازیں سنتے ہیں۔ مثلاً کوئی خواب دیکھتا ہے۔ کہ اونٹ اس سے باتیں کررہا ہے۔ یا گھوڑا اس کو خطاب کررہا ہے۔ یا کوئی مردہ اس کو کچھ دے رہا ہے۔ اس کا ہاتھ پکڑ رہا ہے یا اس سے چھینتا ہے۔ یا یہ دیکھے کہ اس کی انگلی آفتاب میں گئی۔ یا اس کا ناخن شیر ہو گیا۔ یا اسی قسم کی صورتیں جن کو لوگ خواب میں دیکھا کرتے ہیں۔ انبیا علیہم السلام کو یہ چیزیں بیداری میں نظر آتی ہیں۔ جن لوگوں کو ولایت تامہ حاصل ہوتی ہے۔ ان کو یہ تمثیلی رنگ تنہا نظر نہیں آتا۔ بلکہ اس کا اثر عام حاضرین پر بھی پڑتا ہے وہ بھی وہی دیکھنے سننے لگ جاتے ہیں۔ جو صاحب ولایت دیکھتا سنتا ہے۔ چنانچہ شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے حجت اللہ البالغہ میں عالم مثال کا ایک باب باندھا ہے۔ اور اس کے اصول و فروغ بیان کئے ہیں۔ مثلاً فرماتے ہیں۔

بہت سی حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ عالم موجودات میں ایک عالم غیر مادی ہے جس میں معانی ان اجسام کی صورت میں متشکل ہوتے ہیں جو اوصاف کے لحاظ سے ان کے مناسب ہیں۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سورہ بقرہ و آل عمران قیامت میں بادل یا سائبان یا صف بستہ پرندوں کی شکل میں آئیں گی۔ اور ان لوگوں کی طرف سے وکالت کریں گی۔ جنہوں نے ان کی تلاوت کی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

بنے یہ بھی فرمایا ہے۔ کہ بروز قیامت اعمال حاضر ہونگے تو سب سے پہلے نماز آوے گی۔ پھر خیرات پھر روزہ الیٰ آخرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے۔ کہ بروز قیامت جتنے دن ہیں وہ معمولی صورت میں حاضر ہونگے۔ لیکن جمعہ کا دن چمکتا دمکتا ہوا آئے گا۔ اس عالم کو عالم مثال کہتے ہیں۔ اوران احادیث مذکورہ کا حل ارباب حدیث نے یہی کیا ہے۔ کہ عالم مثال کے اصول وفروغ کا انسان قائل ہو جائے۔ علامہ سیوطیؒ نے بھی اس کی طرف اشارہ کیا ہے۔ اور شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ خود میری بھی یہی رائے ہے۔

الحاصل جنہیں ولایت تامہ کا طغرائے امتیاز حاصل ہو چکا ہوان کا عالم مثال سے ایک خاص ربط اور تعلق ہو جاتا ہے انکی خواب و بیداری کی سب حالتوں میں عالم مثال کے آئینہ سے محاذات دہی قائم رہتی ہے۔ جس سے وہ عالم ارواح عالم اجسام کے معانی ودقائق کی تصویریں بڑی اچھی طرح سے دیکھتے رہتے ہیں۔ غوث پاک رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر کونسا ولی اولیاء میں ہوگا۔ آپ کا ربط عالم امثال سے نہایت محکم اور استوار ہے۔ آپ کے سامنے شہور ودہور مہینے اور زمانے غلام کی صورت میں حاضر ہوتے ہیں اور یہ حاضری احکام الٰہیہ کے نفاذ کے سلسلہ میں ہوتی ہے۔ اوران واقعات

Marfat.com

لان زلته هذا العالم زلته العالم و هو العالم الذی علیم اللسان الکن القلب العالم العالم کا علم اذا علم و عمل به دعی فی الملکوت عظیما ۔

مذہبی امور میں جو لوگ مجلسیں بدیں غرض قائم کرتے ہیں ۔کہ دیکھیں کون عالم شکست خوردہ ہوا اور کس نے میدان جیتا۔ اور ان کی نیت تحقیق حق نہ ہو۔ انہیں سمجھ لینا چاہیئے کہ یہ فعل پسندیدہ نہیں اور نہ ہی کوئی عالم باعمل اپنے قیمتی اوقات کو مجادلوں میں ضائع کرنے کی خاطر تیار ہوگا۔ کیونکہ مجادلہ ایک نمود کا فعل ہے۔ جس میں تحقیق حق کا مقصد نہیں ہوتا

فروغ شعلہ خس یک نفس ہے

ہوس کو پاس ناموس وفا کیا

☆☆☆☆

مُرِیْدِ لِیُهِمْ وَطِبْ وَاشْطَحْ وَغَنّ

وَافْعَلْ مَاتَشَآءُ فَالْاِ سْمُ عَالِ

حل لغات: ۔ مرید ۔ خواستگار ۔ ہم ھیم ھیمان، ھیوم: بمعنی سرگشتگی از عشق ۔ عاشق ہونا: طب، طیب، طیبتہ ۔ خوشبو ۔ طیب ۔ پاکیزہ: اشطح ۔ فراخی ۔ آزادی ۔ غن ۔ غنا بمعنی تو نگر ہونا ۔ غناء بمعنی سرود ۔ مراد معنی لازم ہے ۔ یعنی

Marfat.com

کا عرض کرنے کی خاطر ہوتی ہے جس کے شہور ودھور حامل ہیں۔

☆☆☆☆

وَتُخْبِرُنِیْ بِمَایَاْتِیْ وَیجْرِیْ
وَتُعْلِمُنِیْ بہٖ فَاَقْصِرْ جِدَالِ

حل لغات:۔ جدال۔ جنگ ومقابلہ کرنا۔

ترجمہ بیت:۔ اور وہ مجھے جو کچھ کہ آتا جاتا ہے۔ اس سے اطلاع دیتے ہیں۔ اور اس پر مجھے اگاہی دیتے ہیں۔ بس تو میرا مقابلہ نہ کرو۔

حل نکات:۔ فاقصر عن جدال۔ (۱) اس میں اشارہ ہے کہ نفس مذاکرہ تو جائز ہے مگر صاحب علم کو لائق ہے۔ کہ وہ حل مسئلہ کی خاطر دوسرے عالم سے مذاکرہ کرے۔ اور جو لوگ علم نہ رکھتے ہوں وہ مداخلت نہ کریں۔ کیونکہ وہ محض جھگڑا ہی جھگڑا ہوگا۔ جو نتیجہ خیز نہ ہو سکے گا۔ خصوصاً خوارق کے لئے ابو جہل کی طرح اصرار کرنا اور پھر جرح قدح کرنا مومن کا کام نہیں۔ مومن کا کام تسلیم اور تفویض کلی ہے۔ مجادلہ کرنا کرانا خصوصاً ایک عالم باعمل کے لئے ایک بہت رذیل کام ہے۔ چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد

اخوف یا اخاف علی امتی عالم لا یعمل بعلمه

Marfat.com

خوشی۔

ترجمہ بیت:۔ اے میرے مرید فریفتگی اور عشق حاصل کر پاکیزگی اور جرأت حاصل کر اور فارغ البال وخوش وخرم رہ جو دل چاہے کر۔ میرا نام بلند ہے۔

حل نکات:۔ مریدی۔ مضاف مضاف الیہ۔ یہ اصافت اختصاص کے لئے ہے۔ یعنی وطالب جسے میری ارادت سے اختصاص ہے۔ چنانچہ **ان عبادی لیس لك علیھم سلطان** میں عبادی بھی اسی قبیل سے ہے۔ ممکن ہے کہ یہ اضافت ادنٰے ملابست کی ہو۔ یعنی وہ طالب جس نے ارادت فی الجملہ حاصل کی ہو بایں طور کہ وہ میری طرف متوجہ ہوا ہو۔ کسی نہ کسی طریق میں۔ یعنی خواہ اس کی توجہ کامل ہو یا ادھوری۔ چنانچہ اس توجیہ کی تائید وہ روایت بھی کرتی ہے۔ جو اکثر جگہ مردی ہے۔ کہ حضرت غوث پاکؓ سے دریافت کیا گیا کہ آپ کا مرید کون ہے۔ تو آپ نے فرمایا۔ جس نے میری طرف کسی نہ کسی طریق سے توجہ کی ہو۔ **ان لم یکن مریدی جیداً فانا جید** میں جو لفظ مرید کا وردہوا۔ وہ بھی ایسی معنی میں لیا جائیگا۔

ندا سے شفقت ٹپکتی ہے۔ ممکن ہے ایقاظ بھی ملحوظ ہو۔

Marfat.com

☆☆☆☆

مُرِیْدِیْ لَا تَخَفْ اَللّٰہُ رَبِّیْ
عَطَانِیْ رِفْعَۃً نِلْتُ الْمَنَالِ

حل لغات:۔ خوف۔ ڈرنا۔ رب۔ پروردگار مصلح مدبر۔ مالک۔ سردار رفعۃً بلند ہونا۔ بلندی قدر منال۔ بمعنی حاصل کرنا۔ منالی۔ بمعنی میری جمیع مرادات۔

ترجمہ بیت:۔ اے میرے مرید تو خوف نہ کر میرا مالک اللہ ہے۔ اس نے مجھے بلند شان عطاء کی۔ جس کے ذریعے میں نے جو حاصل کرنا تھا کر لیا ہے۔

حل نکات:۔ **لا تخف نجوت من الظالمین** ۔شعیب علیہ السلام نے موسیٰ علیہ السلام کو فرمایا تھا۔ اور ادھر غوث پاکؓ اپنے ہمرکاب مریدوں کو فرما رہے ہیں۔ میری ارادت جسے حاصل ہو جائے اسے نفس امارہ و دیگر مشکلات کی پرواہ نہیں رکھنی چاہیئے۔ کیونکہ پاسبانی ایک بڑی ہستی کے سپرد ہو چکی ہے۔ **لَا تَطْرُدِ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّھُمْ بِالْغَدَاۃِ وَالْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْھَہٗ** اور **وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِیْنَ**

Marfat.com

بھی خلاف محل نہ ہوگا۔ کہ سماء سے اشارہ لطائف قدسیہ اور ارض سے لطیفہ نفسیہ کی جانب اشارہ ہے۔ یعنی میرے اشغال واحوال و مقام عالی کا نقارہ تمام لطائف پہ بج چکا ہے۔ اوراب **صار الدین کلمہ للہ ولو کرہ المشرکون** کی کیفیت پیدا ہو چکی ہے۔ اس سماء وارض سے ایک اور نکتہ کی طرف بھی اشارہ لیا جا سکتا ہے۔ کہ سماء سے مراد روح اور ارض سے مراد بدن اور نفس ہو اور نقارہ بجنے سے مراد فتح مندی اور غلبہ ہو۔

☆☆☆☆

بِلَادُ اللهِ مُلْكِي تَحْتَ حُكْمِيْ

وَوَقْتِيْ قَبْلَ قَبْلِيْ قَدْ صَفَالِ

حل لغات:۔ بلاد۔ جمع بلدۃ بمعنی شہر: ملک بادشاہی۔

ترجمہ بیت:۔ اللہ کی تمام ولایت میری سلطنت ہے۔ جو کہ میرے زیر نگیں ہے۔ اور میرا عہد میری موجودہ زندگی سے پہلے ہی برگزیدہ ہو چکا ہوا ہے۔

حل نکات:۔ جمع جب معرفہ کی طرف مضاف ہو تو استغراق کا فائدہ ظاہر ہوا کرتا ہے۔ اسی لئے بلاد اللہ کا ترجمہ اللہ کے تمام شہر کیا گیا ہے۔ ووقتی قبل قبلی قد صفال۔ یوں تو کمالات ہر ایک انسان کے لئے اللہ تعالیٰ کے ارادہ

Marfat.com

یَدعُون ربھم بالغداۃ والعشی یریدون وجھہٗ سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ باخدا لوگوں کا مرید ہونا عین ضروری ہے۔

☆☆☆☆

طُبُولِی فِی السَّمَاءِ وَالْاَرضِ دُقَّت
وشاؤس السعادت قد بدال

حل لغات:۔ طبل۔ دہل۔ ڈھول۔ شاوس۔ نگہبان رہبر۔

ترجمہ بیت:۔ میرا نقارہ آسمان و زمین پر بجایا جاتا ہے اور مجھے سعادت کا رہبر مل چکا ہے۔

حل نکات:۔ میں نے شہرت یہانتک حاصل کی ہے۔ کہ دنیا میں سب ہی مجھے جانتے ہیں۔ اور عرش بھی میرے کمال کا شہرہ عام ہو چکا ہے۔ **فی السماء والارض** نے یہ ظاہر فرمایا کہ آں غوثیت مآب کو تخلیق باخلاق اللہ بدرجہ اعلیٰ حاصل ہے۔ **من کان للہ کانِ اللہ لہ اور من المولیٰ فلہ الکل** پر غور کیا جائے اور **ادھر ما فی السموات والارض** پر غور کیا جائے تو نتیجہ نکلے گا کہ جو خداوند کریم کی ملک ہے۔ وہ غوث پاک کے زیر تصرف ہے۔ تو کوئی استبعاد لازم نہیں آتا۔ سماء وارض سے ظاہری معنی بھی مراد لئے جاسکتے ہیں۔ اور یہ مراد لینا

Marfat.com

کے مطابق مقدر چکے ہوئے ہیں۔ مگر بعض اولوالعزم ہستیوں کو اپنے کمالات (جن کا فیصلہ تقدیر میں ہو چکا ہے) نے متعلق علم عطاء ہو جاتا ہے۔ اور اکثر کو لاعلمی ہی رہتی ہے۔ حتے کہ کمالات ان پر فی الواقع وارد نہ ہو جائیں۔ اس فضیلت مرتبہ کو حضرت سرور کائنات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یوں ظاہر فرمایا کنت بنیا وآدم بین الماء والطین (میں نبی تھا جب کہ آدم ہنوز مراحل آفرینش طے کر رہے تھے) علٰے ہذا حضرت محبوب سبحانی سیدنا عبدالقادر (محی الدین) رضی اللہ عنہ، نے بھی بطور تحدیث نعمت کے فرمایا کہ مجھے اپنے کمالات پر اس زمانہ سے علم ہو چکا ہے۔ جب کہ ابھی میرا وجود دنیا میں نہ آیا تھا۔ اور مجھے وقت یاد ہے۔ جب کہ میرے لئے کمالات مقدر کئے گئے تھے۔ کثافت بدن اس یاد کو محو نہیں کر سکی الغرض یہ انتہائی درجہ کا مرتبہ ہے جسے اہل روحانیاں نے محض ان لوگوں کے لئے ثابت کیا ہے۔ جو کہ کثافت بدن کے حجاب سے کلیتہً پاک اور صاف ہوں۔ **ذالك فضل الله یوتید من یشاء** ۔

خدا کی تمام ولایت پر غوث پاکؓ کی بادشاہی ہونے سے مراد یہ ہے۔ کہ جیسے بحثیت بنی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا روئے سخن تمام اقوام عالم کی طرف ہے۔ اسی طرح بحثیت ولی ہونے کے غوث پاکؓ کے وجود

Marfat.com

کے ساتھ تمام نوع انسانی کی رشد وفلاح خیر و برکت اور ہدایت وسعادت وابستہ کی گئی۔ کسی خاص خطہ کرہ ارض تک آں محبوب سبحانی کا تصرف فیضان محدود نہیں بلکہ سارے کرۂ ارضی کو حاوی ہے۔ بلاد اللہ سے مراتب قرب (سیر الی اللہ و فی اللہ باللہ) بھی لی جاسکتی ہے۔

☆☆☆☆

نَظَرْتُ اِلیٰ بِلَادِ اللّٰہِ جَمْعاً
کَخَرْدَلَۃٍ عَلیٰ حُکْمِ اِتِّصَالٖ

حل لغات: ۔ نظر: کسی چیز میں غور سے دیکھنا۔ جمع: گروہ۔ خردلۃ: خشخاش کا دانہ۔

ترجمہ بیت: ۔ میں نے تمام ولایت الٰہی کو ایک ہی نظر میں دیکھ لیا جیسے گویا کہ وہ خشخاش کا دانہ تھا۔

حل نکات: ۔ بلاد اللہ ملکی سے وہم پیدا ہونے کا احتمال تھا۔ کہ واصل باقی باللہ کو ملک ناسوتی کی طرف توجہ نہیں کرنی چاہیئے۔ غیر اللہ کو دل میں جگہ دینے کی کیا ضرورت؟ تو اس کا جواب **نظرت الیٰ بلاد اللہ** میں عنایت فرمایا گیا۔ بایں طور کہ عالم ناسوتی حضرت شیخ اکمل کی نگاہ میں خشخاش کے

Marfat.com

دانہ سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا۔

اس کے معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں۔ کہ آپ چونکہ فنافی اللہ باقی باللہ ہیں آپ کو اللہ تعالیٰ نے **بی یبصر** کا مرتبہ عطا کر رکھا ہے۔ وبی یبصر کا مرتبہ جسے حاصل ہو جائے۔ اس کے نزدیک ساری خدائی نظر میں بڑی آسانی سے سما سکتی ہے۔

اگر بلاد اللہ کو مراتب قرب بھی لیا جائے تو بھی معنی یوں کریں گے۔ کہ مراتب روحانیات جو حضرت شیخ اکمل کو حاصل ہوئے۔ آپ کو تکبر کی طرف نہیں لے جا سکتے۔ کیونکہ آں ممدوح کی استعداد اور ظرفیت کے مقابلہ میں یہ مراتب مثل دانۂ خشخاش کئے ہیں۔

☆☆☆☆

دَرَسْتُ الْعلم حَتّٰی صِرْتُ قُطْبًا
ونِلْتُ السَّعْدَ مِنْ مَوْلی الْمَوَالِ

حل لغات: ۔ درست: میں نے پڑھا (سبق)۔ سعد: نیک بختی۔ مولیٰ: خداوند۔

ترجمہ بیت: ۔ میں تحصیل علوم میں مشغول رہا۔ یہاں تک کہ (اس علم کے ذریعے) قطب بن گیا۔ اور میں نے (قطب ہونے کی) سعادت محض

Marfat.com

فضل ایزدی سے حاصل کی۔ (اور علم کا ذریعہ تو محض سبب تھا۔ اور جب تک خداوند کریم کی عنایت نہ ہو۔ اسباب میں اثر کیسے ظاہر ہو سکتا ہے)۔

حل نکات:۔ علم کی تحصیل سالک کے لئے موجب ترقی مدارج ہوا کرتی ہے۔ بعض بے خبر لوگ اسے حجاب اکبر کہہ دیتے ہیں۔ وہ حقیقت الامر سے ناواقف ہیں۔ لایستوی الذین یعلمون والذین لایعلمون

☆☆☆☆

رَجَالِیْ فِی هَوَاجِرِهِمْ صِیَامٌ
وَفِی ظُلَمِ اللَّیَالِی کَالَّلاٰلِ

حل لغات:۔ رجالی۔ کامل مرد: ہواجر ہجیر۔ دوپہر:۔ صیام۔ روزے ظُلم۔ جمع ظلمت بمعنی تاریکی۔ الال: جمع لولو بمعنی موتو۔

ترجمہ بیت:۔ میرے آدمی گرمی میں روزے دار ہوتے ہیں۔ اور راتوں کی تاریکی میں مثل موتیوں کے (روشن یعنی بیدار) نظر آتے ہیں۔

حل لغات:۔ ہواجرھم۔ شباب کی گرمی میں بھی لذائذ و شہوات سے منع رہتے ہیں۔ اور تاریکی شباب (ظلم اللیالی کاللال) میں بھی میرے آدمی نور ہدایت سے چمکتے رہتے ہیں۔ "موتی" سے ظاہر کیا۔ کہ آپ کے غلام نہ

Marfat.com

صرف خود روشن ہوتے ہیں۔ بلکہ دوسروں کے لئے بھی روشنی کا سبب ہوتے ہیں ۔ الغرض صراط مستقیم سے منحرف کرنے والے اسباب جبکہ پورے زوروں پر ہوں تو بھی آں ممدوح کے آدمی ضبط میں کامل نکلے ہیں ۔ اور گمراہی اور لغزش کے اسباب جبکہ چاروں طرف سے انسان کو احاطہ کئے ہوئے ہوں (ظلم اللیال) تو آں ممدوح کے حلقہ بگوشاں کی کیفیت قابل دید ہوتی ہے۔ کہ وہ نہ صرف گمراہی کے ان اسباب کا مقابلہ کر کے اپنی ذات کو محفوظ رکھتے ہیں ۔ بلکہ دیگر بنی نوع انسان کے لئے بھی شمع ہدایت کا کام دیتے ہیں۔(**فی الظلم اللیالی کا اللہ لی**)سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ آں ممدوح نے اپنے مریدوں کو ہدایت فرمائی ہے۔ کہ دوسروں کے لئے نفع بخش ہونا ضروری ہے۔ چنانچہ فتوح الغیب میں انسان کے فنا و بقا کے مراتب ارشاد فرمائے ہوئے آخری مرتبہ جو تحریر فرمایا وہ یوں ہے ۔

فَيَتَحَقَّقَ فِيكَ الْأَمَانِيُ وَتَصَدقَ فِيكَ الاَتَاوِيل ۔ فتكون كبريتا احمر ۔ تو جو شخص تجھ سے کسی آرزو کا طلب گار ہوگا۔ تم میں وہ موجود اور ثابت پائے گا۔ اور جو بھی تیری تعریف ہوگی ۔ وہ درست نکلے گی ۔ اور تو کبریت احمر ثابت ہوگا۔ کہ جو شخص تجھ سے اپنی ذات کو نفع پہنچانا چاہے گا۔ تو اس کو بلا تکلف بامراد کریگا۔ چنانچہ آں ممدوح نے ایک

Marfat.com

جگہ ارشاد فرمایا ہے الشیخ من یسعد الشقی۔ (شیخ وہ ہے۔ جو بد بخت کو نیک بخت کر دے یعنی خفتہ بخت کو بیدار بخت کر دے)۔

☆☆☆☆

وَكُلُّ وَلِیٍّ لَّه قَدَمٌ وَانِّی
عَلٰی قَدَمِ النَّبِیِّ بَدْرِ الْكَمَالِ

حل لغات:۔ ولایت تصرف کرنا۔ ولی ہونا ولایۃ (بالفتح) دوستی کرنا۔ میراث کے معنے میں بھی آیا ہے۔ نبی۔ صاحب نبوۃ: قدم۔ پاؤں۔ پاؤں کا نشان اثر۔

ترجمہ بیت:۔ ہر ایک ولی کا ایک نشان میراث (نقش پا برائے تقلید) ہوتا ہے۔ اور میں نبی کریم کے جو کمالات کا چاند ہیں قدم بقدم ہوں۔

حل لغات:۔ مایزال عبدی الی بالنوافل شیخ ابن حجر مکی شارح مشکوٰۃ فرماتے ہیں۔ اے یطلب زیادۃ القرب الی بالتطوعات من جمیع اضاف العبادات سیما محبت اولیاء اللہ۔

رہبر کہ خواہد ہم نشینی با خدا — اونشیند در حضور اولیاء
ان شوی دور از حضور اولیاء — در حقیقت گشتہ دور از خدا

Marfat.com

اس لئے مناسب ہے۔ کہ معلوم کیا جاوے۔ کہ ولایت کون ہوتا ہے۔ ولایت نام ہے فناء ہونے کا پھر فناء اور بقاء کی کئی حالتیں ہیں۔

درست حالت یہ ہے کہ نفس برے کاموں کی طرف مائل ہونے سے رک جاتا ہے۔ اور اوامر ونواہی پر اطاعت گزاری کا حاوی ہو جاتا ہے۔ یہ تو عام ولایت ہے۔ جو کہ ہر ایک مومن کو حاصل کرنی چاہیئے۔ یعنی برائی کو طبعاً برا محسوس کرنا۔ اور نیکی کی طرف یوں مائل ہو جانا گویا کہ اس کی طبیعت میں ایسا کرنا داخل ہے۔ بعض دفعہ انسان برائی سے تو رک جاتا ہے۔ مگر دل میں حرص یہ ہوتی ہے۔ کہ یہ مباح ہوتا تو کر ہی لیتے۔ مگر جس کو فناء کا ادنی رتبہ بھی حاصل ہو (اور ہر ایک کو حاصل ہونا چاہیئے) اسے رذائل سے دلی نفرت ہو جاتی ہے۔

علیٰ ہذا بعض دفعہ انسان نیک کام کر تو لیتا ہے مگر دل یہ چاہتا ہوتا ہے کاش کہ خدا کے ہاں نہ ہوتا تو انسان کو کرنا ضروری نہ ہوتا۔ مگر جسے مرتبہ حاصل ہو وہ نیک کاموں پر ہمیشگی اختیار کرتا ہے اس لئے کہ اسے نیک کام سے ولی محبت حاصل ہو چکی ہوتی ہے۔ یہ کم از کم درجہ کی ولایت ہے۔ الغرض آں غوثیت پناہ فرماتے ہیں۔ کہ آپ جملہ اولیاء کی طرح نہیں۔ بلکہ سرور کائنات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے تربیت حاصل کی ہے۔ اس

Marfat.com

لئے آپ نے جو نور آنحضرت سے حاصل کیا وہ لازوال نعمت ہے۔

مُرِیْدِیْ لَا تَخَفْ وَاشٍ فَاِنِّیْ
عَزُوْمٌ قَاتِلٌ عِنْدَ الْقِتَالِ

حل لغات: ۔ وشی ۔ وشایہ ۔ دروغ گوئی ۔ لاتخف ۔ ڈرومت ۔ عزوم محکم و مستقل ارادہ والا ۔

ترجمہ بیت: ۔ اے میرے مرید دروغ گوئی (چغلی کرنے والے) سے ڈرو نہیں ۔ کیونکہ میں تو بوقت لڑائی بڑے محکم اور مستقل ادارہ والا ہوں ۔

حل نکات: ۔ منافقین اور وہ لوگ جو کہ دین کے دشمن تھے اور دین کی سرسبزی کو دیکھنا نہیں چاہتے تھے ۔ آں ممدوح سے حسد و بغض رکھتے تھے ۔ اور **اَفْتَریٰ علی اللّٰہِ کذِباً اَمْ بِہٖ جِنّہٗ** کی طرح آپ سے زبان طعن دراز کیا کرتے تھے ۔ تو آں ممدوح نے نعرہ **فَاِنِّیْ عَزُوْمٌ قاتل عِنْدَ الْقِتَالِ** لگایا ۔ اور اس سے وہی معنی ظاہر کرنا مقصود ہے ۔ جو کہ **یکون الدین کلہ للہ ولو کرہ المشرکون** ۔ کی آیت پاک سے مفہوم ہے اور لاتخف کے لفظ سے اشارہ **اَلَا اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ** کی طرف فرمایا ۔

اس بیت سے مرید پر نہایت شفقت ظاہر فرمائی ۔ اور مرید کو یقین

Marfat.com

سے خاص لطف حاصل ہوسکتا ہے۔ یہاں پر شیخ عبدالقادر شیاءاللہ کے راز کو بھی لکھا جانا مناسب ہوگا۔

یَا شیخ عَبدَالقَادِر شَیْاءً لله کے متعلق خدشہ کیا جایا کرتا ہے۔ کہ اس میں شرک لازم آتا ہے۔

اس کا حل یوں ہوسکتا ہے کہ شیاءاللہ مفعول فعل مخدوف کا ہے۔ یا تو اس کو اعطنی بنالو۔ اللہ کے لئے کوئی شے دو۔ اس میں شرک کا شبہ نہیں ہونا چاہیئے۔ کیونکہ کسی سے کوئی شے مانگنا اگر شرک ہو۔ تو پھر لغات میں اعطاء کے لفظ پر قید لگا دینی چاہیئے تھی۔ کہ یہ محض خداوند کریم کے لئے ہی استعمال ہوسکتا ہے۔ حالانکہ روزمرہ کے کاروبار میں ہم ایک دوسرے سے چیزیں لیتے دیتے ہیں۔ اور اعطاء کا لفظ برابر استعمال کرتے ہیں۔ وہاں شرک لازم نہیں آتا۔ تو عبدالقادر کے نام سے اعطنی لگا دیا جائے۔ تو شرک کا ارتکاب ہوگیا؟ یہ تو عجب ستم ظریفی ہے۔

زندگی میں یا مابعد الموت تصرف اولیاء ہوسکتا ہے بلکہ مابعد الموت علائق سے کلیتہً فراغت ہو جانے کی وجہ سے تصرف میں زیادہ قوت ہونی چاہیئے اور تجربہ اس کا شاہد ہے۔

مزید برآں اگر اعطنی فعل مخدوف نہ سمجھا جائے۔ تو حضرت محمد فاضل الدین ابوالفرح رضی اللہ عنہ نے ایک اور توجیہ فرمائی ہے۔ وہ یہ کہ

Marfat.com

چونکہ باشد ذوالفقارت دست ما
ہر دوعالم نصرت آمدکشت ما
ہرکہ حق رایافت دارو ملک ہا
ہر دو عالم را ازو باشد بہا
بندہ کامل شاہ باشدا ے عزیز
گفتہ ام رمزے تو خودرادہ نمیز

ایاز نے وہ چیز مانگی جوکسی نے نہ مانگی تھی۔ اور نہ ہی کسی کے وہم و خیال میں تھی۔ ایاز نے کہا: ''مجھے آپ کی آرزو ہے'' یعنی وہ جمیع ماسوائے بے پرواہ ہو چکا تھا یہی شان عبودیت کی ہے (اشارہ) عبودیت میں عبد کو سید (آقا) سے ایک خاص قسم کا تقرب حاصل ہو جاتا ہے۔ جس میں ناز و نیاز کی آمیزش ہوتی ہے۔

ابو یزید بسطامی قدس سرہ سے بعد موت کے سوال ہوا۔ کہ آپ کا رب کون ہے؟ تو آپ نے فرمایا۔ رب سے پوچھ لیا جائے۔ کہ آیا ابو یزید تیرے بندوں سے ہے۔ یا کہ نہیں اگر وہ فرمادے کہ ہاں تو پھر سوال کا جواب مکمل ہوگیا۔ ورنہ میرا یہ کہنا کہ میں اللہ کا بندہ ہوں۔ ایک بامحل بات نہیں ہوگی۔ تو جو لوگ عبودیت کی شان کو سمجھے ہوئے ہوں۔ ان کو عبدالقادرؒ

Marfat.com

دلایا گیا ہے۔ کہ یہ حاسدین مرید کو بدظن نہ کردیں۔ میں مرید کے لئے جملہ آفات میں مددگار ثابت ہونگا۔ خواہ وہ آفات روحانیت کے متعلق ہوں یا مادیات سے تعلق رکھتی ہوں۔

☆☆☆☆

اَنَا الْجِیْلِیُّ مُحِیُ الدِّیْنِ اِسْمِیُ
وَاَعْلَامِیُ عَلٰی رَأْسِ الْجِبَالِ

حل لغات :۔ جِیْلِی۔ جیل وجیلان کی طرف منسوب ہے۔ احیاء۔ زندہ کرنا۔ اسم۔ نام۔ اعلام۔ جمع علم کی۔ نشان

ترجمہ بیت :۔ میں جیلانی ہوں۔ اور محی الدین میرا نام ہے۔ اور میرے نشان پہاڑوں کی چوٹی پر ہیں۔

حل نکات :۔ واعلامی علی رأس الجبال۔ میں ایک لطیف بات یہ ہے۔ کہ پہاڑوں میں جولوگ رہتے ہیں۔ میدانوں میں رہنے والوں کی تہذیب اور اطوار و اخلاق سے بالکل بے خبر ہوتے ہیں۔ اور میدان میں جو جو حالات اور واقعات رونما ہو رہے ہوں۔ پہاڑی تاریکی میں ان کی خبر بسہولت نہیں پہنچ سکتی۔ آج بھی زمانہ کی سرعت ترقی کے باوجود پہاڑوں اور

Marfat.com

غاروں میں لوگوں کی زندگی بالکل نرالی ہوتی ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ ان لوگوں تک کسی خبر کا پہنچنا بہت مشکل ہے۔ پہاڑوں اور غاروں تک کسی عقیدہ کا بذریعہ تبلیغ پہنچ جانے کے یہ معنی ہیں۔ کہ اس عقیدہ کی شہرت آفاق کو مکمل احاطہ کر چکی ہے۔

☆☆☆☆

أَنَا الْحَسَنِيُّ وَالْمَخْدَعُ مَقَامِيْ
وَاَقْدَامِيْ عَلٰى عُنُقِ الرِّجَالِ

حل لغات:۔ حسنی۔ منسوب بجناب حسنؓ بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ مخدع۔ خزانہ گنجینہ مخفی۔

ترجمہ بیت:۔ میں حسنی ہوں اور میرا مرتبہ ایک گنجینہ خاص ہے۔ اور میرے قدم تمام اولوالعزم ہستیوں کی گردنوں پر ہیں۔

حل نکات:۔ انا الجیلی اور انا الحسنی سے آپ نے یہ ظاہر فرمایا۔ کہ میں ایک خاص خاندان کا آدمی ہوں۔ اور پھر جو خزانہ مجھے اسرار کا عطا ہوا۔ وہ ایک خاص ہے کہ کسی ولی اللہ کو نصیب نہیں ہوا۔ اور اسی لئے تمام اولیاء کا سردار مقرر ہوا ہوں۔

☆☆☆☆

Marfat.com

وَعَبْدُالقَادِرِ الْمَشْهُوْرِ اسْمِیْ
وَجَدِّیْ صَاحِبُ الْعَیْنِ الکَمَالِ

حل لغات:۔ عَبْد۔ بندہ: جدی۔ میرا جد۔

ترجمہ بیعت :۔ اور میرا نام مشہور عبدالقادر ہے۔ اور میرا جد عین الکمال والا ہے۔

حل نکات:۔ آں ممدوح کا نام تو عبدالقادر ہے۔آپ فرماتے ہیں کہ میں بھی ہوں۔سچ مچ قادر کا بندہ۔اسم با مسمیٰ ہوں۔عبدالقادر یہاں پر لانے سے آپ کی مراد اپنا نام ظاہر کرنا نہیں ہے۔بلکہ مراد یہ ہے کہ میں بندہ ہونا اپنے لئے فخر سمجھتا ہوں۔اس جزیہ کا لطف وہی اٹھا سکتے ہیں۔جن کے دماغ **اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ** کے اسرار حل کر چکے ہیں۔

اسی عبودیت کو اولیاء کرام وارثین کی نعمت سمجھتے ہیں۔چنانچہ سیدنا ابوالفرح محمد فاضل الدین رضی اللہ عنہ بانئے دربار فاضلیہ بٹالہ شریف کی مہر پر ''بندہ از بندگی شود فاضل'' لکھا ہوا ہوتا تھا۔جس کا مطلب یہی ہے کہ عبودیت ہی موجب فضیلت و مورث مکرمت ہے۔ایاز محمود غزلوی کا مشہور

Marfat.com

محبوب تھا۔ ایک روز شاہی دربار میں زر وسیم اور دیگر قسم کے انعامات تقسیم ہونے لگے۔ تو ایاز سے شاہ وقت نے پوچھا۔ تم کیا لوگے۔

گفت محمود اے ایاز ہوشیار
پس چہ خواہی باز گواز کاروبار
گفت شاہا من ترا خواہم نہ غیر
باجودت غیر دیدن لات دیر
چوں تو پیش دید ماحاضر بوی
غیر خواہندہ بود کورو غوی
خواہش ما نور چہرہ تست ہاں
جلوہ روئے خودنما اسے دلستاں
ماز دید روئے تو اقبال مند
مابدید تو ہمیشہ مستمند
چشم تو دیدن چو مہروبدر ما
لوح پیشانی تو نسخہ جاں را
شہد گفتاری تو مارا زندگی
قند لعل لب تو مارا زندگی

Marfat.com

خلقت شیاء اللہ ۔اے شیخ عبدالقادر۔آپ اللہ کے لئے ایک خاص ہستی پیدا کئے گئے ہو (جنہوں نے کہ اللہ کے دین کو ایک خاص قسم کی تازگی دی۔اور فیوضات کے دریا بہا دئے۔اپنی روحانیت کا لوہا منوالیا)۔اب کہئے کونسا شرک ہوا۔

باقی رہا کہ ہم اس اسم کو بطور ورد کیوں پڑھتے ہیں۔وہ اس لئے کہ ہمیں اس سے نفع عظیم پہنچتا ہے۔

جب ہم اس ورد کو پڑھتے ہیں۔تو ہمیں غوث پاک اور آپ کی زندگی کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔ہمارے دل بھی شاد ہو جاتے ہیں۔ہماری قوت عاملہ میں قوت پیدا ہو جاتی ہے۔اور ہمیں اخلاص پیدا ہو جاتا ہے۔جو کہ جمیعت قلب کے لئے ضروری ہوتا ہے۔جب جمیعت قلب حاصل ہو جائے۔تو جو دعاء منہ سے نکلے۔اجابت کے قریب ہو جانی چاہیئے۔یہ ہے فلسفہ یا شیخ عبدالقادر شیاء اللہ کے وظیفہ کا۔یہ ہے حکمت اس ارشاد کی جو کہ فرمایا کہ جس نے اس اسم کا وسیلہ پکڑا۔اس نے کامیابی حاصل کی۔

☆☆☆☆

Marfat.com

سوانح حیات

حضرت شیخ طاہر بندگی رح

لاہوری

پروفیسر خورشید حسین بخاری

Marfat.com